

U12418 . Date- 4-01-10

Title - TAZKIRATUL KAAMILIEN .

Author - Ram Charales ,

Publisher - Mumtaz Library (Karachi) .

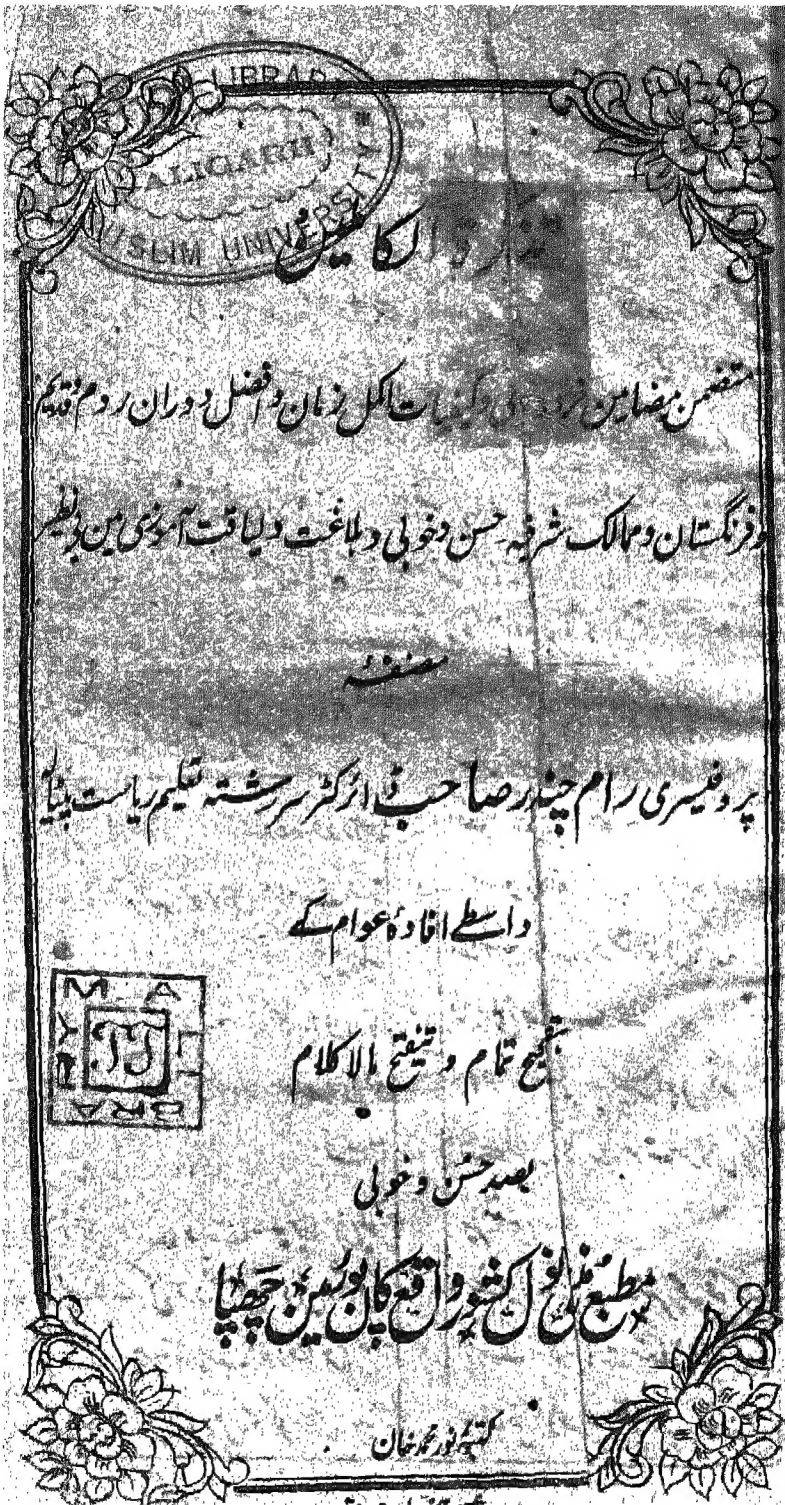
Page - 184 ,

Pages - 200

Subjects - Tarikh - Urdu - Urdu ; History

Genre - Tazkirat, Shikhan-i-Tajkiran -

Shikhan-i-Tajkiran - Urdu



مضمون بظاہر تفسیر کلمات اکل زمان و افضل دوران روم و قیام

وزارتستان و ممالک شریفہ حسن و خوبی و بلاغت و لیاقت آئینہ میں

مصنف

پروفیسری رام چندر صاحب از کٹر سرستہ تعلیم ریاست پٹیالہ

داسے انادہ عوام کے



مجموعہ تمام و تنقیح بالاکلام

بصورت حسن و خوبی

مطبع نیشنل پبلشرز کراچی

کتب خانہ نور محمد خان

ارِطْلَاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے
موجود ہے جسکی قیمت طویل ہر ایک شاہی کو صحابہ خانہ سے مل سکتی
ہر جسکے ساتھ دلاحظہ سے شاکھان اصلی عادت کتب کے معلوم ہوا
میں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے عمل بیچ کے تین صفحہ جو
سادے ہیں انہیں بعض کتب اخلاق و تقویٰ اردو و فارسی
کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی بیاباب در اس فن کی اور
بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر والا کو آگاہی کا ذریعہ حاصل

کتابِ خلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق ترجمہ اردو و اظہار
جلالی ترجمہ مولوی انانت اللہ
کلمات احسانی - دو جلد میں ایک
جلد میں حکمت اسود کا بیان و دیگر
میں کتاخانی فارسی کا مصنفہ مولوی
حکیم احسان علی وکیل عدالت -
ذخیرہ سعادت - بیجا منی آباد
پیشکش کی دو فصل ادب و آفرین
ترجمہ ہے تہذیب و اخلاق میں
مترجم لالہ لال جی کا کوروی -

نور العین ترجمہ جمع البحرین
مصنفہ سائبرادہ دارالمنکونہ
تصوف میں ہے -
دستور المعاش - طریقہ آموزی
معاشرتی معنیہ و شرفان مارکو کور
یڈی و سب -
دائرہ مسلم - حصہ اول انگریزی
سے چند لغات ترجمہ مولوی محمد
بیرمنشی -
مغنیہ الصالحان - بشر مجموعہ سبق
اسے مشہور مات متعلقہ علم تواریخ
و جغرافیہ وغیرہ ہر قسم مغنیہ مولفہ

سخی دست

سریا فلس منکف صاحب بہادر بانٹکے
یہ عرض ہے کہ اس کتاب سے یہ غرض ہے کہ وہ باشندے
ہندوستان کے جو زبان فرنگی سونا واقف ہیں
کچھ حال مسائل وغیرہ فاضلون اور کاملون یونان
اور روم قدیم اور فرنگستان اور ممالک مشرقی
کا معلوم کریں چونکہ میں یقین کرتا ہوں کہ آپ کو
شوق اس امر سے بہت ہے کہ ترقی علوم کی ہر
ہند میں ہو تو میں آپ کے نام سے یہ کتاب کرتا ہوں
تاکہ آپ کے نام مبارک کو باعث ہو اسکی علم دوست قدر کنندگان

رام چندر سندھ
۲۳ تاریخ اکتوبر ۱۸۴۹ء

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U12418

Sir Theophilus Metcalfe ^{Bar}

President the Local Committee

Public Instruction etc. etc.

Delhi

This little work is composed with a view to gratify
the curiosity of my countrymen, as are unacquainted with
European languages, an insight into the opinions
and actions of some of the most eminent persons
of ancient Greece, Rome, and of modern Europe
and Asia. Aware of the great interest you take in
attempts to impart correct and useful information
to the Natives of this country, I beg to dedicate
this volume to you, in the hope that it will, under
the auspices of your name, be received with favor.

I am

Sir

Your most obedient Servant

RAMCHONDRA.

اعلان تذکرہ اکادمین

اعلان

۱۲۴۱۲

چونکہ یہ کتاب سنی تذکرہ اکادمین نیاز مند ہے تمہارے ستمبر ۱۹۴۹ء میں مقام دہلی مطلع العلوم دہلی میں بجا لٹ مار می سرکار انگلشیہ بعدہ مدرسہ علوم انگریزی مخصوص واسطے پیش کرنے خدمت میں سر سیا فلس شکلف صاحب بہادر بارونٹ کی اور شیخ بنیال اسکے کہ جو باشندے ہندوستان کے زبان فرنگستان سے ناواقف ہیں اور کچھ حالات مسائل وغیرہ فاضلون و کالمون یونان و روم قدیم اور فرنگستان اور ممالک شرقی کا معلوم ہو اور چونکہ صاحب بہادر مدد و حوش کو شوق اسبات کا زیادہ تھا کہ ترقی علم کی ہند میں زیادہ ہو اور اسکے نام سے یہ کتاب تیار کی گئی تھی۔ چونکہ اب عالی جناب مہاراجہ صاحب فرزند خاص دولت انگلشیہ منصور الزمان امیر الامام اسما اور حراج راجیشہ سری مہاراجہ راجگان مہندری سنگھ۔ مہندریہا در مخاطب بظاہر نائٹ گرانڈ کمانڈر آف ڈی موٹ گرانڈ آرڈر آف ڈی اشار آف انڈیا یعنی طبعہ اعلا سے ستارہ ہند والی پٹیالہ دام حشتم کا یہ نشانہ ہوا کہ یہ کتاب سررشتہ تعلیم پٹیالہ میں رائج کیا دے لہذا بعد منظوری اجلاس خاص بارہا کتاب ہذا مطبعہ شیخ بنیال کشور واقع کلفنڈیا کانپور میں چھپوانی گئی۔

CHECKED 2002

اسٹری راجندر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ

فہرست تذکرۃ الکاملین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	حال ردس بانی سلطنت رومیہ کبریٰ	۳۰	حال سلطنت رومیوں کی مشاہیر
۵	حال شہنشاہ جوئی اس قیصر -	۳۱	حال شہنشاہ قسطنطین یکم -
۸	حال شہنشاہ اغوسلس -	۳۲	حال شہنشاہ قسطنطین اعظم
۱۱	حال شہنشاہ طبریس -	۳۵	حال شہنشاہ سکندر -
۱۴	حال سلطنت شہنشاہ کلینولا -	۴۰	حال سلطنت و نظریس -
۱۶	حال شہنشاہ کلا دیس -	۴۲	حال بادشاہ پرسیس
۱۸	حال شہنشاہ نیرو -	۴۴	حالات دلیر و شجاع سرداران عالی مقام
۲۰	حال شہنشاہ گابا -	۴۶	ملک روم قدیم -
۲۱	حال شہنشاہ وطو -	۴۸	حال مارٹوس انطونی -
۲۲	حال شہنشاہ دطیس -	۴۹	حال پرسیس اعظم -
۲۳	حال شہنشاہ دبیشس -	۵۰	حال بروٹس -
۲۴	حال شہنشاہ ططوس -	۵۲	حال قیس مارکیس -
۲۵	حال سلطنت دبیشس -	۵۴	حال مارلس -
۲۶	حال قہصیر نرو -	۵۶	حال سیفین -
۲۷	حال شہنشاہ طراجان -	۵۷	حال فلپس -
۲۸	حال شہنشاہ محمود زیان -	۵۹	حال البیدس -
۲۹	حال شہنشاہ الطونائس البیس -	۶۳	حال بطمدی -
۳۰	حال سلطنت شہنشاہ انیس دوس -		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۳	حال ہمنظو کلی -	۱۱۶	حال فرقہ دوم حکیم مستقر الراجح
۶۵	حال حکیم بقراط یونانی -	۱۱۸	حال فرقہ سوم حکیم موسوم بہ مستغنی
۷۹	حال افلاطون -	۱۲۰	حال حکیم ارشدیہ ش
۸۳	حال ارسطو	۱۲۲	حال حکیم اقلیدس سندس یونانی
۸۵	حال عمدۃ الحکماء بقراطیہ	۱۲۵	حال حکیم بطلمیوس ریاضی دان
۸۶	حال حکیم بقراط	۱۲۶	حال لیکرغوس ارفع قوانین ریاضیات
۸۹	حال بوعلی سینا -	۱۲۸	حال صدون دافع قوانین سلطنت اسینہ -
۹۳	حال حکیم لقمان -	۱۳۲	حال ملک الشعراء ہرمز -
=	حال حکیم جالینوس -	=	حال شاعر صوفی فلس -
۹۷	حال حکیم کن فیوشس	۱۳۷	حال شاعر القرین -
۹۸	حال دستمہ نیز فصیح یونان	=	حال شاعر ارسطو فانوس -
۱۰۱	حال سرد فصیح -	۱۴۰	حال شاعر یورپیدس -
۱۰۶	حال پتلیص فصیح یونان -	۱۴۲	حال طوسی دادوس مورخ یونان
۱۰۸	حال حکیم ملیس	=	حال سورج ہرودتس
۱۱۰	حال حکیم بطلمیوس فراطس	۱۴۳	حال مورداالی ددرس
=	حال حکیم فیثاغورس	۱۴۶	حال زولوفن
۱۱۳	حال ہرہمہ زہما فاضلان و حکماء لاٹانی ولایت یونان	۱۴۷	حال فرنگستان
۱۱۶	حال فرقہ حکماء یونانی موسومہ متنفر العیش -	۱۴۸	حال شہنشاہ الحکماء و فضلاء سر اسحاق

حال روملس منہی سلطنت رومیہ کبریٰ کا

واضح ہو کہ ازل اس کتاب میں حالات شہنشاہان یعنی قیصران رومیہ کبریٰ کا ہیکلے حال سے بسبب گذرنے زمانہ کے ہندوستانی بالکل ناپا واقف ہو گئے ہیں لگتا ہوں کہ رومیہ کبریٰ ایک شہر ہے ملک اطالیہ میں اور یہ ملک حصہ فرنگستان کا ہے بنام مورخان زمانہ قدیم کے حالات سلطنت عظیم الشان رومیہ کبریٰ کے بطرح یہ ظاہر کرتے ہیں راست راست چنگر یہ عاجز بھی بطور اختصار درج کرتا ہوں ذرا کان دھر کر سنو اور تماشاجان کا دیکھو اور خدا کی خدائی اور ناپایداری جان کا خیال کرو پتہ کہ ایک اوقات میں سلطنت رومیہ کبریٰ کی ایسی تھی کہ قیصران رومیہ کبریٰ کے تمام جان پر حکمرانی کرتے تھے یا اب ایک وہ وقت ہے کہ تمام سلطنت خاک میں مل گئی بیٹ ہو دنیا عجب جاے ناپایدار پائین ہے کیسویسیان پر قرار پڑا باعی دنیا خوابے ست کشن عدم تعمیر است صیدال چہ جوان چہ پیر است پائیم رومے زمین ست پائیم زیر زمین پتہ این صفحہ خاک ہر دور و تصویر است پتہ اصل حقیقت یہ ہے کہ پتہ کا عالم عالمیساں کا جو جاہت ہے سو کرتا ہے انسان کی کسی طاقت ہے کہ یہ علم اود کے پتہ ہا کے اشعار پتہ ہندی وہ حسنہ وان ہے وہی پتہ شخص شہنشاہان سپہروی کبھی دے انطس کو وہ دستگاہ پتہ کے چونی اسکو کبھی وہ تباہ پتہ گدگو وہ چاہے تو دے شہروی پتہ صیفون کو کر دے وہ دم میں توی

اب غمان اشتبہ نیز گام گلک کو بیچ میدان شہر و ع تاریخ رومیہ
 کبریٰ کے متوجہ کرتا ہوں کہ اول بادشاہ رومیہ کبریٰ اور مہنی سلطنت
 ادسکار و ملس بیاری سیریا اور بھائی رئیس کا تھا اور اسکی والد
 رمی سیریا دہتر تیرہ مہتر شاہ ایلیا کی تھی اور جب کہ نیویٹر کو اس کے بھائی غور
 نے تخت پر سے اتار دیا تو عمولیس نے اپنی بہن رمی سیریا کو حکم دیا
 کہ وہ گوشہ نشین مانند مذہبی عورت کے جو شادی نہ کرے رہے لیکن بعد
 تھوڑے عرصہ کے خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ اس کے دو فرزند ایک
 رولس اور دوسرا ریس پیدا ہوئے اور وہ عورت بیان کرتی تھی کہ
 جگو دو تانا رس سے حل ہوا تھا چنانچہ جب یہ دو نوزاد کے پیدا ہوئے
 تو اس کے امو عمولیس نے اونہیں ایک درخت کے نیچے کنارہ دریو
 طبر پر ڈبوادیا اور وہاں سے فاسطوس جو گنڈریا تھا اون دو بچوں کو
 اوٹھا کر اپنی چورو کے پاس لے گیا اوستے اونہیں بھڑکا دو وچ پلا کر
 پرورش کیا اور جب یہ رولس اور ریس دو بڑے اور جوان ہوئے تو انہوں
 نے کوشش کر کے رعایا کو اپنی طرف راضی کیا اور عمولیس نے اپنا ٹھکانا
 بھائی کو قتل کیا اور اپنے نانا میٹر مذکورہ بالا کو دوبارہ تخت ایلیا پر بٹھایا اور
 رولس نے ایک شہر شہہ قبل از پیدائش حضرت عیسیٰ کے آباد کیا جسکا
 نام رومیہ کبریٰ رکھا اور مورخ اس شہر کے آباد ہونے کی عجب
 ترکیب لکھتے ہیں یعنی اول تو رولس نے حکم دیا کہ تمام مسافر اس شہر
 میں آنکر آرام پادین اور دوسرے یہ کہ رولس نے ایسے ایسے کھیل
 ایجاد کیے کہ قوم سیباہین وہاں آیا کرتی تھی تو انکی لڑکیاں رولس نے
 پیشہ واکر اپنے باشندہ رومیہ کبریٰ سے شادی کرادی اور اسطوریہ

آبادی زیادہ ہوتی گئی اور جب کہ اس قوم نے ارادہ جنگ کا کیا
 تو ارضین کی عورتوں نے بیچ بچاؤ کر دیا اور بعد ازاں رومیہ کبریٰ
 میں رولس نے ایک مجلس خاکون کی جسکو سنت کہتے ہیں مقررہ کی
 اور بیت اچھے اچھے قانون واسطے رفاہ خلق کے تیار کیے اور ایک
 روز شاہ قبل از پیدائش حضرت عیسیٰ کے جب کہ وہ فوج کو اپنی
 دیکھ رہا تھا تو اس وقت ایک طوفان آیا اور صدمہ بجلی سے رولس
 ہلاک ہوا اور بعض یون بیان کرتے ہیں کہ رولس کو ادن خاکون نے
 جنگی مجلس اوسے یعنی سنت مقرر کی تھی قتل کر دیا اور باعث قتل
 کرنے کا یہ ہوا تھا کہ ادن خاکون نے دیکھا کہ رولس بڑا اختیار والا ہے
 ہے اب بعد پذیرس کے جولی اس قیصر جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبریٰ
 کا گذرا ہے اور اس جان میں اوسے بڑا اقتدار اور نام پایا ہے
 اور اوسکے عہد میں سلطنت بھی بڑی ہو گئی تھی اور سکا ذکر کرتا ہوں اور
 تصویر رولس کی درج ہوتی ہے

شاہ رولس والی سلطنت رومیہ کبرے



حال شہنشاہ جولی اس قیصر کا

بعد کتنی مدت کی بعد شاہ روس کے اول شہنشاہ رومیہ کبری کا جولی اس قیصر ہوا اور یہ ایک نہایت بڑا آدمی گذرا ہے کہ لائق ادب کے بہت کم ہوتے ہیں اور دیکھنا چاہیے کہ کیسی اپنی لیاقت سے اس حکومت حاصل کی اور نام اپنا قات سقاف تک پہنچایا ابتداً عمر رسول برس کی میں اس کے پاس نے وفات پائی اور بعد چند روز کے اس نے شادی کو زلیخا ختم کو کر لیں ستیا کر لی اور کو کر لیں ستاد دست اریس کا تھا جو کہ اس زمانہ میں ایک انتہا والا شخص تھا یہ رشتہ دیکھ کر سلا جو کہ بڑا حاکم رومیہ کبری کا تھا قیصر سے تھا ہو گیا اور قیصر اور اس کی جو زمین طلاق دلوادی اور قیصر کو قید کا حکم دیا لیکن کوئی بات عمل میں نہیں آئی اول اول قیصر نے اپنی فصاحت کلام کے وسیلہ سے علاقجات بنظر بیون پن کو اسطر پٹا ایڈاپل کے حاصل کیے اور پچ اس عرصہ کے کہ وہ ان علاقجات پر رہا بہت فضول خرچی کی اور بہت سا قرضدار ہو گیا لیکن بعد ازاں وہ ملک ہسپانیہ کا صوبہ دار ہوا اور تمام قرض اوسکا اتر گیا اور بعد اسکے اوسنے پومیسی اور کیتھ کے شامل ہو کر سلطنت کا اختیار حاصل کیا اور

(۱) طرمیون ایک علاقہ درمیان رومیون کے تھا جسکے عہدہ دار دروازہ کو نسل پر بیٹھے رکرتے تھے اور حیوت اہل کو نسل کوئی قانون واسطے ملک کے جاری کرتے تھے تو اول اداں عہدہ دار دنگی منظوری پانا منظوری کے دستخط ہوتے تھے پٹ

(۲) کو اسطر ایک علاقہ اسی قوم میں مشل خزانچی کے تھا پٹ

(۳) ایڈاپل ایک قسم کا علاقہ رومیون میں گذرہ کپتان کے تھا فقط پٹ

اس شہریت کو حکام ثابت کئے ہیں اور قیصر کو علاقہ بنا (۱) کو نسل کا
 حاصل ہوا اور حکومت ملک گال اور (۲) ۴ چار لیجنوں کی حاصل ہوئی
 اب اسے بڑی بڑی فتوحات نمایان کیں اور اگر مین مفصل حال اور
 لکھوں تو بیشک میری کتاب میں گنجائش نہو اس واسطے لاچار مختصر لکھنا
 پڑتا ہے کہ اسے قوموں بلین اور پرتوشین اور نروین کو فتح کر کے پایا
 کیا اور قوم الامان کو بالکل شکست دی اور ملک گال کو بالکل آباد
 اور خراج گزار رویوں کا کر یا ان فتوحات کا حال اور اس کے طے
 اوپر انگلستان کے بہت مفصل اور بہت عمد طور پر بیان کیے گئے
 ہیں جس سے اسکی ہادری اور شجاعت کمال ظاہر ہوتی ہے ان کاموں
 سے اس کے شریک پومی کو جو کہ ممکنہ سنت پر بہت اختیار رکھتا تھا بہت
 حسد پیدا ہوا اور حکم سنت سے اسے ملک گال سے طلب کیا لیکن قیصر
 نے اس حکم کی تعمیل نہ کی لیکن طیشین آ کر اطلاع کی طرف کوچ کیا اور اس پر
 اتنا مین پومی یونان کو چلا گیا اور قیصر نے دار الخلافہ رومیہ کبریٰ میں خزانہ
 عامرہ کا قبضہ کر لیا اور شہر مین مارک تنظیمی کو جو ٹرک خود سپاہیہ کو جان فرج
 پومی کی بہتی تھی کوچ کیا اور اسکی فوج کو شکست دیکر دار الخلافہ ملک میں چلا
 اور یہاں بالکل مالک سلطنت کا گویا شہنشاہ ہو گیا اور بعد ازاں وہ یونان
 میں گیا اور وہاں پومی کو شکست دی اور پومی مصر میں بھاگ گیا اور وہاں
 قتل کیا گیا اور قیصر نے سب اقربا اور دوستوں وغیرہ پومی کو بالکل غارت
 اور تباہ کر دیا اور بالکل حکم رانی ملک میں کرنے لگلا اور اپنا نام ایسا پیدا کیا
 (۱) کو نسل ایک علاقہ رویوں میں مثل گورنر جنرل کے تھا بلکہ اسکو زیادہ تر اختیار
 ہوتا تھا (۲) لیجن پانچ ہزار سپاہی کا ہوتا تھا :

تذکرہ الکالمین

کہ نہایت کم ایسے آدمی ہوتے ہیں لیکن آخر کو بردطس وغیرہ ہو کہ خواہان ریاست
جمہور کے تھے اور انہوں نے برخلاف قیصر کے سازش کی اور جب کہ وہ محکمہ
سنت میں بیٹھا ہوا تھا اور وقت بردطس کے ہاتھ سے سسٹہ پیشتر پیدائش
عیسیٰ کے ۵۶ برس کی عمر میں مارا گیا اور نام نیکا اور بہادرانہ اس صفحہ
دنیا پر چھوڑ گیا تصویر اسکی درج ہوتی ہے:



شہید جولیس قیصر

حال شہنشاہ اغوسطس کا

یہ مشہور شہنشاہ مسکے بیشتر پیدائش عینی کے پیدا ہوا تھا اور بیدار
 لڑائی ایک دم کے اغوسطس شہنشاہ رومیہ کبریٰ کا مقرر ہوا یہ شخص ایسا
 تھا کہ بے رکھنے یا قہقین ایسی کے جیسے کہ صاحب ادلی العزم رکھتے تین
 نہایت طاقت حاصل کی بسبب گود لینے جو بے نصیر کے او سکون نصیب
 ہوا وہ بائین دانائی کی اوسین حاصل تھیں جسے کہ رعایا خوش رہے یہی
 ہر طرح کی عقل رکھتا تھا کہ عوام لوگ او سکون نہایت نیک اور فیاض
 بھتے تھے قسمت نصیر سے بڑا خوش فاک رہتا تھا چنانچہ اوستے ہی رعایا کا
 بہانہ سے نہایت ادب کیا اور اوس وقت بالکل حکومت ہی کرتا تھا اوستے
 شریک سکطس اور اپولیس تھے لوگوں نے اس شہنشاہ کی عزت میں سوا
 تیار کیے اور قربانیوں اور عبادت اوستے کی کرنے لگے اب کہ سلطنت
 رومیہ کبریٰ میں نہایت امن تھا اوستے شوالہ جنس ام جو کہ ایک سے
 اٹھاسی سال سے نکلتا تھا بند کیا گیا اوستے اوقات میں رومیوں کو جو بھولا و بڑ
 خوش تھیں اغوسطس نے واسطے اوستے خوش رکھنے کے جاری کیں اوستے
 اور خوش آئند کھیل اور تماشوں کا جسے کہ رعایا بارضامند ہے بخوبی رواج
 دیا اوستے حریف مستدیم رعایا کا بہانہ سے اور

لا تھیں ایک دیوار و زمین تھا کہ جو وقت لگد میں امن ہوتا تھا اور کی طرح کی لڑائی
 ایسا کہ لگد میں نہ کہوتا اور سوقت اوستے دیوتا کے خواہے کو بند کر دیتے تھے گویا اوستے
 بند کر لگد میں ہر طرح کے امن کی بیج رک کے تھی اور جو وقت فائدہ تھی اور کبھی اور
 نصیبتوں اور لڑائیوں لگد میں ہوتی تھیں اوستے اور کے شوالہ کو کچھول دیتے تھے

(۱) سنت کا نہایت ادب کیا اور (۲) کیشیا کو دوبارہ قائم کیا اور نئے رعایا کو واسطے بخشے اس حق کے کہ وہ خود اپنے واسطے مجسٹریٹ مقرر کیا چالیوسی کی آغوش سے اس طور کی بکاری سے اور حکومت شخصہ حاصل کی جبکہ سلطنت میں ان کا نام ہو گیا اور سوقت وہ ایک اور بہانہ کو کام میں لایا یعنی سلطنت کو استغناء دینا چاہا لیکن سبب نمائش مارکس ایگر پیا کے جو کہ صلاح کار تھا اس امر سے باز رہا اور نئے صحت نواہ اور سکے کہا کہ تمام رعایا کی خوشی آپس سے ہے اس ظاہر ہی اعتبار سے آغوش سے ہر دل عزیز ہو گیا اور طمانت کو نہایت افزودنی ہوئی اور بموجب خواہش آغوش سے اس کے اور سکے علاقہ (۲) مسٹر شپ کا ملا اور سبب اسکے اور نئے بہت سی بہتر آئی اور ترقی ریاست میں کی سبب اسکے وزیر ہونے میں اس کے خلقت کو بہت آرام ہو چکا اور وہ نیکیاں جو آغوش میں محققین بوسیہ میں اس کے اور نئے حاصل کیں

(۱) سنت ایک مجلس چند ایروں چیدہ کی ہو کر تھی اور وہ در باب ہر امر ریاست کے نگرار کرتے تھے اور بادشاہ کو یہ اختیار نہ تھا کہ اس کے کچھ کام کرے لیکن وجہ دیگر شہنشاہ اس سلطنت نے بالکل حکومت سنت کی اور آدمی اور نام کو حکم نہ کر سکتا تھا لیکن جبکہ ملک میں شہنشاہ تھے اور سوقت و سنت بالکل حاکم تھے اور اسپین کے صلاح کے ریاست کا کام انجام کرتے تھے اور اس سلطنت کو ریاست جمہور کہتے تھے (۲) کیشیا ایک مجلس چند چیدہ آدمیوں کی رعایا میں ہے ہوتی تھی کہ وہ بھی کاروبار سلطنت میں اختیار رکھتے تھے (۳) مسٹر شپ ایک علاقہ رومیون تھا کہ جس کا علاقہ دار رعایا کے احوال سنوارتا تھا اور جس کے فصول خرچ دیکھتا تھا اور سکون کر تا تھا اور تمام مال و اسباب اور آمدنی وغیرہ ہر ماہ شدہ کا حال لکھتا تھا اور کسی کو گناہ کرنے میں غلام نہیں ہوتے دیتا تھا غرض کہ نہایت اختصار کا علاقہ تھا

اب اوسنے پھر جیلہ واسطے استعفا دینے کا روبرو سلطنت کیا لیکن بسبب عاجز ہونے اور اس کی خوشامدیوں کے اوسنے یہ بات جسکو دل سے نہیں چاہتا تھا قبول کیا اور سکی چاہلو سی کرنے والوں نے کہا کہ آپ کو رعایا کی خبرداری بطور مہربانہ کرنی لازم ہے اس کئے سے آغوشٹس نے واسطے دس برس کے پھر سلطنت اختیار کی اوسنے بیان کیا کہ تمام بوجہ سلطنت کا میں اپنے اوپر نہیں رکھا چاہتا اسواسطے چاہتا ہوں کہ سلطنت کو دو حصہ میں بٹھائے جسے بانٹ لیوے چنانچہ اس تقسیم سے اوس ادقات میں جتنے کہ ملک حکم رد میوں کے تھے معلوم ہو جائیں گے ہلک اطالیہ اور دونوں ملک گال کے ہسپانیہ اور جرمنی یعنی ملک الیمن اور شام اور فریشیا اور سبالی پر سس اور مصر آغوشٹس نے اپنی قبضہ میں رکھے اور ملک ایفریقیہ پر پورا اور نیویڈیا اور لیبیا اور تبتینا اور یوٹس اور یونان اور ایلیڈیا اور مقدونیا اور دالمیشیا اور جزائر کریٹ اور سیلی اور ساڈو نپاسنت کے قبضہ میں رہے آغوشٹس نے وہ ملک اپنے پاس رکھے جہاں کہ اکثر افواج رہا کرتی تھی اب اوس کے تیگن علاقہ پر پی جوال طرفیوں کا حاصل ہوا اس علاقہ کے سبب سے وہ کل امور ات سلطنت میں متدنا فوجداری اور دیوانی کا مالک ہو گیا اندون میں ولیمہ مارسس بھیجا بعد امداد آغوشٹس کا جو کہ نہایت عاقل تھا مر گیا اور بیوہ اوسکی سے مارکس ایگر پیانے بوجہ قبولیت آغوشٹس کے شادی کرتی اس عورت کا نام جولیا تھا جو کہ بہت فاحشہ عورت تھی چنانچہ آغوشٹس نے اوسے جلاوطن کر دیا اگرچہ آغوشٹس کل اختیار سلطنت میں رکھتا تھا لیکن پھر بھی اوسنے ہیرونی قاعدے ریاست جمہوری کے مستائم رکھے

یعنی علاقہ تجارت ایٹرائیل اور طرمیون اور کو اسطر اور پیر ایٹریکے جو کہ ریاست
 نوجبہ میں ہوتے ہیں اوسے قائم رکھے اب بموجب اقرار کے شہنشاہ نے پھر
 استغنا سلطنت کو دینا چاہا لیکن عاجزیوں رعایا کی سے پھر وہ اپنے ارادے
 کا ذب سے باز رہا عرض کہ اسی طور پر اوسے پانچ دفعہ سلطنت کے
 چھوڑنے کا ارادہ کیا اس اعتبار کو دیکھ کر رعایا اوس سے بہت خوش
 رہی اور اوس کو بہت اختیار حاصل ہوا پندرہ مارکس اگیڑ سپا اندون میں
 مرگیا اور بیوہ اوسکی جو یانے طبریس سے شادی کر لی اسطور سے طبریس
 اغوسطس کا داماد ہو گیا اور اغوسطس نے اوسکی والدہ دیاس سے شادی
 کر لی طبریس اور دوسرے دو بھائی تھے جنہیں سے دوسرے ایک ڈالی پڑ
 مار گیا اور اوسکی اولاد میں سے جرمنی کس اور کلاویس جو بعد ازاں شہنشاہ
 ہوا اور ایک دفتر جو لیا جنے قیس قیصر سے شادی کر لی تھی جبکہ اغوسطس
 پڑھا ہوا اوسنے سب تکلفات سابقہ جو وہ رعایا کے ساتھ رکھتا تھا چھوڑ
 اوسنے ایام پیریمین پگھری سنت میں جانا چھوڑ دیا اغوسطس بیچ ۶۶
 برس کی عمر کے مسئلہ عیسوی میں مقام ٹولامین مرگیا
 اسکے عہد میں علم نے ترقی پائی اور دریا شہنشاہی میں فاضل ہر طرح
 کے موجود تھے اور اوسکی تصویر بھی درج ہوتی ہے فقط :-

حال شہنشاہ طبریس کا

یہ شہنشاہ ۱۲۰۰ پیشتر پیریمین حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور بموجب وصیت نامہ اس کے
 (۱) پیریمین ایک علاقہ رومیون میں تھا جو منصب اعلیٰ یا جج کا
 کرتے ہیں :-

شیرازہ اغوستس



طبریس شہنشاہِ روم سے ہو گیا اور سببِ برہمی اور سختی اس شہنشاہ کے
 لوگ اس سے خوف کرتے تھے جبکہ ایچی سنت کی طرف سے اس کے پاس گیا
 اس سے ظاہر کی ہمت سے تلج کو قبول کیا اور اول اول میں سلطنت اس کی
 بہت اچھی معلوم ہوئی لیکن پیدازان اس نے تمام ظاہری طور ریاست
 جمہوری کی موقوفہ کی اس نے حق کیشیا کا اور مقرر کرنے مجسٹریٹ کا راجا
 سے چھین لیا اس نے حکومت سنت کو بالکل نہ توڑا لیکن گاہے گاہے
 بعض دفعہ اس نے صلاح امور ریاست میں لیا کرتا تھا ہاں اسی وقت اس میں
 اس کا بیجا برہمنی کس بڑی شان و شوکت مہمون میں بیچ ملک برہمنی کے
 حاصل کر رہا تھا طبریس نے اس کا حسد کیا اور اس کو ہانے طلب کے
 اس کو واسطے دفع کرنے سرکشی ضلعوں مشرقی کے بھیجا اور وہ دہان
 یکم طبریس کے زہر کے مارا گیا ہاں طبریس کا دوست ایسیس چھینس
 پڑھ کر گارڈ کا تھا اس شخص پر تمام راز طبریس کھول دیتا تھا اور یہ
 دوست شہنشاہ کا نہایت بلند نظر تھا اس نے چاہا کہ تمام خاندان قیصر
 روم کا غارت کرنا چاہیے چنانچہ اول اس نے فرزند شہنشاہ سمی وروس
 کو زہر دیکر مار ڈالا اور اس طرح پرادسکو زہر دیا کہ کسی کا ادبیر نکٹ پڑا
 ہر روز چلی اور الزام اچھے اچھے لوگوں پر لگائے اور ان کو قتل کروایا لیکن
 آخر کو طبریس ہر شیار ہوا اور اس نے خیال کیا کہ ایسی باتوں میں خاص
 اس کی زندگی کو جو کھون ہے ہاں طبریس بموجب صلاح اپنے دوست کو
 لے کر زہر گیری کو چلا گیا اور وہاں اپنے تین ہر ایک عیش و عشرت میں
 (۱) جو فوج کو واسطے گہبانی اور مخالفت شہنشاہ کے مقرر تھی اس کو پڑھ کر
 کہا کرتے تھے اس فوج نے آئندہ کو کل اختیار سلطنت میں پایا تھا ۳

داخل کیا اور اس اوقات میں چینیس مذکورہ دار الخلافہ میں کل اختیار رکھتا تھا اور اس نے ارادہ شہنشاہ طبریس کے مارنے کا کیا۔ جب طبریس کو اس کے اس ارادہ فاسد سے اطلاع ہوئی اس نے اس کے غارت کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے اس بات کو کہ رعایا اس سے محبت رکھتی ہے یا نہیں درپا کیا جب اس نے پایا کہ ہر شخص اس کو ناپسند کرتا ہے اس وقت اس نے حکم بھیجا کہ اس سے علاقہ سرداری پر پتورین گارڈ کا چین لیا جائے اور آخر کو حکم طبریس اور بقولیت سنت کے اس کو پارہ پارہ کر کے دریائے طبریس میں پھینکا یا انڈون میں طبریس بالکل خبرداری سلطنت کی نہیں کرتا تھا اور سلطنت پر بڑی بے انتظامی تھی مجسٹریٹ شردن میں نہ تھے اور کے پرگنوں میں کوئی صوبہ دار واسطے انتظام کے نہ تھا اور تمام سلطنت میں سوائے قتل اور خوف کے کچھ نہ تھا آخر کو یہ ظالم میکرو کے ماتھے سے ۱۰۰ برس کی عمر میں بیچ شہنشاہ کے اور ۲۳ سال سلطنت کر کے مارا گیا فقط ۱۰ اٹھارویں سال جلوسی اس شہنشاہ میں حضرت عیسیٰ مسیح کو یہودیوں نے صلیب پر چڑھا کر پھانسی دی ۱۰

اجوال سلطنت شہنشاہ کلیغولا کا

بعد طبریس کے کلیغولا بیچ شہنشاہ عیسوی کے شہنشاہ رومیہ کبریٰ کا ہوا یہ بیٹا جرمنی کا تھا بروقت تخت نشینی اس شہنشاہ کے خلفت کو بہت خوشی ہوئی اور اول اول اس نے چند کار رحم اور اعدال کے بھی کیے تھے اس نے گویندنگو جو سلطنت سابق میں دربار میں تھے نکال دیا اور حق گیشا کارمایا کو تخت پر لیکن یہ صبح خوشی کے ساتھ شام بہت بڑے رنجوں اور تلووں کے

انجام ہوئی کلیغولا نے تمام فریب ظاہری کو ایک دفعہ ہی دودر کیا
 اوسنے میکر و کو جسے شہنشاہ سابق کو قتل کیا تھا قتل کروایا کلیغولا نے
 طبریس صغیر کو جو کہ بیٹا کچھلے شہنشاہ کا تھا بجز رقیب ہونے بیج سلطنت
 کے مرداؤ الا یہ شہنشاہ ذرا جسکے خلاف ہوا اوسکو فی الفور مرداؤ اتا سما
 تمام اس ظالم کی سلطنت میں سواسے چند مہینہ شروع کے سواسے گا
 دیوانگی اور بیرحمی کے اور کچھ ہوا کلیغولا اپنی بے رحمی میں کمال رکھتا تھا
 جبکہ اوسکے بہن درو صلا مرگئی اوسوقت جس کسی نے اوسکے من کا غم
 کیا اوسکو سزا دی سواسکے کہ شہنشاہ نے کہا کہ وہ دیوتا تھی اوسکا غم ناکرنا
 چاہیے پداور جس کسی نے اوسکا غم کیا اوسکو بھی اوس ظالم نے واسطے
 غم کرنے ہیشہرہ شہنشاہ کے سزا دی علاوہ تمام پرگنون سلطنت میں رعایا پر
 خراج گران ڈالے اور بسبب لایع مزاج کے با شہنشاہ دن کے اسباب
 اور مال ضبط کر لیے غرض کہ نہایت بیرحمی اور ناپسندی کے کام تمام
 زمانہ سلطنت میں کرتا رہا اوسنے در کاہن واسطے اپنی پرستش کے تیار
 کروائیں اور کبھی اپنے تئیں دیوتا جو پڑ خیال کیا اور کبھی جو تو اور گاہے
 اوسنے اپنے تئیں برابر مکرئی اور ہر گلینز کے تصویر کیا آخر کو یہ ظالم نے
 موت کا مستحق تھا لایعنی ایک شخص نے سلمہ عیسوی میں جو طبریسوں پر
 ٹیورین گارڈ کا تھا مار ڈالا فقط

(۱) جو پیر ایک بہت بڑا دیوتا یونانیوں میں تھا :

(۲) جو تو جو پیر کی جو رہ تھی :

(۳) مرگئی یونانیوں میں پیغام پر تمام دیوتاؤں کا تھا :

(۴) ہر گائیر یونانیوں میں نہایت بڑا دیوتا بہادر اور شجاع گذرا ہے :

حال شہنشاہ کلا دیس کا

یہ شہنشاہ سب سے بہتر ہونے حضرت عیسیٰ کے پیدائش اور اٹھا بعد موت کلا دیس کے رومیوں نے چاہا کہ ریاست جمہور قائم رہے لیکن سپاہیوں نے شہنشاہ کو کہ اندرون میں بہت اختیار مانگے تھے جبکہ شہنشاہ سابق قتل ہوا اور وقت کلا دیس چاہنشاہ مرحوم کا ایک گوشہ محل میں بوقت قتل ہونے کے چھپا تھا تا ایک سپاہی کی اوسپر نظر پڑ گئی اور اتنے میں اور بھی چند آگئے اور اوسکو ہوا دار میں بٹھا کر کپور پٹیورین گارڈ میں لینگئے اور شہنشاہ رومی کیرنی کا مقرر کیا اور چونکہ کلا دیس اپنی جان کا بہت خوف کرتا تھا اس واسطے اوستے ہر ایک سپاہی کو انعام دینا قبول کیا سنت نے بھی لاچار اوسکو شہنشاہ ملک کا قبول کیا یہ اول دفعہ تھی کہ سپاہی لوگ اختیار پا چکے تھے اور سلطنت کو بعض انعام کے بیجا کلا دیس ایک بے وقوف سمجھتا اور مزاج میں بھی لڑکچن باوجود ہونے پچاس برس کی عمر کے نہیں کیا تھا کلا دیس نے واسطے ہر دل عزیز ہونے کے یہ تجویز کی کہ تمام غوثی قانون شہنشاہ کے موقوف کیے اور اپنی تمام توجہ بیع انتظام ملک کے رکھے اور چاہا کہ کیس طرح سے اچھا انتظام اور امن ہو جاوے اور اوستے غم سہلوار بھی ظاہر کیے اوستے انگلستان کو زیر کرنا چاہا اور اوستے اول پلاشر جنرل کو وہاں بھیجا اور بعد ازاں خود گیا لیکن یہ ہم صرف نمودار اور شان کی تھی شہنشاہ مذکور وہاں سولہ روز رہ کر پلاشرس اور دستپیش کو واسطے جاری رکھنے لہذا الی اور زیر کرنے انگریزوں کے چھوڑ کر چلا آیا اور کلا دیس شہنشاہ زادہ ولیعزیز غوثی رومیوں کا مقابلہ کیا لیکن اخیر کو شہنشاہ زادہ مذکور قید ہو گیا

رودیہ کبریٰ میں لایا گیا اور جب اس نے شہر کی آبادی اور دولت اور شان و
 شکوہ کو دیکھا حیران ہو گیا اور کہا ہذا افسوس جو لوگ اپنے ملک میں ایسی شان
 و شوکت رکھتے تھے مجھ غریب کے جھوٹے کا حسد کریں ہا کلا دیص نے
 اسکی تواسع بہت اچھی طرح سے کی عرضکہ شدہ مع سلطنت کلا دیص کی
 لوگو کو نہایت اچھی معلوم ہوئی لیکن ایک ایسے بے وقوف شخص سے ایسی
 امید کب ہو سکتی تھی تو کرا اور غلاموں شہنشاہ نے سلطنت میں اختیار کالی پایا
 نہایت کلبنی غلام اس کے عہدہ منصفی اور صوبہ داری پر گناہ پر مقرر ہوئے
 اس کے غلاموں سے ہر پر گنہ میں فریاد سنی گئی سیلینا ملکہ شہنشاہ نہایت فاسق اور ناکام
 برائیاں اوس میں موجود تھیں اسکی عیاشی تمام رودیہ کبریٰ میں مشہور تھی حتی
 کہ جب شہنشاہ دار الخلافت میں نہ تھا اس وقت اس نے شادی قیس سلیم
 کر لی اور بعد ایشتر لائے شہنشاہ کے اسکو چھوڑ دیا اور ظاہر کیا کہ بطور ہنس کے
 اس نے یہ کام کیا تھا تا رسیف غلام کلا دیص نے شاہزادی کی تمام باتیں ظاہر
 کیں اس وقت شہنشاہ نے حکم دیا تو جو بہتر جانے عمل میں لاجنا پنچہ اس نے
 شاہزادی اور اس کے عاشق کو معرض قتل میں پہنچایا اور شہنشاہ نے اپنی
 بہتیگی ایگر سپنا سے شادی کر لی یہ کجنت شاہزادی ملکہ مرحوم سے بھی زیادہ
 بد تھی اس نے چاہا کہ نیر واد سکارہ کا تخت پر بیٹھے اس واسطے اس نے شہنشاہ
 کلا دیص اپنے خاندان کو ۶۰ برس کی عمر میں بیچ سکھ کے زہر کھلا کر
 مار ڈالا اور حکم سنیکا کو جو کہ ایک سسٹو اکی کے فرزند میں تھا اسکا استاد
 (۱) سلواک ایک فرمہ فاشلون کا یونان میں گزرا ہے جو کہ ریح اور خوشی کو مساوی
 سمجھتے تھے اگر کوئی آفت یا مصیبت آتی تھی تو انکو اس سے کچھ ریح نہ تو تھا اور ریح نہ تھا
 جس کبھی کوئی خوشی کی بات انکو حاصل ہوتی تھی تو اس سے وہ کچھ خوش نہوتے تھے

مقرر کیا لیکن ادھر اس فاضل کی ترتیب کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔

ذکر شہنشاہ نیروکا

یہ شہنشاہ نہایت درجہ کا ظالم گذرا ہے کوئی شخص اپنا نام نیک چھوڑ جاتا ہے لیکن یہ شہنشاہ اپنا نام بد اور خوبی اس صفو جان پر چھوڑا یہ شہنشاہ سیکھ عیسوی میں تخت پر بیٹھا اور سکی سلطنت کے حالات کو لوگ بہت نا پسند کرتے ہیں اور نے ایسے ایسے کام کیے کہ حیوانوں اور دیوانوں سے بھی عمل میں نہیں آتے ہیں شروع سلطنت میں بسبب اسکا استاد نیروکا کے انتظام اور بہبودی ملک میں سلوم ہوئی لیکن چند روز بعد شہنشاہ نے جیسا کہ اسکا مزاج تھا ظاہر کیا یعنی چند بچوں اور عیاشوں کے ساتھ تمام دارالخلافہ میں آوارہ پھرتا تھا اور کوئی دقیقہ ظلم اور بے انتظامی کا داگداشت نہ کیا اس شہنشاہ کا نام بد واسطے اس کے ظلموں کے نہایت مشہور ہے وہ انتظام اور کاروبار سلطنت سے بالکل غافل رہا اور اس سبب سے اسکی ایک بیٹی نے کل اختیار پایا اور ہر ایک فعل شنیع اور ظلم کا اس نے سلطنت میں کرنا شروع کیا یہ نیروکا نے شہنشاہ اپنے شاگرد کو اس امر سے مطلع کیا چنانچہ اس نے اسکا اختیار کھنکھ کر دیا اور بعض اسکے اسکی والدہ نے ظاہر کیا کہ غیر واسکا بیٹی غائب ہے اور قابل سلطنت کے نہیں چنانچہ نیروکا نے اپنی والدہ کو اپنے ایک غلام سے قتل کروایا اور بعد ازاں کشتی کرنا اور ہر ایک عیش کھٹھرتیہ جو ہوا پڑیا اور سکی شاہزادی نہایت بد عورت تھی اس اوقات میں سنت ذرا مزاحم افعال بد شہنشاہ کے نہ تھی ان دنوں میں ایک سازش جو برخلاف نیروکا ہوئی تھی ظاہر ہوئی اور سپہ ذرا بھی شک پڑا قتل کیا

اوشے اپنے استاد سنی کا پر بھی شک کیا اور قتل کا حکم دیا لیکن سببِ جرم
 استاد کے شہنشاہ نے یہ حکم دیا کہ وہ اپنی موت چاہے جس طرح پر پسند کرے
 چنانچہ وہ اپنی رنگین کھول کر حام میں بیٹھ گیا اور اس طرح اس ظالم کے ہاتھ
 سے مارا گیا یہ شہنشاہ اپنے تئیں پہلو الون اور کشتی گردن میں سمجھتا تھا
 چنانچہ وہ یونان میں واسطے حاصل کرنے انعام بیج کیلون اولپک کے گیا
 اور اپنے تئیں ہر گانیر تصور کیا ایک روز کا ذکر ہے کہ نیرو نے اپنی دارالخلافہ
 رومیہ کبریٰ میں آگ لگادی اور قتل کی جھٹ پر واسطے تاشہ دیکھنے کے
 جا بیٹھا القصد حالات بے رحمیوں اس شہنشاہ کے پڑھے اور کھینے بہت
 سرج حاصل ہوتا ہے آخر کو وہ مثل مشہور ہے کہ ظالم گتے کی موت مرا کرتے ہیں
 سو ہی ہوا کہ دنگس ایک شخص نے جو نائب جج اور باشہندہ گال تھا آئے
 ملک میں سرکشی کروائی اور ایک شخص گال کو شہنشاہ جو کہ اس اوقات میں
 صوبہ دار ملک ہسپانیہ کا تھا مقرر کیا اور آخر کو شہنشاہ کی فوج سے طرفدار
 گال کا غالب رہا اور نیرو کو سلطنت چھوڑنی پڑی اور ایک غلام کے گھوڑے
 اور مکہ سنت سے اوسکے واسطے سزا مورہ جرم کی مقرر ہوئی پھر سزا مورہ
 بیجورم سے یہ مراد ہے کہ پہلے یونان میں ایک سزا مقرر تھی کہ لڑکوں کے
 کوڑے مار کر طارین کے پیاڑ پر سے دریائے جبر میں بھیک دیا کرتے تھے
 چنانچہ ایسا ہی حکم شہنشاہ نیرو کے واسطے بھی ہوا لیکن نیرو نے ایک اپنے
 غلام کی عاجزی کی کہ تو جکو خیر سے ہلاک کر کہ میں اس سزا سے بچوں چنانچہ غلام
 (۱) اولپک ایک شہم کا کھیل یونان میں ہوتا تھا کہ وہاں مختلف اصلاع کے لوگ اور
 شہنشاہ اور سردار واسطے ظاہر کرنے خون دلیری اور جوانمردی کے اور کشتی گوی
 کے آیا کرتے تھے اور جو کہ قابل انعام پانے کے ہوتا تھا اس کے انعام دیا تھا +

بوجہ اداسی کے بیچ کشتہ کے او سے بھر سے ہلاک کیا اور وہ ایسی
خصلت چھوڑ کر کہ اس کے مطابق ہم کسی تاریخ میں مشکل سے پاتے ہیں

ذکر شہنشاہ گالبا کا

اندونین سلطنت میں پرتویرین گارڈ بالکل مالک تھے۔ گالبا جو کہ ایک
عمدہ خاندان کا شخص تھا اور اس نے مختلف پرگنوں کی صوبہ داری بہت
عزت اور دیانت داری سے کی تھی اور کفایت شعاری اور لالچ برہم
کمال رکھتا تھا۔ ۲۷ سالگی عمر میں شہنشاہ رویہ کبریٰ کا مقرر ہوا جب کہ
شہنشاہ اعلیٰ میں بیوی بچاؤ اس نے انعام فوج کو جس کے سبب سے یہ شہ
حاصل کیا تھا نڈیا جو کہ سلطنت نیرو میں وہ کھیل اور تماشہ جو کہ روڈین کو
خوش معلوم ہوتے تھے مروج تھے اور بسبب اب نونے اس امر کے
رعایا ناخوش ہوئی شہنشاہ حال نے بسبب لالچ کے امیر عظام جو کہ
میں تھے اس نے رویہ چھین لیا اور کہا کہ انہوں نے ال اسباب
نیرو کی سلطنت میں بے نصفی سے لیا تھا بسبب اس مزاج شہنشاہ
کے لوگ ناخوش ہوئے اور آخر کو اس کے واسطے جو یہ کون لاحق
حال ہوئی جیسے کہ آئندہ کی سلطنت میں معلوم ہو جائیگا

ذکر شہنشاہ اوطھو کا

اوطھو شہنشاہ کشتہ عیسوی میں رویہ کبریٰ کا ہوا ہے یہ اوشاہ
واسطے اس کی بڑائیوں کے مشہور ہے جو وقت کہ اس نے
تاج شاہانہ لینے کا ارادہ کیا تو اس وقت ایک اسکا رقیب پاسو و سٹی

سخت نشینی کے موجود تھا اور وطن شدت سے فضا دار تھا اور اس فضا دار کی
 سے دق ہو کر اوسنے چند بھال بھویرین واسطے تاج لینے کے کین اور کو
 خوف اپنی جان کا نہ تھا اور سکو اس بات کی کچھ پروا تھی کہ خواہ میں تلوار
 دشمن سے مارا جاؤں یا قتل میں گنہگار ہو کر قتل ہوں اوسنے اسے نہ
 اور دوستوں کو پھیلایا کہ جگو جنوں نے بھی فتویٰ سخت نشینی رو میہ کبریٰ
 کا دیا ہے اور سپاہ کو بردت سخت نشینی اپنے کے امیدوار انعام کا
 کیا ہے (ناظرین پر بخوبی واضح ہو کہ اندون میں فوج سلطنت میں بہت
 اختیار رکھتی تھی اور رفتہ رفتہ بالکل مالک سپاہ ہو گئی یسینہ ایسا حال
 ہوا کہ جیسا کہ فوج لاہور کی لاہور میں مالک تھی یعنی وہاں جسے کٹھنہ
 اور کڑے طلائی سپاہ کو دیے وہی راجہ ہوا) یہ ایک روز اوطو
 کو سپاہ اپنے مقام پر لے گئی اور وہاں اوسکو شہنشاہ رو میہ کبریٰ کا
 مشور کیا بردت تلخ پہننے اوطو کے گالیا جو شہنشاہ رو میہ کبریٰ کا تھا اور
 اوسکا شریک پائے سودو ڈمارے گئے اور اونکے مہضور شہنشاہ اوطو
 میں لائے گئے اوسوقت شہنشاہ بہت خوش ہوا اور اسی سبب سے اول
 ہی اوسکا مزاج خوبی قطعی معلوم ہو گیا جسوقت اوطو شہنشاہ ہوا اوسوقت
 اوسکا ایک رقیب نیا پیدا ہوا یعنی فوج ملک جرمنی نے وطلیس کو شہنشاہ
 رو میہ کبریٰ کا مشور کیا یہ بھی شخص ایسا ہی بدنام مثل اوطو کے تھا اور
 اوس میں بہادری تھی لیکن وہ اپنے دو افسروں پرسی ہینیا اور وپلز
 پر بھروسہ رکھتا جو کہ در بیان عرصہ دراز کے جسے کہ شہنشاہ اوطو سخت
 ہوا اور ایک سبب نے واقع ہونے کسی بڑی لڑائی کے فوج فن لڑائی کے قبول
 کئی تھی اور سست اور عیاشی کی طرف مائل تھی اب فوج میں دلیری نہ رہی کہ سابق میں

دو اسٹے شان اپنے میں دکھلائی تھی اب اول میں وطلیس نے شکست پائی
لیکن ایک اور لڑائی درمیان شہنشاہ وطلیس کے مقام بدر کے میں
واقع ہوئی اس لڑائی میں چالیس ہزار آدمی کام میں آئے اب بھی اسی
فتح مند ہوتا اور سپاہ بھی اسکی طرف تھی لیکن اسنے زیادہ لڑائی کرنی نہ
سجالی کہ اسین تاق خون ہو اور نا امید ہو کر اسنے خود اپنے تین ماڑی والا
اور مانند کیتو کے اپنے محل میں جا کر سو رہا اور بعد اسٹے کے ملو ار مار کر گر گیا
اور مورخ بیان کرتا ہے کہ اس شہنشاہ نے سلطنت میں مہینے کی ورنہ اگر
ہوتی تو اسکی سلطنت بھی مانند نیرو کے ہوتی شہنشاہ واطر مغربی بن دہ سے

حال شہنشاہ وطلیس کا

جبکہ وطلیس مالک سلطنت کا ہوا تو سلطنت میں بہت ظلم ہوا یہ شخص وحشیانہ
مزاج اور پیرجمی بدرجہ کمال رکھتا تھا بروقت تخت نشینی کے وہ ہر ایک
خل شہنچ ودرعیاشی کو کام میں یا اسکی خصلت کو بیان کرنے میں بہت کاتی
ہے کہ وہ ذکر سلطنت نیرو کا بہت یاد کرتا تھا وہ پیش ایک شخص تھا
کہ جسنے عہد سلطنت کینولا اور کلا دیس میں بڑی عزت و شان حاصل کی
تھی اسنے عہد سلطنت نیرو میں حکومت اس فوج کی جو برخلاف جو
کے مقرر ہوتی تھی حاصل کی اور وہ ان اسنے بہت ہی کار بہادری کے
نمایان کیے اور فوج اضلاع مشرقی نے یہ دیکھا کہ اور برگات کی فوج ہگل
مالک سے بے نظا ہوئی اس موقع پر حاکم شام نے سپیش ہو لگا کہ تم فوج کو انکا
دیکر تاج حاصل کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فوج برگات مشرقی نے اسکو شہنشاہ
مقرر کیا اور انکا اضلاع ناک اطلیہ میں وہ حکمرانی کرنے لگا اب وطلیس کے

جوش میں تھا اور اس نے بیض بھائی کو پیشین سے اس شرط پر کہ اس کو
پیشن لاکرے سلطنت چھوڑ دے کا عہد نامہ کر لیا لیکن جب رومیوں نے اپنے
شہنشاہ کا یہ حال تباہ دیکھا تو انہوں نے اپنے بادشاہ کو لاچار کر کے محل
شاہی میں داخل کیا اور بیض کو قتل کیا اسی اثنا میں پرسکھ ایک افسر
فوج و پیشین کا مع فوج کے بہان آ پہنچا اور وطلیس کو قید کر کے ارڈالا

تذکرہ شہنشاہ و پیشین کا

اب و پیشین سلطنت رومیہ کبریٰ پر متحدہ عین قابض ہو اخصلاست اس
شہنشاہ کی بہت اچھی تھی بروقت حاصل کرنے تاج کے اس نے تمام کو جو کہ
اس کے سابق میں خلافت تھے مہاف کر دیا اس نے تمام بائستد و نکو اجابت
دی کہ جو کچھ کسی کو اپنے باب میں عرض مردوں کرنا ہو خاص شہنشاہ کو
عرض کرے اس نے چیل خوردن اور گویندون کو ایک قلم موقوف کیا بہت
سادہ مزاج تھا اس کا عہد تھا کہ ہر موسم گرما میں جیکہ کار و بار سلطنت
سے فراغت ہوتی تو وہ اپنے گھر قدیم میں جو کہ ایک گاؤں میں ہی رہتا
چلا جاتا تھا وہاں وہ پیدا ہوا تھا اور اس کی والدہ بھی وہیں رہتی تھی
اور اس کو اس بات میں بہت خوشی ہوتی تھی کہ وہی ہی عزیز حالت میں
جیسے کہ وہ ایام خورد سالی میں تھارے ہا اس نے اختیار سنت کو جسے کہ
سابق تھے دیے اور دوبارہ اوکھون نے شان اور عزت سابقہ حاصل کی
اس کی سلطنت میں لڑائی بیودیون سے انجام ہوئی نیرو کی سلطنت میں
و پیشین واسطے زیر کرتے بیودیون کے گیا تھا لیکن جب اس نے تمام
اضلاع بیودو کو زیر کیا تھا لیکن فقط دار الخلافہ ترک گیا تھا اور وقت وہ شہنشاہ

مقرر ہوا اور روسیہ گبری کو چلا آیا لیکن وہاں اپنے فرزند طوطوس کو
 چھوڑا اور سب سے ایک حملہ میں بیت المقدس دارالخلافہ پر دیکھا قبضہ میں کر لیا
 لیکن یہ سب سرکشی اور سینہ زور سی وہاں کے باشندوں کے شہر مذکور کو
 برومیون نے خاک میں ملا دیا اور ایک ظلم عمارت کیا اب وہ پیشین نے شہر
 جنیس کو بند کر دیا اور طوطوس اپنے فرزند کو ولیعہد اور شہر کی سلطنت
 میں مقرر کیا اور آخر کو ۷۷ برس کی عمر میں بیچ ۷۷۷ء کے مر گیا

حال شہنشاہ طوطوس کا

خوبی قسمت رویون سے بیچ ۷۷۷ء کے طوطوس شہنشاہ ہوا ظلم کو طاقت
 نہیں کہ اس شہنشاہ کے اوصاف بیان کرے اگر ایسے ایسے بادشاہ ہوں
 تو خلقت بیچ کو بھول جاوے کہ کس کو کہتے ہیں طوطوس کی سلطنت میں
 رعایا بہت آسائش سے رہی یہ ہنر ظاہری اور باطنی تمام رکھتا تھا وہ
 خوشی اور آسائش خلق کے پیدا ہوا تھا اس نے بہادری ذاتی سے غرت
 شان رویون کی دوبارہ زندہ کی لگ چند کار احقائین کے جو اس سے
 ایام خورد سالی میں بن آئے ذکر کرتے ہیں لیکن اصل حقیقت میں اس کا
 یہ ہے کہ وہ ایام لڑکپن میں سلطنت کلا دیں اور نیرو میں رہا تھا لکن
 بنور تخت پر بیٹھے کے اس نے تمام توجہ اپنی بیچ خوش رکھتے اور نظام
 رعایا کے کی ہر ایک افسر اور عمدہ دار کو چونک تھا مقرر کیا اس نے واسطے
 خوش رکھنے اپنی رعایا کے بموجب دستور قدیم کے خوش آئندہ کھیل
 جاری رکھے اور بڑی عمدہ عمارت تاشا گاہ کی موافق شان سلطنت
 کو بنوائی اول جلوس اس شہنشاہ میں بچاؤ آتش خیز سوئیں میں سے

آگ اور فلذات مکلنی شروع ہوئی جسکے باعث سے شہر پوری آگنی اور
 ہر کلیم وہ بکری عارت اور زیر زمین دفن ہو گئے اسی بلا کے ناگمانی میں
 خاضل یعنی بزرگی کی زندگی تلف ہوئی بسبب اسی قبر کے شہر زمینا نے نہایت
 نقصان اٹھا یا لیکن طے طوس نے وہاں کے باشندوں کی بڑی تسلی
 کی اور اسکے ناگمانی کیا اور جتنا کہ وہاں کے لوگوں کا نقصان ہوا تھا اود
 عوض میں اپنی گرہ سے اونے خرچ کر کے مال و اسباب و روپیہ دیا جبکہ
 شہنشاہ مذکور خود وہاں تشریف لے گیا تھا اور سوقت خاص دارالخلافتہ
 میں ایک قرا لئی نازل ہو یعنی شہر روپیہ کبریٰ میں آگ لگ گئی اور ایک
 بڑا حصہ دارالخلافتہ کا عارت اور ویران ہو گیا آفت سے جو لوگوں کا
 نقصان ہوا اودسکا عوض اوستے اپنی گرہ سے ادا کیا اور خزانہ عامہ میں
 سے کیونکہ یا بلکہ خود اپنا اسباب بیکر اپنی رعایا کو عطا فرمایا پھر نیک شہنشاہ
 جبکہ ایسے ایسے نیک کام کر رہا تھا کہ پیغام اجل آپہنچا اور اس جان
 ناپیدار سے بیچ سلسلہ کے طرف وطن خاص کے متوجہ ہوا کہتے ہیں
 کہ اسکے بھائی و قیسن نے اوسکو زہر دے کر ارڈالا اور خود اپنے
 تین منحن جسٹم کا کیا :

حال سلطنت و عیش کا

اب دیشن نے جو کہ حقیقت میں بے رحم اور بے وقوف تھا سلسلہ میں
 سلطنت حاصل کی اول اول میں جیسے کہ اکثر بادشاہ کیا کرتے ہیں وہ
 اعتدال سے چلا لیکن آخر کو اوسکا اصلی مزاج اوسپر غالب آیا جبکہ
 الامان میں سرکشی ہوئی اوستے وہاں بعد رخ سرکشی کے بھی نہایت

قتل کے کہ اوس سے اوسکا فونی مزاج ظاہر ہو گیا گو نیند سے اور چلچلور دن
 سے دربار شہنشاہی میں ہجوم کیا اور نجم مقرر ہوئے کہ وہ ہر ایک رئیس اور
 امیر کا تقویم دیکھ کر حال قسمت کا حال شہنشاہ سے عرض کریں تاکہ جس کی
 قسمت آئندہ کو بہت اچھی معلوم ہو وہ قتل کیا جادے لیکن رعایا اور
 تمام لوگ اس ظلم و دم کو گوارا نہ کر سکے اور ایک سازش خاص محل شاہی
 میں برخلاف شہنشاہ کے ہوئی جس میں کہ شہنشاہ مارا گیا اور اس صبح پر
 ۶۱۰ء میں اس ظالم جہان خالی ہوا

حال قصیص نرواکا

بعد سلطنت ویش کے سازش کرنے والوں نے قصیص نرواکو شہنشاہ
 پسند کیا یہ اول شہنشاہ تھا جو خاندان قیصران رومیہ کبریٰ میں سے
 نہ تھا یہ شخص مقام نارنی میں جو عمر یا میں واقع ہے پیدا ہوا تھا اور
 خاندان کرپٹن میں سے تھا بروقت تخت نشینی کے عہد اسکی ۱۷ برس
 کی تھی اور حقیقت میں نیک تھا لیکن کار بار سلطنت کا بہ سبب پر سالی اور
 ملائمت مزاج کے نگر سکا اور اس واسطے اس نے طراچان کو گود لیکر اس
 میں شامل کیا اور جلد بعد اسکے چڑھنے سلطنت کر کر اس جان فانی سے جلتا

حال شہنشاہ طراچان کا

طراچان حقیقت میں وہ نیکیان جولا نق بادشاہ کے ہن رکھتا تھا
 وہ عالی خاندان تھا وہ فن لڑائی سے بخوبی ماہر تھا وہ
 دہم اپنی فوج کے ساتھ سپیدل چلتا تھا اور تمام

۱۷۱

تکلیفات میں جو سیاہیوں کو ہونی چاہئے شامل رہا اور اسے برصغیر کی طرف سے
 کے لڑائی کی اور اورنگزبوجو دیشن شہنشاہ سابق خراج دیتا تھا اسے سو وقت
 کیا اسکی سلطنت میں خسرو شاہ توران نے آڑھیں سیاہی کا قبضہ کر لیا اور
 نے یہ دیکھ کر فوج گران سے طرف شاہ خسرو کے کوچ کیا اور اورنگزبوجو
 دیکر تاملہ اور کیا اور اسکی دارالخلافہ تسین اور ملک شام اور ملک یمن
 کا قبضہ کر لیا اور اجماع کو فتح کرنے ملکوں کی طرف نسبت انتظام کے زیادہ
 توجہ تھی یہ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ میں جوان برابر سکندر کے نہوا اور نہ میں
 ہی خوب فتح ملکوں میں مشغول رہتا ہوں علاوہ ازمین او سے کیشیا اور مہر
 کرنے جو شریٹ کار عابا کو بخشا اور اسے رعایا پر بہت فیاضی کی تو اس
 میں مذکور ہے کہ وہ لاکھ لاکھ کے محاسن کے اور اسکی جیب خاص سے پونہ
 پاتے تھے وہ سادہ مزاج تھا اور اسے بسبب انتظام اور کفایت
 شعاری کے رعایا کو دولت مند کر دیا اسکی سلطنت میں دربار میں آج
 اچھے فاضل موجود تھے اپنی خرد اور شاعر جو نل اور مشہور سورج
 طیپس اور بلو طارک اسکے دربار میں تھے اسکے عہد میں ہر طرح
 کے فنون نے ترقی پائی اس بادب اور نیک شاہنشاہ نے مسلم
 میں ۶۳ برس کی عمر میں اس جان فانی کو چھوڑا اور

ذکر شاہنشاہ عیدریان کا

یہ شہنشاہ ۶۷۰ میں پیدا ہوا تھا اور اسے یہ بہانہ اس
 بات کے کہ طراجان نے اسے گود لے لیا تھا تخت شہنشاہی
 حاصل کیا اور طراجان اسکا اوستا بھی تھا

اوسنے اول تخت پر آئے ہی وہ ملک جو طرابلس نے فتح کیے تھے
 چھوڑ دیے کوساٹے کہ یہو جب مقولہ شہنشاہ ابو طلس کے مشرقی
 حد سلطنت کی دریا سے فراط تک کی اور اسکا باعث یہ تھا کہ
 وہ خولان بڑی سلطنت کا نہ تھا بلکہ توجہ اوسکی امن اور انتظام
 پر زیادہ تھی اسکا مطلب یہ تھا کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز
 ہو جائے اوسنے ایسا سٹے سرداران عالی خانہ ان پر بہت
 بخشش کی جو کہ گردش زمانہ سے محتاج ہو گئے تھے اوسنے جان
 کین خرچ کران دیکھے کم کر دیے اوسنے چند شہر جو منقوسی تھے
 زمانہ سے غارت ہو گئے تھے پھر آباد کیے اور شہر
 بیت المقدس کو دوبارہ بنا کر آباد کیا اوسکو پیدل
 پھرنے میں کچھ عذر نہ تھا اس باعث سے رعایا اوس
 سے محبت رکھنے لگی یہ شہنشاہ ہر طرح کے علوم سے
 واقف تھا وہ شاعری اور علم موسیقی اور مصوری میں ہمار
 کمال رکھتا تھا القصر عہد سلطنت عیدریان کا وہ زمانہ تھا
 جس میں عزت اور شان اور امن اور بہبودگی رویون کو پہنچی
 اوسنے طوس آرمیس اینطونامیس کو اس شرط پر
 گودیا کہ بعد اوسکے وہ آئیں درص کو مالک سلطنت کا کرے حقیقت
 میں یہ دونو شخص نہایت نیک تھے اور انہوں نے چالیس برس
 نہایت امن اور عملندگی اور انتظام سے رویون پر حکومت
 کی شہنشاہ عیدریان بعد مقرر کرنے اس وصیت نامہ کے بیمار
 ہو کر سنہ ۶۳۸ء میں مر گیا اور نام نیک اس جان میں باقی رکھا

شہنشاہ انطونانس باپس

سلطنت انطونانس باپس کی میں مشہور دار و امین کم ہونے لیکن اسکی
 سلطنت میں رعیت فرخندہ حال اور فارغ ایال رہی اسکی خصلت
 چکانہ تھی اور رعایا سے محبت پر اندر رکھتا تھا اور بددستیا اور قانون الہی
 عمدہ جاری کیے جسے کہ خلفت کو نہایت آشایش پہنچی اسکی بڑی جہ
 طرف خبرداری غیبوں اور مفلسوں کے تھی اسنے عزم اور شان
 سنت کی دوبارہ قائم کی اور اسکی نیکی اور خدا پرستی اور عدالت
 کی بیان تک شہرت ہوئی کہ جب کبھی غیر ملکوں کے دو بادشاہوں میں
 فساد ہوتا تھا تو وہ مصنف فرار دیا جاتا تھا غرض کہ میرے قلم کو اتنی طاقت
 نہیں کہ اسکی تعریف تمام و کمال کر سکے یہ شہنشاہ جو ہتر برس
 کی عمر میں ستلہ کے بائیس برس سلطنت کر کے مر گیا

سلطنت شہنشاہ اینص ورس

شہنشاہ اینص ورس بھی موافق پچھلے شہنشاہ کے بہت نیک اور
 ہوشیار محتاج بہ نیک شہنشاہ تخت پر بیٹھا تو اسنے نام بتدیل
 کر کرار قوسس ارقیص انطونانس رکھا یہ بادشاہ بہت فاضل تھا
 اسنے کتابین تصنیف کیں جنہیں اسنے مہات کے حال اور علم اخلاق
 لکھا اور وہ اب تک موجود ہیں اس شہنشاہ کا ایک بھائی مسی بیوشون
 تھا اسین سب عیب موجود تھے لیکن شہنشاہ نے اسنے ایذا ایکن
 سمجھ کر سلطنت میں شریک کیا جبکہ شہنشاہ نے اپنے بھائی کو برخلاف شہنشاہ

توران کے جو کہ رومیوں کی سلطنت پر تاخت لایا تھا اور ملک شام کو لوٹا تھا پھر بجا وہ بجائے اوس سے لڑنے کے پیش دہشت میں پڑا ہوا ایک افسر کو بھیج دیا جس نے کہ شاہ توران کو شکست دی یہ شہنشاہ ایسا نیک تھا کہ جبکہ قوم الہامانی اور وینڈلیز اور دشمنوں وغیرہ نے ملک یونان وغیرہ کو لوٹا اور وہاں کی رعیت کو تکلیف دی تو شہنشاہ نے اوس کا عوض اپنے گروہ سے دیا اب ظالم بھائی شہنشاہ نے وفات پائی رعایا کے نزدیک یہ شہنشاہ نہایت عزیز تھا یہاں تک جبکہ بیچ سلسلہ ۶ کے م گیا لوگوں نے اوس کے بت اپنے گھر میں رکھے:

حالت سلطنت رومیوں کی شرح شہنشاہ قسطنطین

واضح ہو کہ موت شہنشاہ دوشین سے جو سلسلہ ۶ میں واقع ہوئی تھی موت شہنشاہ مازوس الفونانس پانیں تک کہ جیمن ایک زمانہ ایک سے اسی برس کا خرچ ہوا بہت اچھا تھا اور اس زمانہ میں جو شہنشاہ رومیوں میں گذرے بہت نیک تھے اور ملک نے بڑی عزت اور شان اور رومیوں نے ایسی خوشی اور بہبودگی حاصل کی کہ کسی کی شجواب بعد اس شہنشاہ کے رومیوں میں جو شہنشاہ ہوے وہ بہت نامی تھے لیکن یہ بات ظاہر ہو کہ انہوں میں رومیہ کبری میں بڑی توڑیں اور گارڈ

راہ پر پورین گارڈیم پہلے لکھ چکے ہیں کہ رومی اوس فوج کو کہتے تھے جو کہ خاص شہنشاہ کی نگہبالی کیواسطے مقرر ہوتی تھی یہ فوج اتنی اختیار والی سلطنت میں ہو گئی تھی جسے ناظرین کو معلوم ہو گا کہ فوج لاہور جبکہ خالد کہتے تھے اختیار کی سلطنت لاہور میں کہتی تھی یہی کسی کو جاہلی تھی راجہ پالی تھی اور جو کوئی اذکوہ نام لکھنے والا تھا اوس کو وزارت بارگاہی لاہور میں تھی جو یہی حال رومیوں میں تھا

نہایت اختیار رکھتی تھی حتیٰ کہ انھوں نے چاہا جسکو ملک رومیوں کو بیچ دیا
 اور چاہا جسکو وہ یا اور جسے انعام بکتر دیا اور جسکو شہنشاہی دی چنانچہ جب کہ
 شہنشاہ ہوا تو وہ بڑا ظالم تھا اور بعد اسکے برعکس نے چاہا کہ شہنشاہی حاصل
 کرے لیکن فوج نے جواب دیا کہ سلطنت رومیوں کی نیلام ہوگی وہیں جو نہیں
 نے سلطنت روم کو سپاہ سے خریدی اور تخت حاصل کیا اور سپاہ نے برعکس
 شہنشاہ سابق کو قتل کیا جب ملک شام اور انگلستان اور اور صوبجات دوم از
 یہ ضم ہوئی اور او کو گستاخی اور اختیار پاجانا فوج دار الخلافہ کا معلوم ہوا تو او
 نے بھی جسکو چاہا اپنی اپنی طرف سے شہنشاہ مقرر کیا لیکن مورس نے جسکو صوبہ
 اللریا کی فوج نے شہنشاہ مقرر کیا تھا طرف دار الخلافہ رومیہ کبریٰ کے کوچ کیا
 فوج نے یہ دیکھتے ہی جوینس کو معرض قتل میں یہو بنمایا اور مورس تخت پر
 بیٹھا اور بعد مورس کے کیر کلا ہوا اور ان دونوں نے ایسے ایسے ظلم کیے کہ میں
 اونکے لکھنے سے اپنی کتاب کو طول نہ دوں گا اور بعد ازاں سکندر مورس اور بعد
 ازاں یگرین اور بعد اسکے غورین اور یوشس اور خیلوس اور دیلیریں اور علیس اور
 کلا دیس دوم اور آریین اور طیبیطوس اور یولیس اور فریوس وغیرہ شہنشاہ
 ہوئے اور یہ شہنشاہ نہایت مشہور گذرے ہیں انکا حال تو انجون میں مفصل
 لکھا ہے لیکن چونکہ اس فقیر کو اپنی کتاب میں حالات بڑے بڑے بزرگوں اور نیک
 مشہور آدمیوں کا لکھنا ضرور ہے اسواسطے ان شہنشاہوں کا حال لکھنے کے
 میں مقصر رہا کہ انکا حال دلچسپ نہیں ہے بلکہ کثر ظالم کہہ سکتے ہیں اور نیک طبیعت
 نہ تھے بعد ان چند شہنشاہوں کے ایک اور بڑا شہنشاہ صفحہ دینا پڑھا ہے جو احکام
 قسطنطین اعظم تھا چنانچہ اسکا حال بھی میں ذیل میں لکھا ہوں اور طالبان فر
 تو اس پر دل لگے کہ شہنشاہ قسطنطین نے دار الخلافہ ملک روم کا شر رومیہ کبریٰ سے

اور تھا کہ شہر قسطنطنیہ میں مقرر کیا اور سن ۶۳۰ میں شہر قسطنطنیہ کی بنیاد ڈالی اور آباد کیا اور فارسی کے تاریخ نویس اس وقت سے یہی جہت کہ قسطنطنیہ دار الخلافہ روم کا ہوا اور قسطنطین شہنشاہ ہوا تاریخ روم کی جانتے ہیں اور اس زمانہ سے پیشتر کی تاریخ سے نہایت کم واقعہ ہیں بلکہ میری دست میں کیسے نہیں لکھی ہے ایسا سطلے تاریخ اور اس زمانہ روم کی اس عاجز نے شہنشاہ قسطنطین تک لکھی اور عنان مسلم کو اور طرف موڑ کر توجہ کرتا ہوں لیکن پہلے اس سے کچھ حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا کہ تھا بڑا آدمی گذرا ہے لکھتا ہوں *

حال شہنشاہ قسطنطین اعظم کا

یہ شخص قسطنطنیہ کا شہنشاہ تھا اور زمانہ قدیم میں نہایت مشہور اور بڑا بادشاہ ہو ہے اور جکا اب تک بڑی بڑی تواریخوں میں ذکر ہے یہ اقبال مند بادشاہ تھا قسطنطین کا کورس کا تھا اور سن ۶۲۳ میں باغ ہستی پر نودار موجا اگرچہ اس شہنشاہ کے حالات اس قابل ہیں کہ ایک دفتر ان کے لکھنے کو چاہیے لیکن بطور مختصر واسطے اطلاع اہل علم دوست کے لکھتا ہوں بد وقت وفات والد زنگوہا اپنے کے وہ حمایت فوج کے سن ۶۴۰ میں تخت شہنشاہی پر چلوا افزوز ہوا اولی مہم اور سکی یہ تھی کہ اوسنے قوم فرنگ کو شکست دی اور دریائے راین کو پار کر کے ملک بلجیم پر تاخت کی اور بعد ازاں اوسنے فلطانیٹی سیکرین سے تاختی کر لی لیکن بعد اس رسم کے اوسے اپنے خسر سے لڑنا پڑا کوسا سطلے کہ اوسنے ملک میں جھنڈا سرکشی کا بلند کیا تھا اور ایزتیں شہنشاہ قسطنطنیہ کا ظاہر کیا تھا لیکن جھنڈا لقب شہنشاہی کا چند روز کا تھا کوسا سطلے کہ شہنشاہ قسطنطین نے اوسکو قید کیا اور علم پھانسی دیا اور

جنم کو روانہ کیا اس امر سے شخص مرحوم کا لڑکا یعنی سالار شہنشاہ کا حکام
 معترض تھا مستعد جنگ ہوا اور چاہا کہ اپنے باپ کا عوض بہنوئی سے لیوے
 لیکن چونکہ سارہ شہنشاہ کا اللہ تعالیٰ کے بیان سے چمکا ہوا تھا اور دنیا میں
 اہم ہونا تھا تو کوئی کچھ نہ کر سکا اور ایک اور امر عجیب واقع ہوا اور یہ ہے کہ شہنشاہ
 کے خود دو بیسی بیس سے فرمایا کہ میں نے آسمان پر ایک صلیب لایا دیکھا ہوا
 اور یہ کندہ یعنی لکھا ہوا تھا ان ہوک سگنو و نسرو اس عبارت کے معنی یہ
 ہیں کہ اگر ایسی نشانی شہنشاہ اپنے پاس رکھے تو بیشک فتح مند ہو گا چنانچہ شہنشاہ
 نے جلد بغور دیکھنے کے یہ علامت آسمان میں اسی طرح کے چھٹے شہنشاہ
 تار کر کے اور اپنے دشمنوں پر خدا کی مدد سے غالب آیا اور اسے من
 مذکور یعنی سالے کو قید کر کے دریائے فہر میں بھیکو ادیا اس بات کو واقع ہونے
 سے وہ خوب مضبوطی سے مذہب عیسائی پر یقین لایا اور حکم دیا کہ اہل عیسائی
 کو سپر کا کوئی وق کرے شہنشاہ نے اپنی دختر کی شادی کسی شہسے کر دی
 لیکن یہ کجنت اپنے خسر کی شہرت کو جو کہ اب تمام جہان میں پھیل ہی تھی
 نہ دیکھ سکا اور حد کرنا شروع کیا اور برخلاف شہنشاہ کے مقام پیڑھنا
 میں مسلح ہوا جب کہ شہنشاہ لڑائی پر خلاف اپنے دادا کے چڑھا
 او سوقت اوسکے ساتھ بڑے بڑے پادری تھے اور اسے بڑے
 کارزار کے صرف قادر مطلق کی جناب میں سجدہ کیا اور اپنے حق میں دعا
 مانگی اور خلاف اسکے شہنشاہ کا دادا چھوٹے دیوتاؤں اور جنوں اور
 جادو کرنے والوں پر اپنی فتح کا بھروسہ رکھتا تھا اب اخیر انجام تک
 لڑائی کا یہ ہوا کہ بعد خون ریزی کے

(۱) صلیب اوسکو کہتے ہیں جس پر حضرت عیسیٰ کو چھانی دی گئی تھی

شہنشاہ فتح مند ہوا اور اپنے سرشتہ دار و اماں کو امن بخشا اور اس کی ستانی
 کو اس کی معاف کیا لیکن بعد ازاں اس کا بیٹا نظر و اماں چیکانہ ہوا اور پھر دشمنی
 اپنے خسر کی طرف ظاہر کی پھر شہنشاہ قسطنطین نے لاہار ہو کر اس کو گرفتار کیا
 اور مر واد لایا اب بعد فراغ ان جھگڑوں کے شہنشاہ قسطنطین بالکل ملک
 مشرقی اور مغربی سلطنت کا ہو گیا اور اب اس کا ارادہ یہ ہوا کہ کس طرح
 ملک میں امن اور انتظام ہو اس سے انصاف میں بڑی عزم دکھائی اور
 بیچ پھیلانے مذہب عیسائی کے اس نے بڑی گرم ہوشی کی اور اپنی وسیع
 میں مذہب عیسائی قائم کیا اور شہنشاہ نے اپنی ذمہ طرف گیری کے
 بھی رکھی اور اس کے عہد میں دار الخلافہ شان دار شہر قسطنطینہ میں اجھو پھر
 فنون کا چرچا سا گیا اور اس کا لقب شہنشاہ اعظم ہوا اگرچہ اس نے بہت
 اچھے اچھے کام نمایاں کیے لیکن چند کام اس سے ایسی بی رحمی
 کے بھی بن آئے کہ اس کی ناک خصلت پر داغ بدنامی کا لگ
 گیا ایک بڑی بدنامی کی بات اس کے حق میں یہ ہوئی کہ اس نے کسپرا
 اپنے فرزند کو قتل کر دیا اس شہنشاہ نے اکیس سال جان میں کی
 کی اور بوجہ اسکے کہ امیر و فقیر کو ایک دن خاک میں ملتا ہے
 میں اس جہان ناپائدار سے طرف و طرف خاص کے رحلت
 کر گیا اور صرف اپنا نام صفحہ ہستی پر چھوڑ گیا اس کے تین لڑکے تھے
 اول لڑکوں میں سلطنت روم کی تقسیم ہو گئی شہر قسطنطینہ اس
 یونستان میں واقع ہے جو کہ کنارہ فرنگستان پر ہے اور نزدیک
 اسکے ملک یونان واقع ہے اور اب اس زمانہ میں شہر قسطنطینہ
 دار الخلافہ سلطان روم کا ہے

حال شاہنشاہ سکندر کا

سکندر بڑیا بادشاہ فیلقوس کا تھا اور بادشاہ فیلقوس بادشاہ مقدونیا کا
 جو کہ یونان میں واقع ہے تھا فیلقوس نے واسطے تربیت اپنے بیٹے سکندر
 کے حکیم ارسطو کو مقرر کیا تھا اور اس برسے فاضل نے اسکو ایسی تربیت کی
 کہ وہ انظر من لشمس ہے سکندر بعد وفات اپنے باپ کے بیس برس کی عمر میں
 تین سے چھلپیں ۳ پہلے پیدا ہوئے حضرت عیسیٰ کے یعنی آج تک دو مہر ایک
 سے تراتی برس گذرے ہیں کہ تخت مقدونیا پر بیٹھا اور اسنے ایسے ایسے
 کار بہادری کے اور بڑی بڑی زمینیں کین کین کر حال مفصل اسکا میری تمام کتاب
 میں بھی گنجائش نہیں کرے لہذا کچھ تھوڑا سا حال مختصراً لکھا جاتا ہے : واضح
 ہو کہ جب سکندر بیس برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا تو اہل یونان یہ جان کر کہ ایک لڑکا
 تخت نشین ہوا ہے سرکشی کرنے لگے لیکن سکندر نے ساتھ کمال شجاعت کے
 اہل یونان کو خوب منرا دی اور اپنا مطیع کیا بیان تک کہ چند روز میں
 اس سے سب ڈرنے لگے بعد اسکے تین سے چونتیس برس پہلے پیدا ہوا
 حضرت عیسیٰ کے بائیس برس کی عمر میں اسنے فتح کرنا سلطنت ایران
 کا ارادہ کیا اور جب اسنے ارادہ بار کرنے دریا سے گریزی کس کا کیا
 تو ایرانی فوج نے اس سے سامنے سے اترنے سے روکا لیکن اسنے اپنی
 شجاعت سے فوج ایرانی کو وہاں شکست دی اور دریا کو پار کیا اس عرصہ
 میں موسم گرمی کا نبرد دار ہوا اور سکندر نے کچھ اپنی فوج کو رخصت کر
 گھر جانے کی دی بعد تھوڑے دن کے جب اسکی فوج
 گھر سے واپس آئی تو اسنے ادھر ادھر کے ملک کبھی دو شب

پیشگی گویا وغیرہ فتح کیے اور سامان دوسری لڑائی کا اہل ایران سے کیا
 اور فتح عظیم حاصل کی اور بعد اسکے سکندر نے ترکستان اور شام مصر
 وغیرہ کو فتح کیا اور لڑائی مذکورہ بالا میں دارا تو بیکر بھاگ گیا لیکن اسکی
 اور اسکی جوڑ اور تمام عیال اور اطفال اور اسکے سکندر کے ہاتھ قید ہوئے
 اس بڑی عظیم فتح نے اور ریاستوں کو جو کہ آس پاس تھیں ڈر دیا اور بھون نے
 تابعداری سکندر کی اختیار کی بعد اس فتح کے سکندر طرف ترکستان کو متوجہ
 ہوا اور ملک شام کو فتح کر کے واسطے زیر کرنے ملک مصر کے جا کر اسکو اپنے قصبہ
 میں لایا اور دریای نیل جان کہ سمندر سے ملتا ہے ایک شہر بسا عمدہ اور بڑا
 تعمیر کروایا جو کہ اب تک آباد ہے اور اس شہر کو سکندریہ کہتے ہیں جبکہ سکندر مصر کو
 تھا کہ اسکو یہ خبرین پہنچیں کہ دارا شاہ ایران نے پھر واسطے لڑنے کے بڑی
 فوجیں تیار کیں ہیں یہ خبر سننے ہی یہ مصر سے پھر اور دریائے فرات کو پار کر کے
 الجزیرہ میں جو کہ درمیان کرس اور فرات کے واقع ہے آیا اس وقت میں ایرانی
 اپنی فوجیں لیکر آریلا سے چالیس میل آگے بڑھ کے بڑے بڑے میدانوں میں
 آ پڑا اور سکندر بھی الجزیرہ سے پانچ کی راہ طے کر کے مقابلہ اپنے دشمن کے
 آگیا اور ایک سو رخ بیان کرتا ہے کہ دارا کی فوج قریب دس لاکھ کے تھی
 اور سکندر کی قریب ۶۰ ہزار سکتہ رہنے باوجود اس قبیل فوج
 کے نہایت دلیری اور مردانہ عزم سے قلب میں فوج دارا کے جان
 کہ جھنڈا بادشاہی لہرا رہا تھا گھسکر حملہ کیا اور لڑائی طریفین
 سے شروع ہو گئی اور سکندر بوقت لڑائی کے اس فکر میں تھا
 کہ کسی طرح سے خاص دارا کو قتل کر دے تاکہ اسے میں یہ تو اس
 فکر میں تھا کہ قریب تھا کہ فوج سکندر کی شکست کھاوے لیکن جھٹ خود اپنے

بہت عمدہ اور کار آزمودہ سوار لیکر لڑائی میں گھس گیا اور خوب لڑا
 لڑائی بڑی دیر تک جاری رہی اور لاکھوں آدمی مقتول اور مخرج
 ہوئے حقیقت یہ ہے کہ اخیر نہایت بڑی اور بھاری لڑائی میں تھی
 لیکن اخیر نوبت سکندر نے دارا کو شکست دی اور دارا لڑائی میں سے بھاگا
 گیا اور بہت سی فوج اسکی ماری گئی اور قید ہوئی اور وقت بھاگنے
 دارا کے سکندر نے او تعاقب کیا اور شہر بابل وغیرہ میں ہوتا ہوا نظر
 اصفہان کے چنان کہ دارا بھاگ گیا تھا چلا اور جگہ سکندر بجا جل میں پہنچا
 تو اسنے خبر پائی کہ دارا کو اس کے دو بڑے بڑے افسروں نے رستہ میں
 میں مار ڈالا جبکہ سکندر نے راستہ میں دارا کو مردہ پایا تو اسے بڑا
 سوخ ہوا اور اسنے دارا کو بموجب بادشاہی شان کے دفن کیا اس طور
 ایسی طاقت مند اور بڑی سلطنت ایران کی اسکے ہاتھ آئی اب سکندر نے
 قندہار بلخ اور النہر میں ہوتا ہوا اور انکو فرمان بردار کرتا ہوا دیکھا
 ارادہ فتح کرنے ہندوستان کے کابل میں آیا مورخ بیان کرتے ہیں
 کہ شہر کابل بسایا ہوا اور بنیاد ڈالا ہوا سکندر کا ہے سکندر نے کابل سے
 سب راجاؤں ہندوستان کو واسطے تابعداری کے بلوایا اور راجہ کشپا
 نے جنگی عملداری ہندو طرف کنارہ دریائے سندھ کے تھی تابعداری
 سکندر کی قبول کی اور سکندر نے کشپان واسطے پار کرنے دریائے
 سندھ کے تیار کر دیے اور دریائے مذکور کو پار کر کے ہندوستان میں آگیا
 اور سکندر بیان دریائے جلم پر بھی راجہ فور سے جو ایک راجا یان ہند
 میں سے تھا لڑا اور بعد بڑی فوجی لڑائی کے فور نے شکست کھائی اور
 سکندر نے اسے تابعدار کیا اور بعد ازاں سکندر نے دریائے چناب دروئی کو

پار کیا اور راستہ میں سب اہل ہنود نے تابعداری سکندر کی اختیار
 کی اب سکندر دریائے بیاس تک پہنچا تھا اور اسکا ارادہ پٹنہ کو جانے کا تھا
 اور اندون میں راجہ پٹنہ کا چندر گپت تھا لیکن چونکہ فوج سکندر کی عرصہ
 نو برس سے ملکوں دور دراز میں لڑتی پھرتی تھی تو اسنے اب مراجعت
 کرنا چاہا اور اپنے ملک میں جا کر خیال و اطفال اپنے کو دیکھنا چاہا ہر چند سکندر
 نے سمجھایا لیکن اسنے نہ مانا چار سکندر نے طرف اپنے وطن کے کوچ
 کیا اور بوقت بازگشت کے ہندوستان سے راستہ میں سکندر
 اور اہل ملتان سے لڑائی ہوئی اور بوقت لڑائی کے سکندر بڑی
 بہادری اور مردانگی کو کام میں لا کر خود اکیس لاکھ دیوار شہر کو بھلانگ کر
 شہر میں گھس گیا اور دشمن سے خوب لڑ کر شکست دی لیکن اس لڑائی
 میں اسنے اتنے زخم کھائے تھے کہ تو قح زندگی کی نہ رہی تھی لیکن بعد
 چند روز کے اسنے شفا پائی اور پھر کوچ طرف اپنے وطن کے جاری کیا
 اور ایران میں جو کہ طرف شہر ایل کے بارادہ زبر گرنے اہل عرب کے
 پٹا گیا اور جبکہ وہ شہر ایل میں پہنچا تو وہاں اسکے پیغام اہل اہم پہنچا اور
 حاضرہ بخار کا لاشی ہوا اور اسی مرغن ملک میں جبکہ اسکی عمر بیس برس
 کی تھی بارہ سال سلطنت کر کے اس عالم فانی سے طرف عالم جاؤالی
 کے رحلت کر گیا یہ حقیقت یہ ہے کہ جیسا یہ شاہنشاہ یونانی گذرا ہے
 اور اسنے نام پسیدہ کیا آج تک کوئی ثانی اسکا صفحہ زمین
 پر نہیں پایا گیا ہے قلم اور زبان کو اتنی طاقت نہیں کہ اسکی
 بہادری اور مردانگی کے اوصاف بیان کرے فقط
 تصویر سکندر کی بھی درج کتاب ہوتی ہے

شبیر شایبشاہ مسکن



حال سلطنت و مطریس کا

و مطریس بعد کئی مدت خنشاہ سکندر کے بادشاہ مقدونیا کا ہوا اور
 سوخ اسکو بھی بہت مشہور اور شجاع بادشاہ لکھتے ہیں اور شجاعت
 اور دلیری میں سکندر ثانی کہتے ہیں اگرچہ سکندر کلا فیبا اور اقبال
 نہیں رکھتا تھا یہ بادشاہ بیٹا اٹلی غولس کا تھا جب کہ و مطریس میں
 برس کا ہوا تو اسے برخلاف لطلیموس شاہ مصر کے لڑائی کی اور
 بعد بڑی شجاعت کے اسے مقام غازا میں شکست کھانی لیکن بعد
 اسکے اسنے اپنی فوج کو دوبارہ آراستہ کیا اور دوسے پچاس
 جہاز تیار کروا کر طرف شہر اسینہ کے جو کہ دار الخلافہ یونان تھا گیا اور وہاں
 اسنے نیلس کو شکست دیکر وہاں سے نکال دیا اور بعد اسکے ادر او
 فتوحات نمایان کیں اور خنشاہ مقدونیا کو شکست دی اور پو شاہ
 سکندر کے یہ دیکھ کر کہ اسنے یونان میں بڑا نام پیدا کیا رشک نے لگے
 اور ایک فوج جو جمع کی اسنے پیشتر حضرت عیسیٰ کے در بیان اونکو
 اور شاہ و مطریس کے جنگ عظیم واقع ہوئی اور بڑی دیر تک یہ جنگ
 جاری رہی اور مقام زرم گاہ میں باپ و مطریس کا مارا گیا اور بعد اسکے
 مطریس نے شکست کھائی اور میدان کارزار سے بھاگا اور بعد اسکے
 چونکہ و مطریس بڑا شجاع تھا پھر اسنے فوج جمع کی اور دوبارہ شہر سنہ
 کا قبضہ کر لیا اور شاہ مقدونیا کو قتل کر کے وہاں کی بادشاہی لے لی اور بعد
 سات برس کے بادشاہت کے وہ ملک شام میں سنہ برس پیشتر عیسیٰ کے
 مر گیا یہ حال اسکا نہایت مختصر لکھا گیا ہے تصویر بھی اسکی درج ہے

شیخ و مطربین



حال بادشاہ پیرسکی

واضح ہو کہ پورے زمانہ میں اہل روم اور یونان بہت مشہورہ و مہینگی تھے
 ہیں ہر طرح کے آدمی ان قوموں میں پائے جاتے تھے مثلاً حکماء اور شاعر
 اور فصیح اور مصور اور سپاہی اور مدبر مورخ سب ان قوموں میں پائے
 جاتے تھے اور اسی واسطے ان قوموں میں سے جو مشہور آدمی ہوتے
 ہیں اور نکاحا حال عاقلان اور علم دوست کے نزدیک عالی از فائدہ نہیں
 ہے، واضح ہو کہ ملک اسپرس ایک خلع ملک یونان میں تھا اور
 اس ملک کا بادشاہ پیرس تھا اور چند روز کے بعد قوم مولوسی نے
 اسکے باپ کو اور بہت سے رشتہ داروں اور رفیقوں کو قتل
 کیا لیکن پیرس جو بہت صغیر سن تھا بچ گیا اور اسکے رفیق
 پاس گلاکس بادشاہ اللیریم کے لے گئے اور اسکے پناہ ملی اور
 اس نیک مزاج بادشاہ نے پیرس کو بہت اچھی طرح سے تربیت کیا
 اور اسکے عمر ۱۲ برس کی ہوئی اور اسے اسی ملک کو جو اسکے بزرگوں کا
 تھا اپنے قوت بازو سے دلوایا پانچ برس بعد ملک اسپرس میں لوگون
 نے سرکشی کی اور پیرس کو اپنے تخت اور سلطنت کو چھوڑ کر بھاگنا
 پڑا اور اپنے سارے دیہات کے پاس پناہ لی اور وہ اپنے سالہ
 کی طرف سے مشہور لڑائی مقام اسپس پر لڑا اور وہاں اسکی شجاعت اور
 استقلال بہت ظاہر ہوا جب دیمیرس اور بطلمیوس شاہ مصر میں عہد نامہ صلح
 کا ہوا اور وقت پیرس بطور اہل دل کے مصر کو بھیجا گیا وہاں جا کر اسنے
 یاقینتین اپنی دکھلائیں کہ انہی کون جیسی بریس کی نے بجائے شادی کرنے

اٹلیکس شاہ مصر سے جس سے نسبت فرار پالی تھی برنس نے برس سے
 شادی کر دی اور اس باعث کو برس کو یہ بات حاصل ہوئی کہ ادسکو
 برنس کی سلطنت میں بھی دعویٰ ہو سچا جو اس نے حصہ خاص بنوٹولس سے
 حاصل کیا تھا لیکن بنوٹولس نے یہ بیان دعوت کے برنس کو زہر دیا برس
 اب شریک سی میکس کے ساتھ برس پہلے حضرت علی کے بادشاہ ہیڈن
 کا ہو گیا لیکن ادس ملک کے لوگوں نے برس کو نکال دیا اور اٹھارہ کیا کہ ہم
 کسی بادشاہ کو سوائے سی میکس کے اپنا بادشاہ نہیں مانتے بعد ازاں اس
 ٹیس نے برس کو بلوایا اور کہا کہ برنٹان رویون کے میری طرف سے ہم
 کر چاہتے ہیں کہ تمہارے فوج کے اٹار سے گذرا اور زدی کو نسل کے پاس
 پیغام بھیجا کہ ہم تمہارے اور نٹی مارٹیس کی صلح کرادیں گے رویون نے
 اس بات کو قبول کیا اور کہا کہ ہم کچھ کس طرح سے نہیں ڈرتے ہیں چنانچہ
 پھر اس میں ایک بڑی لڑائی واقع ہوئی جس میں کہ برس رویون پر سب
 بیٹوں کے فتح پاب ہوا اور اس کے کوڑھایمان تک کہ شہر روم دار الخلافہ
 کے نزدیک جا پونچا اور دمان جا کر سکاس شاگرد مسٹہ نیز فصیح کو روم
 کو بھیجا کہ تم سے دوستی کیا جاسکتی ہے بین رویون نے جواب دیا کہ اگر
 برس ہم سے صلح کیا جاتا ہے تو ہمارے ملک میں سے اپنی فوج لیکر
 چلا جاوے لیکن پھر دوبارہ جنگ آپس میں ہوئی اور پھر برس فتح مند
 ہوا لیکن اسکی فوج کا بہت نقصان ہوا برس بیان طور ہاتھ کہ
 شاہ سسلی نے ادسکو بلوایا کہ تمکو کارٹھیج والون سے آزاد کرے چنانچہ
 برس نے کارٹھیج والون سے لڑ کر اونکو شکست دی اور برس اور
 اور فطعون کارٹھیج والون کا قبضہ کر لیا اسوقت برس کو ٹارنی ٹیس نے

دوبارہ اٹھایا کہ واسطے لڑنے رو میون کے بلوایا اور ایک لڑائی
 ٹیڈ ٹیم میں واقع ہوئی لیکن آخر کو پرس نے شکست پائی اس سبب
 سے پرس اپنے ضلع اسپرس کو چلا گیا اور وہاں سے اور تازی فوج
 جمع کر کے چلا اور گوناٹیس بادشاہ میڈن کو شکست دی اور تھوڑا سا
 اچھا ملک اوسکالے لیا اور وہاں سے طرف ارگوس کے چلا وہاں دینا
 اری شیش اور آری شیش کے جھگڑا ہو رہا تھا اگرچہ پرس آری شیش
 کی طرف ہو کر شہر میں چلا گیا لیکن اوسکو آری شیش کی فوج سے لڑنا
 پڑا اور اس لڑائی میں یہ ایک عورت کے ہاتھ سے جس نے ایک
 کپڑے کا کپڑا اوسکے سر میں مارا مر گیا اور اس عورت نے
 اوسکو اوساطے مارا کہ وہ اوسکی بیٹی کو مارنے چلا تھا یہ واقعہ
 دو سے بیشتر برس پیشتر پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے واقع
 ہوئی تھی بہت سے مصنف لکھتے ہیں کہ اسی بادشاہ نے شطرنج
 کا کھیل ایجاد کیا تھا اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اوسنے ایک شخص کی
 بیماری مٹی کو اپنا پیر چھو کر اچھا کر دیا تھا ایسا واسطے لوگ اوس
 کے اوس انگوٹھ کو بڑا کر مانی بنلاستے ہیں تصویر پرس کی بھی دو
 صفحہ درج کرتے ہیں فقط

حالات ولیر و شجاع سرداران عالی مقام

ملک روم قدیم کا

اجادن بہادران کورینک اور ان دو میہ کبری کا جو سابق میں گذرے ہیں

شہید بادشاہ پروس



لکھتا ہوں میرے قلم کو طاقت نہیں کہ حالات مفصل لکھے اور ایک ایک کتاب میں ایک ایک سردار کا حال لکھوں تو مجھے اکتفا کرے لاچار بطور اختصار صرف واسطے آگاہی بیان کے لوگوں کے لکھتا ہوں اگر ہندوستانی اور نئے حالات سے واقف ہوتے تو رستم اور زال کا ہرگز نام نہ لیتے فقط ۛ

حال سلّاح کا

سلّاح ایک بڑا سردار رومیوں میں گزرا ہے وہ ایک عالی خاندان اور علاقہ جلیلہ کوشل کا (اس لفظ کے معنی ہم سابق میں لکھ چکے ہیں) روم میں رکھتا تھا یہ سردار مسلمان بنے حضرت عیسیٰ کے روم میں ایک غریب گھر پیدا ہوا تھا لیکن ایک شخص امیر عظام نے اس کو اپنی پرورش میں رکھا اور بعد اسکے سلّاح اس کی دولت کا مالک ہو گیا اور نئے ملک بستر اور مصر وغیرہ میں زیر حکم سردار رہیں کے بہت شجاعت کے کام کیے اور بعد ازاں بارہیں کو زیر کر کے ملک شام اور ارمان اور ہند اور غیرہ میں حکمرانی کرنے لگا یہ دیکھ کر حکام رومیہ کبرے نے برخلاف اس کی سازش کی اور سلّاح یہ سن کر بہت خفا ہوا اور دار الخلافہ کی طرف کوچ کر کے اور وہاں داخل ہو کر اس کا قبضہ کر لیا اور اس کے سامنے کوئی اور حکم نہ ہلا سکا اور بعد ازاں اس نے مترادیس شاہ یونان کو زیر کر کے اس سے پھر صلح کر لی لیکن اس غیر حاضری میں جو لوگ رومیہ کبریٰ میں داخل پانگے تھے اور گواہ بنے پھر آنکر زیر کیا اور رومیہ کبریٰ کا مالک ہو کر کار ہر جمیوں کے کرنے لگا لیکن یہ آدمی با علم اور مدبر نہ تھا۔

شيبستان



اور شیراز میں تھا اور سنے ارسطو کی کتابوں کا رواج دیا آخر کو ستم پیر
عیسیٰ کے اوسکے بن میں کیرے بڑگئے تھے اور وہ مر گیا تصویر
اوسکی بھی درج کتاب ہے

حال مارقوس متطلی کا

یہ مشہور سردار حکام تلمت روم میں سے ایک عالم صحابح ستم پیر
حضرت عیسیٰ کے روم میں پیدا ہوا اور بعد وفات ایسے والد کے تمام
جا پیدا اور اسباب موردنی کو بیخ کرکھا گیا اور بعد اسکے وہ ملک شام
کو چلا گیا اور شاہ بطلموس کو تخت نصیر بیٹھانے میں اپنی شجاعت سے
بڑی مدد کی اور پھر داروغہ طلحہ شہنشاہی کا ہوا اور بعد ازان وہ
شہنشاہ قیصر کے ساتھ عکرائی رو میں لے کر گئے لگا اور شہنشاہ قیصر کا بڑا
بڑا دوست ہو گیا اور بعد قتل قیصر کے اوسنے جایا کہ اوسکو حکومت
مقدونیا اور شام کی بجائے لیکن اس ارادہ میں کامیاب نہوا برنٹا
برطس اور قیص قاتلان قیصر کے لڑا اور اوسکو طلیا شکست دی اور
برخلاف برطس کے سامنے رو میں لے کے درباب مارڈ اسکے
قیصر کے بھیج کلام کیے اور بعد ازان انتظنی مصر کو چلا گیا اور
شہر سکندریہ میں بیٹھ پیر حضرت عیسیٰ کے جان مستعار کو

حوالہ قادر مطلق کے کردی ہے

تصویر اوسکی بھی دوسرے صفحہ میں درج ہے

ذکر پرسی اعظم کا

شبيه مارقوس متطلى



یہ نہایت مشہور آدمی روم میں گذرا ہے حکامِ ثلث روم میں سے قیصر کے
ساتھ ایک حاکم اکبر یہ بھی تھا یہ ببادرا یک عالی خاندان تھا اور ششمہ پیشتر
حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور فن سپاہ گری کا اپنے باپ سے حاصل
کیا اور بیچ عمر تین سال برس کے حکومت پندرہ ہزار سواروں کی حاصل کر کے
سردارِ سلاح کے ساتھ ہوا اور اسکے دشمنوں کو بیچ افریقہ اور جزیرہ
سقلیہ کے شکست فاحش دی اور بعد ازاں رومیہ کبر نے میں آنکر
علاقہاتِ جلیلہ اور حکومت کے حاصل کیے اور سلطنتِ روم کو ایشیا
خرد سے پرے تک فتح کر کے پھر آیا اور بعد ازاں وہ قیصر کے ساتھ ملکر
گرتا رہا اور قیصر کی لڑکی سے شادی کر لی لیکن آخر کو بسبب رشک
اور سد شہنشاہِ قیصر اور یومی میں عداوتِ قلبی ہو گئی اور یومی نے بیچ
لڑائی فارسلیا کے قیصر سے شکست فاحش کھائی اور مصر کو بھاگ
گیا اور وہاں وزیرِ شاہِ مصر کے حکم سے ششمہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے
قتل کیا گیا اور تصویر اسکی صفحہ دوسرے میں درج ہوئی

ہے

ذکر بروطس کا

بروطس نہایت نامور سردار رومیوں میں سے ششمہ پیشتر حضرت
عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا جبکہ یومی قیصر کے ساتھ لڑتا تھا اس وقت
بروطس یومی کے طرفداروں میں تھا لیکن بعد عداوت
ہونے یومی کے قیصر کے ہاتھ سے بروطس قیصر کا نہایت
دلی دوست ہو گیا اور شہنشاہِ اوس سے نہایت شہ

شہید پیر اعظم



محبت رکھنے لگا اور مراج اعلیٰ پر ممتاز ہوا لیکن وہ آزادی روم
 میں نسل اوس کے جدا مجد کے چاہتا تھا اور آرزو مند تھا کہ قیصر سلطنت
 رومیوں میں اختیار کی نہ پاد سے اور رومی اوس کے بالکل تابعدار
 اور غلام نہ ہو جاوین اسی واسطے اس نے ایک سردار کیش اور ایک
 امیران عظام سے سازش کی اور شہنشاہ قیصر کو مرض قتل میں پہنچا
 استغنی پسند تھا ہوا اور قاتلان شہنشاہ قیصر کو شکست دی اور
 بروطس ایک غار میں چھپ گیا اور جب دیکھا کہ رومی اوس
 سے نہایت خفا میں اوسنے سامنے اوس کے ایک تقریر بہت جھٹکا
 سے کی لیکن کچھ فائدہ نہوا اور اپنے اوپر یہ آفت دیکھ
 اوسنے اپنے ایک دوست سے کہا کہ تو مجھ کو قتل کر جو میں بے
 عزتی سے مارا جاؤں چنانچہ ایک اوس کے دوست نے مجھ
 اپنے امیر اعظم کی خواہش کے اوس کو فخر سے بیچ لیا پشتر
 حضرت عیسیٰ کے ہلاک کیا ہے تصویر اوس کی صفحہ دوسرے
 مندرج ہوتی ہے

ذکر قیس ماریص کا

ماریص بڑا مشہور ریسادر اور شجاع و نامور اور صاحب
 نصیب روم میں گذرا ہے

بیعت

ہزبر افگنی تھاسد اوس کا کام	ہزبر تھے لڑائی کے اوس میں تمام
مقابل ہنون اوس کے ہنگام جنگ	ہزبر ان و دیوان جیل پنگ

شہید برویس



کشمیر اور بیشتر حصت عیسائی کے وجود میں آیا تھا اس دلیہ نے ساتھ دفعہ علاقہ جلیلہ کو نسل کو حاصل کیا اول دفعہ ملک افریقہ میں برخلاف ان کے خاقان کی بیڑ ہائی کی اور فتح نمایاں ہوئی کہتے ہیں کہ ایک ضلع سلطنت روم میں اوسنے ایک لڑائی میں دو لاکھ آدمی قتل کیے اور اسی ہزار کو قید کیا اور جبکہ وہ اہل سمیریا سے لڑا تو اوس لڑائی میں ایک لاکھ آدمی مارا گیا اور ساٹھ ہزار اوسکے ہاتھ قیدی ہوئے بعد ازاں سلاح جو اوسکے زیر حکم تھا اوس سے خلاف ہو گیا اور اریس اوس سے لڑا تا رہا اور آخر کو بیچ کشمیر میں پیشتر عیسائی کے مر گیا ہے تصویر اوسکی بھی صفحہ دو نمبر سے مندرج کتاب ہے

تذکرہ ماریس کا

یہ دلیہ سردار یا بیخ دفعہ علاقہ عالیہ کو نسل پر ممتاز ہوا اسکی بہادری کے آگے رستم کو عشر عشر بھی نسبت نہیں مظالمین اوسکو حال شک و عیش کرتے ہیں بسبب نہایت دلیری اور شجاعت کے اوسکا لقب ملک روم میں پڑ (فتح مشرق مشرق روم) تھا وہ ملک گالی پر فتح مند ہوا اور وہاں کے بادشاہ برطانیس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور شہر سرکیور کو جو جزیرہ قلیہ میں واقع ہے بعد میں برسوں تک محاصرہ کے فتح کیا اور بروقت اسات کے سننے کے فاضل ارشید اس اوس کے ایک پائی کے ہاتھ سے مارا گیا نہایت سخت کھسا یا اور بعد اوسکے وہ بھی قتل سے جو کہ ایک شجاع سردار کا بیچ کا متاثر ہے

شیخ قیس مریض



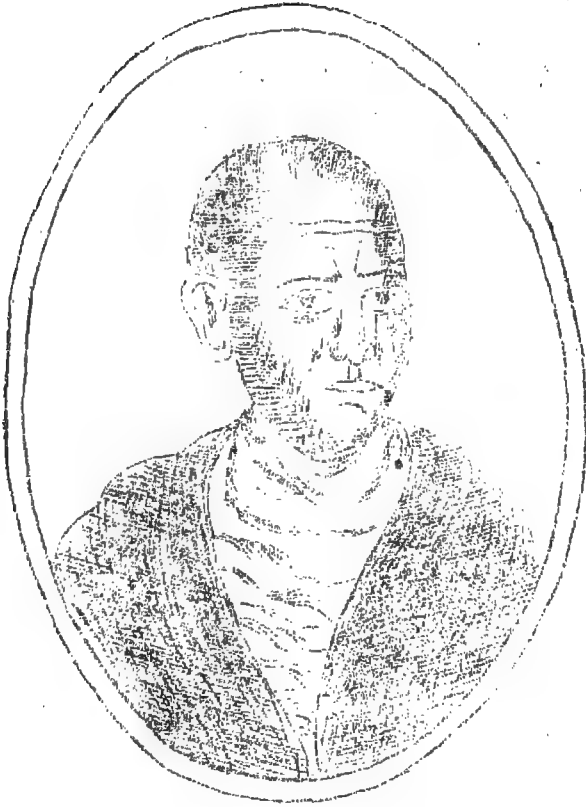
لڑا اور اس لڑائی میں بیچ ستمبر ۱۶۲۲ء پیشتر حضرت عیسیٰ کے مارا گیا
 اور دشمن اسکو بڑھی شان و شوکت سے دفن کیا با تصویر مارسلٹس
 کی بھی ذیل میں مندرج کی گئی ہے:



ذکر سیفین کا

سیفین بھی ایک نہایت بہادر اور جنگ آور روم میں گذرا ہے ۲۳۵
 پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا اور جب کہ اٹھارہ برس کی عمر کا تھا
 اور سینے ملک ہسپانیہ کو فتح کیا یہ آدمی پرہیزگار اور جنگ بہت تھا
 جاسکے لڑائیوں میں اسکی پرہیزگاری کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے
 ملک ہسپانیہ میں اسنے پچاس ہزار سپاہیوں اور چالیس ہزار سواروں
 کو شکست کامل دی اور بعد ازاں اسنے ملک افریقہ میں فوج کشی
 کی اور فتوحات نمایان کر کے ملک فتح کیے بعد ازاں اسنے مشہور
 نامور ہنسی بل کو مقام زامابین شکست دی اور اسکو تاجدار
 رومیوں کا کیا اور بعد ازاں وہ نزدیک دریائے فرات اور
 درجہ بعد اد تک بھی آیا اور جب شہر رومیہ کبریٰ میں پہنچا تو وہ
 ماہسان شہر رومیوں سے بہت تھا ہوا اور کیمپینا کو چلا گیا اور
 وہاں اپنی زندگی بیچ مطالعہ کتب فاضلون کے بسر کی اور صحت اور
 گفتگو حکمایان اور فاضلون میں رہا اور درجہ اخیر کو ۳۸۰ء میں
 حضرت عیسیٰ کے اس سردار کو پایہ ارستہ ایثار خست زندگی اور شہادت
 طرف دین خاص کے کوچ کیا فقط تصدیق اسکی بھی صفحہ دوسرے
 میں درج کتاب ہوتی ہے

شيه سيقن



تذکرہ فائینس کا

یہ سردار نہایت مشہور اور نیرد آؤز ملک روم میں گذرا ہے یہ شخص
 سنہ ۱۸۶۴ء پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اوسنے ملک روم میں بڑے
 بڑے علاقجات حکومت کے حاصل کیے اوسنے اقلیم الامان کو جو کہ
 چیشہ سے سرکشی ہوتی رہی زیر کیا وہ افریقہ میں لڑا اور ملک ارمان
 میں جو کہ سرکشی ہوتی تھی وہاں بھی وہ گیا اور اپنی شجاعت کو ظاہر کر
 بلوگہ مذکور کو فرو کیا غرض کہ میں تفصیلاً گمان تک لکھوں وہ جہان
 گیا اوسنے بڑی مردانگی اور دلیری ظاہر کی اور اوسکو فتح
 حاصل ہوئی :

ابیات

جد ہر کو گناہیکے تیغ دستان
 وہ ایک تن تھا آئندہ یکصد ہزار
 دلیر و جہان گیر کشورستان
 تو مندا مانند غسل باند

چیشہ فتح تھی نمایان دہان
 یہ کتاب ہے تاریخ دان روزگار
 درشت و توان تھا جب پہلوان
 قوی باز و سخت تھا روزمند

باوجود اس دلیری اور شجاعت کے وہ خوبصورت اور حسین اور فصیح
 اور خوش تقریر اور وضع و لفظ رکھتا تھا ناظرین کتاب پر اوسکی
 خوبصورتی اوسکی تصویر سے معلوم ہو جاسے گی وہ بلا داتا زمین
 بھی گیا تقابح سنہ ۱۸۶۴ء پیشتر حضرت عیسیٰ کے وہ مر گیا اور نام بہادرانہ
 سوخرون کی زبان پر چھوڑ گیا فقط یہ تصویر اوسکی درج کتاب ہوتی

شبیہ فلینس



حال السیدس کا

یہ گردیل تن اور صاحب نصیب آدمی ملک یونان میں بیچ سنہ ۶
 پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا تا سبچ نویس ولایت یونان کے اپنی
 کتابوں میں درج کرتے ہیں کہ یہ ایسا شخص جان میں پیدا ہوا تھا کہ وہ
 سب بائین حاصل یقین شجاعت میں کہتا ہے روزگار تھا کہ اگر رستم اور
 رویں تن اسفندیار اور سکے عمد میں ہوتے تو اصل دنیا میں انھیں
 نہ پاتے اصل حقیقت یہ ہے کہ بیان رستم کا افسانہ ہے لیکن یہ شخص حقیقت
 میں رستم عمد گزرا سے خوبصورتی اور حسن اور چال و حال اور خط و خط
 چہرہ کے ایسے تھے کہ لوگ اسکی صورت شکل کو دیکھ کر واہ واہ کرتے تھے
 سر و فصیح نے اسکا حال مفصل بڑی فصاحت و بلاغت کے ساتھ
 لکھا ہے کاش اگر میں بھی فصیح ہوتا تو بیشک اسکے حالات خوب لکھتا
 السیدس شاگرد حکیم سقراط کا تھا اور اس فاضل سے اسنے تربیت
 پائی اور ہر طرح کی نیکی اور اخلاق سیکھا اور میدان کارزار میں بھی اور
 فاضل میجر کے ہمراہ رہا اور بہت سی لڑائیوں میں اپنا فن سپہ گری ظاہر
 کیا یہ اسی جوانمرد کا کام تھا کہ اسنے لسندر شاہ یونان کو شکست دی
 لیکن اسکے ہوطنوں نے اسکو کافر سمجھا اور سپہ ظلم کیا اور اسکو اسلئے وہ
 ایران کے پاس بھاگ گیا اور اسکے وسیلہ سے اسنے اپنی خطا ہوطنوں سے
 معاف کرائی اور یونان میں چلا آیا لیکن سنہ ۶ پیشتر حضرت عیسیٰ کے
 اسکے دشمنوں نے اسکے گھر میں آگ لگا دی اور جب وہ جان بچا کر
 بھاگا تو اسکو نیزہ دن سے مار ڈالا فقط یہ تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے

شبير السجدي



ذکر لطف کے کا

یہ ایک مشہور افسر جنگ آزموہ و شیراٹکن شہر اسینہ دارالحملانہ ولایت یونان میں پیدا ہوا تھا اسنے ملک بلغاریہ کو فتح کیا اور جب داراب اول شاہ ایران نے ولایت یونان پر لشکر کشی کی تو یہ ایک مشہور رڑائی کے جو کہ ۱۹ برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے ہوئی لطفی نے کل بارہ ہزار فوج سے تین لاکھ فوج شاہ ایران کو شکست دی اور بعد ازاں جب وہ سرکش جزائر کو زیر کرنے گیا تو بسبب زخم شدید کے وہ وہاں زیادہ فتوحات نمایاں نہ کر سکا اسلئے وہ اسینہ کو چلا آیا اور بسبب اس تصور کے نا احسان مندیو نانیون نے اسے قید کیا اور وہ قید خانہ میں بعد حصول مصائب اور آفات شدید کے ۶۰ برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے مر گیا اگرچہ اسنے اور بہت جاسے کار مردانگی کے ظاہر کیے لیکن مختصراً ہننے اسی پر تاعنت کی فقط تصویر اسکی بھی بہ سبب قلت جاسے کے صفحہ دوسرے میں طبع ہوتی ہے

حال تمسطو کلی کا

یہ شخص بھی بہادران عالی وقار ولایت یونان میں سے تھا اور یہ امیر عظام خاندانی ۱۵۲۵ء میں حضرت عیسیٰ کے شہر اسینہ میں پیدا ہوا تھا جبکہ یہ شخص صغیر سن میں عیاشی میں مشغول ہوا اور بہ سبب اس فعل شنیع کے اس سے اسکی جاداد اور اسباب مورتی چھین گیا جبکہ تمسطو کلی جوان ہوا اور ہوش کھڑا تو اسکو اس بدنامی کو بڑی ہمت اور خجال سے

شيبه الطدي



ہوئی اور ادسے خیال کیا کہ اگر وہ ایسے کار نمایان کرے جنہیں شان
 ہو اور ملک کی بہترائی ہو تو البتہ اس بدنامی سے نجات ہو سکتی ہے
 چنانچہ ادسے اول اس امر میں نہایت کوشش کی کہ لوگ ادسکے دوست
 ہو جائیں اور نیک نامی حاصل ہو درجہ بدرجہ ادسکو حکومت لڑائی کی
 برخلاف باسند و کورنیو کی ملی یہ مهم بہت اچھی طرح انجام ہوئی
 اور ادسے سندری چورون کو مزادی اور تجارت کو ترقی دی
 جبکہ اردشیر شاہ ایران نے لاکھون فوج سے ایران پر حملہ کیا اور شہر
 اسینہ کو سہار کر دیا اور اچھے اچھے پرگنوں یونان کو تہ و بالا کر دیا اور
 نہایت مشہور لڑائی مقام تھرموبلی میں شاہ ایران نے فتح پائی اور اس
 نازک وقت میں تمام ریاستیں یونان کی فارسیوں کے نام سے لڑنا
 مقیم لیکن خدا کی عنایت سے تھرمپلو کلی اس زمانہ میں ایسا بہادر
 اپنے ملک کا خیر خواہ تھا کہ ادسے ایک سندری لڑائی میں فتح
 قلیل سے شاہ ایران کو شکست فاش دی اور شاہ مذکور ایران کو
 بھاگ گیا بلکہ بعد ازاں او سپر تا احسان مند یونانیوں نے لڑنا
 لگے اور وہ یونان سے طرف ایوان کے چلا گیا اور وہاں کے
 بادشاہوں نے بہ سبب ادسکی یاقوتوں اور عقلمندی کے او سپر
 بہت مہربانی کی اور تین گانو نکا خرچ ادسکے گذارہ کے ہونے
 مقرر کیا آخر کو سنہ ۶۴۴ برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے ادسے خود اپنے
 تین ہلاک کیا فقط یہ تصویر ادسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

حال حکیم سقراط یونانی کا

شیراز شمسوگی



۲

سب پر روشن ہے کہ زمانہ سابق میں خطایونان کا ہر طرحی علم اور دانائی
 کی کان تھا زمانہ سابق میں درمیان فاضلان اور دانایان یونان کے
 ایک نہایت بڑا فاضل اور عالم حکیم سقراط گذرا ہے جسکے اوصاف
 سے ہر ایک بچہ ہندوستان کا واقف ہے یہ بزرگ شخص مسکندہ پہلے
 پیدا ہوئے حضرت عیسیٰ کے ٹھہرا سینہ میں جو کہ یونان میں واقع ہے پیدا
 ہوا تھا جبکہ صغیر سن تھا اوسنے اپنے باپ کے پیشہ تجارت کو بہت
 جالاک سے حاصل کیا اور بعد ازاں طرف تحصیل علوم اور فنون ہر طرح
 کے مشغول ہوا اور صحبت بڑے بڑے فاضلون یونان کی اختیار کی اور
 تھوڑے عرصہ میں اپنی محنت اور ذہن کی خوبی اور پروردگار کی مدد سے
 ہر طرح کے علم میں رسائی پیدا کی اور یونان میں اوسکی وہ مہم بجا گئی
 سقراط کا باپ اوسکو چار ہزار توروں ایک منعم کا سکے دے گیا
 تھا لیکن اس نیکو دے اوس روپیہ کو ایک دوست کو ضرورت
 میں دے دیا اور پھر اوس سے وصول نہوا لیکن اس دانائی اوسکا
 خیال بھی کیا ارکلاس شاہ مقدونین نے ہر چند چاہا کہ حکیم کچھ مانگے اور
 میں اوسکو کچھ دوں لیکن اوسنے لینے سے انکار محض کیا پر اسنے ہوش
 بیان کرتے ہیں کہ سوا سے علم فیضیت کے اوسین بڑی خوبی یہ تھی کہ
 استقلال بدرجہ کمال رکھتا تھا نہ کوئی حادثہ یا نقصان یا سبب یا بری مارا
 سے اوسکو بچ نہیں ہوتا تھا نہ فاضل سینہ کا بیان کرتا ہے کہ ادا کل عمر میں
 اوسکو یہ تہ استقلال کا حاصل نہ تھا لیکن بعد ازاں اوسنے اپنی فطرت
 کشی سے تمام خیالات خفیفہ دنیوی کو ترک کی ایک دفعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک
 کہ ایک شخص نے اس فاضل کے تھپڑ مارا اور وہ مسکرا کر کچھ نہ بولا نہ تڑپا اس حکیم کی روایت

تھا جو کہ اس سے بہت سستی سے پیش آئی تھی۔ اس عامل کے سبب سے بڑی قوم
 یہ تھی کہ کسی طور سے ملک کو بھلائی پہنچے اور لوگ تو جات اور گراہی سے
 نکل کر راہ پر آدین اور اخلاق درست ہو دین اس حکیم نے کوئی مدرسہ یا حاکم
 درس بنین بنوائی لیکن ہر جگہ اور ہر موقع پر مثلاً بروقت اجتماع حاکمان عدل
 کے بروقت مجمع ہونے خلعت کے حتی کہ جب غلاموں سے قید ہوا اور
 زہر نوش کیا اور سوت تک اوستے نصیحت اپنی شہر کے لوگوں کی اور کوشش
 واسطے رفاد عام کے کرنا رہا اور ایسی خدمت اسے ملک کے ترتیبی نگر
 میں کی کہ کسی حکیم نے ایسی ہی تھی حکیم افلاطون اس فاضل کا بہت بڑا اور
 ہزار شاگردوں کے برابر اکتا گرد تھا حکیم افلاطون کی شہرت ایسی تھی کہ ہر ایک کو
 ہر ملک کے اور سکی دانائی کے شاخوں میں حکیم سقراط کا شاگرد شہید دن میں سے
 تھا ہذا افلاطون بروقت رنے کے تین چیزوں کے واسطے بہت شکر و سپار
 قادر مطلق کا بجالایا اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دست بستہ عرض کیا کہ
 رب العالمین میں تیرا بڑا شکر گزار ہوں کہ تو نے مجھے عقل سخن سمجھنے کی دینی
 اور جگہ یونان میں پیدا کیا اور کسی وحشی قوم میں پیدا ہوتا تو کیوں کر یہ علم
 حاصل کرتا اور سو میں کہ میں اس بات کا بہت احسان انا ہوں کہ
 تو نے مجھے وقت سقراط میں پیدا کیا اور میں نے اس عالم اور جہان کی
 قدر موسیٰ سے فیضیاب ہو کر اوسیکے گنجینہ فیض سے کچھ حاصل کیا۔ ایک
 کا ذکر ہے کہ اسبیدس سردار ایٹالیا تھی کر ہاتھاکہ میں بڑی دولت اور
 ملک اپنے قبضہ میں رکھا ہوں جب سقراط نے یہ کلام سنا فرمایا
 کہ اے اسبیدس ذرا ادھر آؤ اور نقشہ رو سے زمین کا
 ملاحظہ کرو اور بتا کہ تیرا ملک ایچکا اس نقشہ زمین پر کمان چوبند نقشہ زمین کو

درکھا آنکھیں کھل گئیں اور کہا کہ اس نقشہ میں بہ نسبت تمام ملکوں کے
 میرا ملک ایک نہایت چھوٹا سا ضلع ہے سقراط نے جواب دیا کہ پھر کوسلے
 تو شیخی کرتا ہے اور اسے عزیز دیکھ کیسے کیسے بٹے بٹے ملک رومی زمین پر
 واقع ہیں ملک یونان کے سامنے تیرا ضلع ایٹیکا کی کیا حقیقت ہے اور یونان
 کی حقیقت سامنے فرنگستان کے کیا ہے اور غلیٰ بن العیاس فرنگستان کے
 تمام دنیا کے کیا اصل رکھتا ہے اسید اسلے اسے عزیز شیخی کرنی کسی بات
 کی نہایت بڑی ہے اللہ تعالیٰ کی ایسی ذات پاک ہے کہ اوستے مدام
 سیر کو سوا سیر پیدا کیا ہے خود بڑے عرصہ کے بعد ظالمان یونان نے حکیم
 سقراط کو اوتھر برس کی عم میں الزام اس بات کا لگا کہ یہ جو انان شہر اسینہ
 کے اخلاق اور راین کو بگاڑتا ہے اور اول اوسکے دشمنوں نے
 اوسکی تھکین تماشہ گاہ میں کرنی شروع کین جبکہ لسنڈر شہر اسینہ پر
 قابض تھا اوسوقت لمبٹس نے الزام حکیم سقراط پر لگائے اور فتویٰ موت
 کا اوسپر جاری ہونا چاہا اول تو سقراط پر الزام یہ تھا کہ وہ دولتوں
 یونان کو قبول نہیں کرتا اور یہ جو انان اور باشندگان اسینہ کی
 راین خراب کرتا ہے جب کہ یہ سازش برخلاف حکیم سقراط کی اوسکے
 دوستوں نے اوسوقت وہ بھی واسطے بچاؤ حکیم مذکور کے تیار
 ہوئے اور قسطن نے جو کہ دوست سقراط کا بڑا فصیح اپنے زمانہ کا تھا
 اوسکے بچاؤ میں بہت کچھ لکھا اور جب کہ سقراط و مصفان عدالت کے
 روبرو گیا اوسوقت اوستے بڑی مردانگی اور صفائی سے اپنے حق میں کلام
 کیے اور جو بچاؤ اصل حقیقت تھی جہے کم کاست بیان کی اوستے روبرو
 مصفان عدالت کو کوئی عاجزی نہ کی اور اپنے بال بچے اور تمام کنبہ کو سامنے

نہیں لایا تاکہ وہ اس کے بچوں کو دیکھ کر اوپر نرم خروا میں اخطا طون نے
 سقراط کے اطہارات کو چوکا اوستے اپنے حق میں سامنے عدالت کے کیے
 تھے حج کر لیا اور وہ کتاب ایک نہایت مشہور اور عمدہ ہے اور جسکا
 نام عذرات سقراط ہے ہذا دوسرے سے معترضی گفتگو سقراط کی ہم بھی
 لکھتے ہیں ہذا اطہار سقراط کا سامنے منصفان عدالت کے ہذا (قولہ) حیرت
 تین الزام واسطے بگاڑنے اور تبدیل کرنے رایون باشندون
 اور جوانوں اس شہر کے لگایا گیا ہے اسے باشندگان اسپینہ میں
 نے کب پیشہ معلم گری کا اختیار کیا تھا اور میں نے کب تھے کچھ لیکر
 علم کو پڑھایا تھا میں اسکے واسطے گواہ اپنی مفلسی کو رکھتا ہوں یہ جو میری
 رائے میں آتا ہے وہ میں سب غریب اور امیر سے کتا ہوں اور جو
 چاہے مجھے تکرار کرے اور میری بات کا جواب دے میں واسطے سمجھتا
 کرنے ہر ایک شخص کے جو نیک ہو اچھا ہے مستعد رہا میری ہمیشہ اس امر
 پر توجہ رہی ہے کہ سب پر جوان حد سے زیادہ اس دنیوی خوشیوں
 اور تن آسانی کو چھوڑ دین اور جزوی دولت اسر جان پر بہت خیال
 نہ کریں اور یہ ظاہر ہے کہ دولت سے نیکی نہیں حاصل ہوتی ہے بلکہ نیکی
 سے دولت دستیاب ہو سکتی ہے ہذا اگر ایسی نصیحت کرنے میں کچھ میری خطا ہے
 تو اذعزوزن اور اسے باشندون اسپینہ کے بیٹک میں گنگار ہوں ہذا ای
 باشندگان اسپینہ جو بخاری جی میں آدے سو ہی میرے اوپر گزارد لیکن
 میں اپنی طبیعت کو نہیں بدلاں گا اور اپنے مقولوں پر قائم رہوں گا اور میں اس
 امر نیک کو جسکو خدا نے بختا ہے اور اجازت دی ہے کہ میں اپنے ہم وطنوں کو
 تربیت کروں بھی نہیں چھوڑوں گا اور تھارے خوف کو اس علم خدا کی سے کہ میں نہیں

اور مطالعہ علوم اور تربیت اپنی اور تمام لوگوں میں مشغول ہوں کبھی اجتناب
 نہ کرونگا میں اللہ تعالیٰ سے حکم کی بہ نسبت تمہارے حکم کی زیادہ تابعداری اور
 قراہندہ داروں کو دن گاہ اور بوجہ میری رسم قدیم کے جب تم میرے سامنے
 آؤ گے میں تمکو یہی صحت کرونگا کہ اسے میرے دوستوں اور باشعوروں میں
 اسینہ کے جو کہ نہایت مشہور شہر یونان اور پردہ زمین پر ہے کہ کیا تم سوہے
 حاصل کرنے دولت اور شان اور درجہ و اہلیت خوشیوں اس تا پانہ اور شا
 کی ہوشیاری اور دانائی اور بیج کی پیروی کرو گے، میرے تین واسطے
 میری کہنی عزم اور خوف کے بہت لنت ہوئی ہے لیکن میری دانستہ میں
 اپنی دلیری تم پر بہت جگہ اور بھی بیج میدان جنگ کے زیر حکم تمہارے بخوبی
 روشن کر دی ہے، میں بہت غریبی سے عاجزی کرتا ہوں کہ یہ کلام میر
 جو میں بہت صفائی اور سچاپن سے بیان کر رہا ہوں تمکو گران خاطر گذرین
 القصر ای لوگوں اب میں نہایت تکلیف میں واقع ہوں لیکن میں اس
 حالت یکسی میں اون لوگوں کی پیروی کرونگا جو اپنے بچوں اور دوستوں اور
 رشتہ داروں کو واسطے رحم دلوانے کے سامنے مہمان عدالت کے لاتے ہیں
 اور خود لازم ادانے سامنے روتے ہیں اور عاجزی کرتے ہیں اور اسکی
 میری سنجی یا ضرورت نہیں پائی جاتی ہے بلکہ میرے ایسے ہونے سے تمہاری
 اور تمہارے ملک کی شان میں علاوہ بیان کرنے اس بات کے کہ ایسے حلین
 کرنے سے میری شہرت ہوگی بلکہ یہ اجازت نہیں ہے کہ مصنف کی عاجزی
 کریں اور خوشوالین کو واسطے کہ مصنف واسطے مصنفی کے اجلاس کرتا رہے
 نہ کہ واسطے توڑنے قانون کے مصنف لوگوں بروقت مقرر می عدہ کے اس
 بات کی قسم نہیں کھاتے ہیں کہ ہم گنہگار یا جس کیس کو ہم چاہیں گے بے نذا

جو جوڑ دین کے بلکہ از روئے انصاف کے کام کر نیگے اب چونکہ تمہیں مجھ کو
 اپنی رائے میں گنہگار ثابت کیا ہے لہذا اختیار ہے کہ مجھ کو سزا دینے میں تساہل
 کرو و پوائے صاحبوں مجھ سے اس بات کی توقع مت رکھو کہ میں بخوف بترجم
 ہونے کے جو میں نیک بات میں یقین کروں اور سکورد کروں اور تم سے آؤں
 برسے ہونے کی رجوع لاؤں اب جو میں تمہاری عاجزی کروں اور یہ کہوں
 کہ مجھے سزا دینے سے درگزر دلو آسمین گویا تمہاری قسم منصفی کو توڑ دانا ہے اور
 اس سے یہ ثابت ہو جائیگا کہ میں بے ایمان ہوں اور خدا بریقین نہیں کہتا
 مجھ کو یقین خدا کے وجود کا ہے اور اوپر اعتبار اور بھروسہ حقیقی منصفی کا
 رکھتا ہوں پاپس اب جو تمہارے مزاج میں بہتر آوے سو میرے واسطے
 تجوز کرو فقط اس طرح حکم سقراط نے مذہبی سے کہ وہ صاف اور یگانہ
 تھا گفتگو سائنس منصفوں کے کی اور اسکے عمدہ عزم نے او کو خفا کیا
 سو واسطے کہ اکثر لوگ کج نیت اپنی جا پوسی اور خوشامد جانا کرتے ہیں اگر
 سقراط بھی اوس کہیں ملین کو یعنی خوشامد اور عاجزی کو اختیار کرتا تو شاید
 کہ راہی ہو جاتی بروقت اظہار اس نیک شخص کے پائے منصفان عدالت
 موجود تھے اول ادھون نے فتویٰ قید کا سقراط پر گزارا لیکن سقراط
 نے اوس کو قبول کیا سو واسطے کہ اوسنے کہا کہ اگر میں قید ہوں گا
 تو لوگ مجھ کو حقیقت میں گنہگار خیال کریں گے اس انکار نے او کو بہت
 خفا کیا اور ادھون نے یہ حکم دیا کہ سقراط زہر نوش کر کر مر جاوے
 اس حکم پر سقراط نے یہ کہا پد

(قولہ) بہت بہتر ہے میں جانا ہوں اور تمہارے حکم کی تعمیل کروں گا
 سو واسطے کہ یہی میری قسمت میں روز نازل سے مقرر تھا اسکو کون دوسرا

کہ کتاب ہے اور مجھ سے توقع مت کرو کہ میں کبھی بھی طریقہ چا پلو سی لکھتا
 کروں کہ واسطے کہ ہر وقت آزدیش گنگار کے گنگار کو اور یہ وقت لڑائی
 کے بعد کہ کہنے وسیلہ واسطے بیمار کہنے زندگی نکرانی چاہیے خط
 جب کہ ایسے دور میں اس کے شاگرد نے اس امر سے بہت رنج کیا
 تو سقراط نے کہا کہ اے عزیز تو کو واسطے رنج کرتا ہے کہ کیا میں گنگار مرنا
 جو میرے واسطے اتنا ماتم کرتا ہے اور سقراط نے یہ بھی کہا کہ میرے دین
 میری زندگی اور اسباب اور تندرستی مجھ سے لے سکتے ہیں لیکن
 میرا وہ خزانہ نیکی اور بگینا ہی اور استقلال اور بزرگی دل کا حکم کا
 میرا پروردگار مجھ کو ضرور دے گا کون مجھ سے چھین یا لے سکتا ہے ؟
 جبکہ اس نیکو دین پر فتویٰ مر جانے کا گذرا اور قید خانہ میں قید کیا گیا تو
 ایک مہینہ تک یہ حکیم قید رہا اور اس نے کچھ خیال اور رنج اپنی موت کا
 لکھا اور درمیان اپنے دستوں اور شاگردوں کے اس ایام تکلیف
 میں بخوبی کلام نصیحت آمیز اور خدا کی تعریف میں کرتا رہا ؟ ؟
 کر یطو لکھتا ہے کہ اوس رات کو جسکی صبح کو وہ مارا گیا نہایت
 امن اور استقلال سے سویا اور کوئی علامت رنج کی اوس
 خدا پرست کے چہرہ پر نہ ظاہر ہوئی حتیٰ کہ اوس صبح کو جبکہ اوس نے
 جان بحق سوچنی وارو عہد چلانا نے اور کر یطو نے نہایت اس حکیم کو کی
 کہ آپ بیان سے تمہلی کو بھاگ چلے اوس وقت یہ حکیم ہنسا اور کہا کہ اے
 بے خوف کوئی ایسی بھی جگہ ہے کہ جان میں موت سے بالکل بچاؤ
 گا اگر کوئی ایسی جگہ ہو تو مجھے چھپا کر لے جاؤ ہر چند اوسکو اوسنے
 شفیقوں نے کہا کہ تم بیان سے بھاگو لیکن اوسنے ہرگز قبول نہ کیا

اور زبان مبارک سے یہ اترتا دیکھا

(قول) اسے میرے نہایت عزیز کر لیا تو سمجھتا ہے کہ خدا ہر جا سے موجود ہے
اور افعال انسان کو دیکھتا ہے میرے تین حکم خدا کا ایسی موت کا
تھا پھر میں کیونکر اس سے بھاگ سکتا ہوں ایسے خیالات بھی حسین
برخلافی رب العالمین کی موجود ہو وہ ملین نہ لانی چاہیں ہر خوب جانتا
سے کہ قبر انسان سے ہر کوئی بھاگ سکتا ہے لیکن جس کجنت پر
اوسکی نظر متسہر ہوگی وہ کیونکر اور کمان جا سکتا ہے اب تاکر
گوشہ کہ جان اوس سے بچکر پوشیدہ رہوں یہ سنکر کر لیا خواہ
ہو رہا اور وہاں سے چلا آیا اور اوسی صبح کو جب کہ وہ مارا گیا تھا
شاگر اور دوست سقراط کے سوائے حکیم افلاطون کے بہت سے
تھا جیل خانہ میں واسطے ملاقات کے آئے اور دیکھتے کیا ہیں کہ بیٹھ
سقراط کے بیرون میں سے اوتا رہیگی ہے اور باس اوسکے جو روز
اپنے فرزند کو گود میں لیے بیٹھی ہے اور زلیبی اوسکی جو رو بردقت
اون لوگوں کے جو واسطے ملاقات سقراط کے آئے تھے نہایت چہ چہ
اور سب کھا کر آب دیدہ ہوئی اور اپنے خاوند کی طرف مخاطب ہو کر چلائی
(قول) اسے میری جان اور میرے نہایت عزیز سقراط تیرے دوست
جو کہ اخیر وقت ہر جگہ دیکھنے اور میری قدم بوسی حاصل کرنے کو آئے ہیں
سقراط نے اپنے دوستوں سے نہایت امن سے کلام اور نصیحت کی
اوسنے درباب نفاق ہونے روح انسان کے نہایت عمدہ دلیلین پیش
کین کہ بچھے اچھے فاضل متقدمین اور متاخرین اونکی نہایت تعریف
کرتے ہیں اوسنے اپنے دوستوں کو نصیحت کی کہ روح انسان کی بعد موت کے خاوند

اور بڑا مصنف یعنی اللہ تعالیٰ شہر بردن کو سزا اور نیکون کو انعام دیکھا
 اسے میرے دوستو اگر روح انسان کی فنا ہوگی تو گناہوں کو جو کہ ہر
 برائی کرتے ہیں اور قانون خدا کو توڑ ڈالتے ہیں کون سزا دیکھا اور
 اسے عزیز و اولادوں کو جو جنوں نے اپنی تمام زندگی اور سبکی بندگی اور
 فرمان برداری میں گزار ہی ہے اور اپنے نفس کو مار کر بنو خوشیوں دینی
 میرے پر خیال نہیں کیا ہے اور اسکے احکام سے لالانے میں ایک قدم باہر نہ
 میرا کھا ہے اونکو اون کی محنتوں کے واسطے کون انعام دیکھا اگر روح انسان
 میرا ہے تو کون نیکی کی طرف رجوع لاوے گا اب اسے میرے پیار و تم اس
 جبکہ اس پر یقین لاوے کہ روح انسان فنا ہوگی اور بجا ہی اپنے کارہ کی سزا
 ایک دین گے اور جو گناہ قابل بخشش کے ہیں ہمارا خدا بخشے گا اور جو نیک
 کیا اور بست ہیں اور امیدوار انعام کے ہیں اونکی امیدیں برآدین گی
 میں بتاؤ یہ لازم ہے کہ نیکی کرو اور امیدوار انعام کے رہو دیکھو اور
 رہنا چاہو کہ وہ جو نیک ہیں وہ کیسے خوش ہیں اور بسبب نیکی کے کیسی کیسی
 مہ اونکی امیدیں آئندہ کو ہیں اور وہ لوگ تمام حوادث دینی سے محفوظ
 ہیں اور ادنیٰ تک دل تر ہے ۴ بعد ازان کر بیٹھنے پوچھا کہ آپ بتائیے کہ
 آپ کے اہل بچوں کی ہم کیونکر پرورش کریں اونسے جواب دیا کہ او
 کر بیٹھو اور خدا تمہارا ن ہے وہ چاہے گا جس طرح مدارات کرے گا بعد ازان
 پھر کر بیٹھنے پوچھا کہ آپ کو ہم لوگ دفن کیونکر کریں پوچھا کہ آپ
 عزیز و میری روح دربار پروردگار میں درجہ خدمتی کا پاؤگی یہ جسم
 جو کہ اصل میں خاک ہے چاہے جس طرح خاک میں ملا دیتا ۴ بعد ازان
 اوسکے بیٹوں اہل کے اوسکے سامنے لائے گئے جنہیں سے دوست

چھوٹے تھے اوسنے چند کلام کر کر حضرت کیا تھوڑی دیر بعد خدا شکار ہوا
 ہوئے اور کہا کہ وقت زہر نوش کر لیا جو جب حکم حاکمان اس جگہ کے آئیں
 فرمایا کہ پالہ زہر مذکور کالے آؤ اور بہت دلجی سے اوس زہر کو پی لیا
 یہ حال دیکھ کر داروغہ جیل خانہ نے رو دیا اور جب اوسنے سب زہر
 نوش کر لیا اوسوقت اوسکے دوست رشتہ دار جو کہ اپنے رنج
 کو بہت دیر سے مضطرب کیے بیٹھے ہوئے تھے اپنے دل پر قابض ہوئے
 اور بے تماشہ آہ وزاری و نالہ و فریاد کرنے لگے ایو لو درس نے
 اتنا شور و فغان کیا کہ جتنے حاضرین تھے اوسکے دلپر نہایت اثر ہوا
 لیکن خدا پرست حکیم سقراط بالکل دلجی سے کلام نصیحت آمیز کیے کیا
 اور اوسوقت یہ کلام کیے ۛ

(قولہ) اسے عزیزوں تکو کیا ہو گیا اور تمھاری نیکی کمان کئی میں تے عوف

کو صرف ایسے اسطے یہاں سے رخصت کیا کہ وہ ایسی ایسی باتوں سے باز
 رہیں میں تمھاری عاجزی کرتا ہوں کہ تم ذرا صبر کرو اور مضبوطی کو اپنے
 دل میں جگہ دو ۛ اس کلام نے اذکو چپکا کر دیا اور سقراط اس عرصہ میں اذ
 او صبر چلے قدمی کرتا رہا آخر کو جب کہ کینجٹ زہر اپنا اثر اوسکے دل پر کرنے لگا
 اور اوسکی ٹانگیں رنگین تو وہ بچھڑنے پر لیٹ گیا اور زہر اپنا اثر بخوبی
 کرنے لگا اور اخیر کو بخیر ہو گیا اور طاہر روح بنے جس عسری سے واسطے
 گلگشت روضہ رضوان کے پرواز کیا اور بروقت جان نکلنے کے کہ بیٹھنے
 اوسکی آنکھیں اور منہ جو کھلی تھیں بند کر دین اسطرح یہ نہایت مؤدب
 اور فاضل اور حکیم اور خدا پرست آدمی نے شہر بس کی عمر میں وفات پائی
 اخلاطوں نے جو اوسکی وفات کو حال لکھا ہے جو کوئی اوسکو پڑھا ہے وہ اسے سب

رہا جاتا ہے، اقلاطون اور شاگرد سقراط کے مقام مکارہ میں اقلیدس کے
 گوردشمنوں سقراط سے خوف کھا کر چلے گئے، دیورپیدس نے باشندگان
 شہر اسینہ کو نہایت لعنت ملامت واسطے مار ڈالنے ایسے نہایت اچھے آدمی
 کے کی اور نہایت ماتم اوسکی موت کا کیا بعد توڑے دن سقراط کے جبکہ
 اہل اسینہ کے دل میں سے وہاہیات توہیات جاتی رہے تو اونھوں
 نے اوسکی موت کا نہایت رنج کیا چند روز تک سواسے ذکر خیر سقراط کے
 شہر اسینہ میں اور کچھ نہ سنا گیا تمام درسوں اور کونچوں اور بازار وغین
 وکر میت انگیز سقراط بہت سنا کیا اور باخندے یہ کہنے لگے کہ سقراط نے
 ہمارے بچوں کو خوب تربیت کی اور اخلاق اور محبت ملک سے سکھائے
 اسے افسوس ہوا افسوس کہ ہننے اوسکی نیک خدمتوں کا کیا عوض دیا
 اب اہل شہر اسینہ نہایت ماتم کرتے تھے اور الزام لگانے والے سقراط
 کے واسطے جواب دہی لینے بگیا خون کے طلب ہوئے اور در سہ بند ہوئے
 اور تمام کار و بیوی چند روز کی واسطے معطل رہاے اور بلیطس جسے سقراط
 کو بزم شہر ایا تھا قتل ہوا اور تمام منصفان عدالت جنھوں نے اوسے بزم
 ثابت کیا تھا جلا وطن کیے گئے اور پلو طارک بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی اور
 سے باتی بھی رہے تو اوسنے لوگ کلام بھی نہیں کرتے تھے اور اونکو ناپاک شمار
 لگے اور جس جام میں وہ نہاتے تو وہاں دوسرا شخص جب تک کہ وہ جام صاف
 نہانے نہجاتا حتی کہ یہاں تک اون لوگون نے اپنے تئیں خود مار ڈالا اب
 باشندہ و اہل اسینہ کے صرف اسی بات سے کہ سقراط کے الزام لگانے والوں
 سے عوض لینے راضی ہوئے بلکہ ایک تیل کا بت اوسکا بنوایا اور ایک سوال
 بھی اوسکی یادگاری کیواسطے تیر کیا گیا فقط تصور اسکی بھی درج ہوتی ہے

شبهه حکیم سقراط



حال افلاطون کا

افلاطون ایک بہت مشہور حکیم متقدمین سے تھا اور اس کا باپ رہنے والا تھا
 کا تھا کہ دار الخلافہ بڑے بڑے یونان کا ہے اگرچہ افلاطون خود کسی اور جزیرہ
 میں چار سو تیس برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے پیدائش کا تھا کہتے
 ہیں کہ افلاطون بادشاہ گورڈس کے کہ اضربادشاہ اسینہ کا تھا اولاد
 میں سے تھا شروع میں افلاطون نے بطور امیر زادوں کے تربیت پائی
 وہ ورزش کیا کرتا اور فن شاعری اور تصویر کھینچنے کا اسے چند روز
 میں سیکھ لیا جب افلاطون کی بیس برس کی عمر ہوئی اسے سب اپنے
 استادوں کو ترک کیا اور فقط سقراط سے علوم حکمیہ تحصیل کرنے شروع
 کیے اور اسکی نصیحتوں کو غور سے سنا اور ان پر عمل کرتا
 سقراط افلاطون سے بڑی محبت رکھتا تھا اور یہ بھی اس کے ساتھ
 ہر وقت رہتا تھا چنانچہ جو وقت مخالفوں سقراط کے نے اسے زبردستی
 الزام لگایا اور اس کے مارنے کی بھڑائی کی اس وقت افلاطون نے
 اپنے استاد کے پیادہ میں کچھ گفتگو ماننے مانگے کہ جو سقراط کا اظہار لیتے
 تھے کہ کیا ارادہ کیا تھا لیکن حکام مذکور نے اس کو بولنے نہ دیا
 واضح ہو کہ واسطے تحصیل علوم حکمیہ کے افلاطون نے مختلف سفر اور جگہ
 اور مختلف ملکوں میں جا کر وہاں کے حکیموں اور عالموں سے ملاقات کی
 اور اسے علوم مذکور سیکھے چنانچہ وہ ملک مصر اور اٹلیہ وغیرہ میں گیا اور
 شاگردوں حکیم قتیبا جورس سے ملاقات حاصل کی اور اسے مسئلہ ابن
 حکیم کے معلوم کیے اور ملک مصر میں افلاطون نے بہت کچھ علم حاصل کیا اور بہت

ملک فارس یعنی ایران میں گیا اور وہاں جو دین آفتاب اور آتش پرستوں کا تھا اوسکو معلوم کیا اور اوسکا ارادہ ہندوستان میں بھی آئیکاتھا تاکہ اوسے حال دین پرستوں کا معلوم ہو جائے لیکن از بسکہ اون دنوں میں ملکوں شرفیہ میں لڑائی بھرائی ہو رہی تھی تو وہ اس ارادہ کو عمل میں نہیں لاسکا پتہ بعد ازاں افلاطون نے مراجعت اپنے وطن کی طرف کی اور شہر اسپینہ میں ایک مدرسہ بنایا اور وہاں اپنے مسکون اور علوم حکمیہ کو سکھانا شروع کیا یہ حکیم علم ہندسہ سے اتنا شوق رکھتا تھا کہ کہتے ہیں کہ اپنے مدرسہ کے دروازہ پر لکھ کر لگا دیا تھا کہ جو کوئی علم ہندسہ کو نہ جانتا ہو وہ اس گھر میں نہ آوے افلاطون کے مدرسہ میں اکثر امیرون اور بڑے آدمیوں کے لڑکے واسطے تعلیم کے آیا کرتے تھے اور اس حکیم کامل سے تعلیم پائی کرتے تھے اور نیکنامی اور شہرت افلاطون کی اسقدر ملکوں میں پھیل گئی تھی کہ دور دور سے طالب علم واسطے تحصیل علوم کے مدرسہ افلاطون میں آیا کرتے تھے بہت سے شاگرد اوس حکیم کے بڑے فاضل ہوئے لیکن ان سب میں سے ارسطو بہت مشہور ہے کہ اپنے استاد سے بھی علوم حکمیہ میں شرف لیکیا لیکن افسوس ہے کہ ہزار نیک اور خوب گوئی شخص ہو و کچھ بھی اوسکا حسد بعض آدمی کیا ہی کرتے ہیں چنانچہ اکثر حکیم اوسکا حسد کرتے تھے لیکن افلاطون اوسکے حسد پر کچھ خیال نہ کرتا اور اگر کوئی شخص اوس سے کلام بھی کرتا تو وہ اوسے جواب معقول دیتا اور جب ہو رہت بڑا مسئلہ افلاطون کی حکمت کا یہ تھا کہ سارے عالم میں دو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ ایک دوسرے پر موقوف نہیں اور ان شے عالم میں جی ہوئی ہے ایک نوان میں سے وہ ہے جس سے ہر شے

بنی ہوئی ہے اور اسکا نام مادہ ہے اور دوسری وہ ہے جسے ہر شے
 عالم میں بنائی ہے اور وہ خدا ہے اظلاطون یہ کتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے عالم
 کو اوس مادہ سے بنایا ہے جو پہلے سے بلے قاعدہ اور بلے ترتیب موجود
 تھا اور مادہ کے وہ یہ تعریف کرتا ہے کہ مادہ وہ شے ہے کہ اوس میں
 کوئی شکل یا ضعف یا فضل موجود نہیں ہے لیکن کوئی شکل یا صفت کی
 حاصل کرنے کی استعداد اوس میں پائی جاتی ہے پس موافق اس حکم کے
 عالم کو تو ایک عمارت عظیم الشان سے تشبیہ دینا چاہیے اور مادہ کو مصالح
 سے کہ جس سے یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے اور خدا کو گارگر سے جسے یہ
 عمارت کھڑی کی ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ قول اس حکم کا یہ تھا
 کہ مادہ ہمیشہ سے ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور خدا نے اوس
 نہیں پیدا کیا ہے ہذا اظلاطون ذات خدا تعالیٰ کی تعریف یوں کرتا ہے
 کہ وہ عقل عظیم ہے اور غیر مادی ہے اور نہ اوس کا شروع ہے اور نہ
 انجام اور کوئی تبدیلی اور تغیرات اوسکی ذات میں نہیں آسکتے ہیں اور
 اوسکا وہ جان فقط عقل ہی سے آسکتا ہے ہذا ایسے ایسے قول ہیں اس
 حکیم یونانی کے کہ وہ اتنا مشہور ہے کہ اوسکا نام جیسا کہ گلیون شہر دہلی
 میں بچہ بچہ جانتا ہے ویسا ہی شہر لندن میں اور بنجارا میں وہ جانا گیا
 ہے بسبب اسکے کہ یہ حکیم ورنڈش اور کثرت اکثر کرتا رہتا تھا وہ
 بوڑھا بہ تک صحیح و سالم رہا اور اوسکے اعضاء درست رہے اور اوس
 سیوان حاصل کیا ہذا اور بعد ازاں اوسنے وفات پائی ہذا
 تصویر اوسکی بھی درج کتاب ہوتی ہے

شیخ حکیم افلاطون



حال ارسطو کا

سب حکماء یونانی کا بادشاہ حکیم ارسطو تھا اور وہ پیدا ہوا تھا ایک گاؤں
 ضلع مقدونیا میں قریب مین سو چوراسی برس پہلے پیدا ہوا تھا حضرت عیسیٰ
 کے باپ اس حکیم کا طبابت کرتا تھا ارسطو کے ماں باپ اوسکو طفولیت
 میں چھوڑ کر مرگے اور اس سبب سو عمر اٹکی کہ وہو لعب میں صرف
 کیا اور جبکہ جو کچھ مال و اسباب اوسکا باپ چھوڑ کر مر گیا تھا وہ چکا اوسنے فوج
 میں نوکری کی لیکن وہاں اوس سے کام اچھی طرح سے نہیں ہو سکا
 پس اس علاقہ کو چھوڑ کر شہر سینہ میں کہ دار الحکومت یونان کا ہے آیا اور
 حکمت کی تحصیل میں مصروف ہوا جبکہ اوسنے شاگردی افلاطون کی
 اختیار کی اوسکی عمر اٹھارہ برس کی تھی اور اس حکیم مشہور سے اوسنے
 ۳۷ برس کی عمر تک تحصیل علوم کی کی بیان تک کہ جتنے شاگرد افلاطون کے
 تھے اون سب سے وہ مشہور لے گیا بعد کچھ عرصہ کے فلیقوسس باپ کنڈ
 رومی کے نے شہرت ارسطو کی سکر اوسکو طلب کیا اور بیٹے کا اوسے پتہ
 بنایا آٹھ برس کے عرصہ میں ارسطو نے سکندر کو اتنے علوم سکھا دیے
 اول بلاغت دوم علم طبی سوم علم اخلاق اور فروع علم کے اس سبب
 سے کہ ارسطو نے سکندر کو اتنے علم سکھا دیے تھے فلیقوسس اوسکی بہت
 خاطر کرتا تھا اور اوسکے بت طیار کروا کر اوتھیں مکانوں میں لگا دیا
 اور اوس گاؤں کو جہاں وہ پیدا ہوا تھا جواب اوجڑ ہو گیا
 تھا دوبارہ تعمیر کروا دیا تھا چودہ برس تک ارسطو شہر
 سینہ میں رہا اور جو کتابیں اور اشیا و اسنے تحقیقات علوم

حکیم کے ضرور تھیں اور انہیں بہم پہنچا کر دریافت کرنے مسائل حکیمہ کے
 میں مصروف رہا بسبب اسکے کہ سکندر ایک بڑا بادشاہ تھا اور ایک خلقت
 اور سلی شان اور شوکت کی تعریف کرنے والی تھی تو ارسطو کا بھی بڑا نام پورا
 کیونکہ سکندر اس حکیم کو بطور دوست کے مارات کرنا تھا جب سکندر مر گیا
 تو ارسطو بھی بسبب خوف ماسدون اور کاروسکے شہر ایسینہ کو چھوڑ کر
 بھاگ گیا اور حذر اپنے بھاگنے کا یہ کیا کہ میں انہیں جانتا کہ باغیہ سے شہر
 ایسینہ کے پھر وہ گناہ کریں جو انہوں نے سقراط کے مار ڈالنے میں کیا تھا
 بعد چند روز کے ارسطو نے وفات پائی علاوہ رسالوں کے حکمت میں ارسطو
 نے قریب ۱۰۰ رسالوں کے شاعری میں اور فصاحت و بلاغت میں اور
 قوانین میں اور اور فرغ علم میں لکھے تھے مرنے وقت ارسطو نے ساری
 اپنی تصنیفات کو ایک اپنے دوست کو حوالہ کیا اور یہ حکم دیا کہ انہیں کبھی
 مشہور نہ کرے اور رواج نہ پوچھو اس شخص نے ایک اور شخص کو بے کتابین
 سپرد کیا اور اس شخص نے انہیں ایک جاسے زمین میں دفن کیا بخوف
 بادشاہ لاکر پڑ گیس کے کہ جو ادنیٰ تلاش میں بہت تھا اور ارسطو سے بے
 کتابین ۱۴۰ برس تک زمین میں گڑی رہیں بعد چند مدت کے ایک امپراتور
 کے نے ان سب کتابوں کو خرید لیا اور جب سلا جو ایک بڑا امپراتور رو میہ کی
 کہ تھا اس شہر میں آیا اور نے ان کتابوں کو لیا اور اس وقت سے رواج
 حکمت یونانی کا ملک رو میہ کبریٰ میں ہونے لگا ارسطو کی تصنیفات
 بہت سے فاضلوں نے شیح لکھی ہیں مثلاً بو علی سینا اور اور
 حکیموں فرنگستان کے نے اور جو اسکے غلط ہیں انہیں بھی
 باتیں حکماء ساخرین میںی فسہ نگین نے نکالی ہیں +

حال عمدۃ الحکماء و میقراطیس کا

یہ حکیم شہر آبدار میں جو کہ ملک خراسان میں واقع ہے پیدا ہوا تھا اور پھر شمال میں یونان کے رہے یہ حکیم دنیا سے علیحدہ ہو کر ایک باغ میں تنہائی میں واسطے کفیل علوم کے جا بیٹھا تھا اور بعد مقوٹے دنوں کے اوسنے فنا دونوں آنکھیں بھوڑ ڈالیں تاکہ کسی اور طرف خیال نہ بیٹھے اور صرف بیخ خیالات اور تحقیقات علم فلاسفہ کے کیا کرے یونان کے لوگوں نے اوسکی اس حرکت سے اوسکو دیوانہ سمجھا اور مشہور کیا کہ اس حکیم کو جنون ہو گیا ہے اور اسی واسطے افضل الاطباء طبیب اول حکیم بقراط سے کہا کہ وہ اوسکی بیماری کو دیکھے بقراط نے اوسکو دیکھ کر کہا کہ اوسکے دشمنوں کو بھی بیماری جنون کی نہیں ہے اور دیمقراطیس بہت اچھا ہے دیمقراطیس سوائے عالم اور فاضل ہونے کے نیک اور عادل بہت تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ دارا بادشاہ ایران بسبب مرجانے اوسکی بیگم کے نہایت پریشان حال اور غمگین تھا دیمقراطیس نے بادشاہ سے کہا کہ میں شاہزادی کو زندہ کر دوں گا اگر تو میں شخص کو جان میں سے تلاش کر کر ایسے بتا دے کہ اوپر کبھی مصیبت اور کینتی نہ آئی ہو چنانچہ دارا نے ہر چند ایسے شخص تلاش کیے لیکن کہیں تپا نہ ملا پھر دیمقراطیس نے کہا کہ اے بادشاہ کچھ بھڑی مصیبت ہی نہیں آئی ہے بلکہ تمام جان پر کوئی نہ کوئی مصیبت آئی رہتی ہے اسواسطے نواتنا رنج کیوں کرتا ہے پد دیمقراطیس اپنے شاگردوں کو سکھایا کرتا تھا کہ روح انسان کی انسان کے ساتھ مرجاتی ہے

اسی واسطے وہ بھوت پلید بریقین بنیں لانا تھا ہر چند کہ شب کو اکثر لوگ بڑی خوفناک شکل بنا کر اوسکے سامنے آئے لیکن اوسکے دلکو ذرا بھی اثر نہ پیدا ہوا یہ حکیم ایک سو نو برس کی عمر کا ہو کر سن ۳۶۷ پیشتر سن عیسوی کے مر گیا اوسکی تصنیفات سے کوئی کتاب اب باقی نہیں رہی سب باعث گذرنے زمانہ قدیم کے صفحہ ہستی پر سے جاتی رہیں فقط

حال بقراط کا

واضح ہو کہ بقراط ایک بڑا حکیم رہنے والا جزیرہ کوس کا کہ قریب ملک یونان کے واقع ہے تھا اور وہ قریب چار سو برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا مورخ کہتے ہیں علم طبابت کا اوس سے بھی نکلا ہے اور انہیں شک نہیں کہ اوسکے زمانہ سے پہلے وہ بات سچ ہے کہ کچھ نہ کچھ احوال علم کے اوسکے زمانہ سے پہلے دریافت کیے گئے ہیں لیکن یہ حالات علم مذکور کے ایسے ہیں کہ انہیں کچھ قاعدہ یا ترتیب نہیں پائی جاتی ہے لیکن بقراط نے بہت سی باتیں علم طبابت کی نکالیں اور اسکی تحقیقات میں نہایت ہی کوشش کی پس اس لحاظ سے اوسکو سچا اس علم بزرگ کا تصور کرنا چاہیے + بعد اس حکیم کے سے طبابت ایک علیحدہ علم ہو گیا اور مطلق حکمت سے جدا ہو گیا لیکن از بسکہ یہ حکیم علم طبابت میں بہت ہی مشہور تھا تو بہت سے شخصوں نے کتابیں علم حکمت میں لکھ کر یہ مشہور کر دیا کہ انہیں بقراط نے تصنیف کیا ہے تاکہ اوسکے نام سے لوگ اوس کتابوں کی قدر دانی کریں اور ادھنیں مطالعہ میں لائیں اور ادھنیں خریدیں اس باعث سے بہت

بہت شک پڑتا ہے کہ آیا فلانی کتاب جو اس کے نام سے مشہور ہے
 حقیقت میں اس کی کہی ہوئی ہے یا نہیں اور اس کی شہرت ملک یونان
 میں اور اور ملکوں میں بہت ہی پھیلی گئی اور اکثر بادشاہوں نے
 کہ خلیفوں نے اس زمانہ میں وہاں آگئی تھی اسے طلب کیا لیکن وہ
 وہاں نہیں گیا اور سمیت ہوا کی معلوم کر کے اسے دریافت کیا کہ وہاں
 مذکورہ شہر اس میں بھی آئے گی میں واسطے دفع اس رہا جس کے اسے
 بہت کوشش کی یہ حکیم شاگرد تھا اقلیدس کا کہ اس زمانہ میں
 ایک بڑا حکیم تھا سوائے اس حکیم کے اسے اور فاضلون اور عالموں سے
 مختلف فرغ علوم میں تعلیم پائی واضح ہو کہ اس ہی زمانہ میں ایک بڑا
 حکیم جس کا نام دیمقراطیس تھا ملک یونان میں موجود تھا اور اسے بہت
 کچھ درباب مسئلہ فلا اور اجزاء مادی کے لکھا ہے دیمقراطیس اس قدر
 مطالعہ اور تحقیقات علوم حکیمہ میں رہتا تھا کہ جس شہر میں وہ رہتا تھا وہاں
 کے لوگ یہ تصور کرنے لگے کہ وہ دیوانہ ہو گیا چنانچہ انہوں نے حکیم
 بقراط کو کہ اس زمانہ میں بادشاہ طبیہ نکا تھا اس بات سے مطلع
 کیا اور واسطے علاج دیمقراطیس کے اسے طلب کیا پس یہ وہاں گیا
 اور جب اس کی ملاقات دیمقراطیس سے ہوئی وہ اس کے علم اور حکمت
 سے نہایت خوش ہوا یہاں تک کہ اس کی شاگردی اختیار کی چنانچہ اسے
 بعض مورخ یہ کہتے ہیں کہ بقراط شاگرد دیمقراطیس کا تھا بقراط نے اس
 شہر کے آدمیوں سے جان دیمقراطیس رہتا تھا کہا کہ دیمقراطیس
 دیوانہ نہیں لیکن سوائے اس کے جتنے باشندے اس شہر کے ہیں وہ
 سب دیوانہ ہیں کہتے ہیں کہ بعد بقراط کے میں پروکاس جو شاہزادہ مقدونیہ

کا تھا بیمار ہوا اور اکثر حکیموں نے یہ کہا کہ اس سے تپ دق ہے اور چونکہ
 ان دیون بقراط کے علم کی بڑی دھوم مچ رہی تھی تو شاہزادہ مذکور نے
 اسے طلب کیا اور چونکہ اس طلب کے حکیم مذکور مقدمہ دینے کو گیا اور شاہزادہ
 کو دیکھ کر یہ کہا کہ اس سے تپ دق نہیں ہے بلکہ عشق کی بیماری ہے اور یہ
 بات اس کی بیچ نکلی کیونکہ جب باپ اس شاہزادہ کا بیٹا اسکندر رومی
 مر گیا اس شاہزادہ نے اپنا عشق ایک عورت سے جو آشنا
 اسکندر رومی کی سخی ظاہر کیا اور بعد اس وقت کے وہ اچھا ہو گیا
 بقراط نے بیاریون کی بہت ہی تحقیقات کی ہے اور سکی راسے میں
 دو بڑے باعث بیاریون کے ہوا اور کھانا کھانے چنانچہ اس سے کئی کتابیں
 درباب مختلف قسم کے کھانے کے لکھیں ہیں اور ارضین واسطے مطالعہ اور مضمون
 کے بیان کرنے میں خوب ہی اوستا دتھا اس نے اتنی صفائی اور شرح
 سے حال علامات بیاریون کا لکھا کہ جو کوئی اس حال کو پڑھے اس سے وہ
 بہت ہی دلچسپ معلوم ہوگا اس حکیم کی راسے یہ تھی کہ حیوان میں ایک شے
 طبع ہے کہ وہ خود بخود بغیر دطیب کے یا کسی علاج کے بیاریون کی تدارک
 میں کوشش بلین کرتی ہے اور یہ حکیم یہ بھی کہتا ہے کہ بہت سے ایسے قوا
 ہیں کہ جو تابع اس طبع حیوانی کے ہیں یعنی گویا اس کے لوگ ہیں اور جو
 طبع حیوانی چاہتی ہے وہ کام بحال لے ہیں مثلاً تقسیم کرنا خون اور حرارت
 وغیرہ کا سب اجزائے جسم میں ایک جا بقراط کہتا ہے اور طبع وہ شے
 ہے کہ جس کے ذریعہ سے حیوان پرورش پاتا ہے اور بڑھتا ہے اور طبع
 اپنا اثر اس طرح کرتی ہے کہ جو اشیاء کھانے وغیرہ میں بڑے ہیں اور
 اچھے جزوں سے ملحدہ کرتی ہے اور بڑے بڑے کو جسم میں سے خارج کرتی

اور اچھے اچھے کو رہنے دیتی ہے اب ہم حال اس حکیم کا تمام کرتے ہیں بعضے مورخ تو یہ کہتے ہیں کہ یہ حکیم اپنے عمر کے پچاسی سال میں مر گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ایک سو چار سال اور بقول بعضے ایک سو نو سال کی عمر میں مرا لیکن وہ کسی عمر میں مرا ہو غرض یہ کہ علم طبابت کا موجد تھا اور اوسکا آن تک حکماء سب ملکوں کے ادب کرتے ہیں اور جو بڑا حکیم ہوتا ہے اس سے بقراط سے مشابہ کہتے ہیں

حال ابو علی سینا کا

یہ بات سب عاقل اور دانا خوب جانتے ہیں کہ واقف ہونے حالات حکماء اور فاضلوں کے سے آدمیوں کو تحریک واسطے حصول علم اور عقل کے ہوتی ہے جب ہم کسی بڑے فاضل کی تعریف سنتے ہیں تو ہمارا بھی دل یہ چاہتا ہے کہ ہم بھی مانند اس کے کیسے بنیں اور اس بات میں حتی الامکان کوشش کرتے ہیں بس بیان سے مفید ہونا واقفیت حالات حکماء کا ظاہر ہوا اور اس واسطے ہم اس کتاب میں ایسے حکیم کا حال لکھیں گے کہ وہ سب کو بہت عزیز ہوگا۔ یہ حکیم ابو علی سینا ہے کہ حکماء عیسویہ کا بادشاہ تھا واضح ہو کہ یہ عجیب شخص ایک گاؤں میں کہ قریب شہر بخارا کے واقع ہے پیدا ہوا تھا اور اسکا باپ شہر بخارا سے بخارا میں آیا تھا اور بیان شادی اپنی کر لی تھی شہر بخارا میں اس حکیم اعظم نے تحصیل قرآن وغیرہ کو کیا اور اس بات میں اسقدر کوشش کی کہ کس برس کی عمر میں وہ نہایت مشکل اور پوشیدہ مطلب کلام اللہ کے سے واقف و ماہر ہو گیا اس عند میں ایک شخص نامی

ابو عبد اللہ رہنے والا شام کا بخارا میں علوم حکمیہ لکھا یا کرتا تھا اور اس
 شخص کی بڑی شہرت تھی جو علی سینا نے اس فاضل کی شاگردی اختیار
 کی اور اس سے علم منطق سیکھنا شروع کیا لیکن بعد مدت کے اس نے
 دریافت کیا کہ پڑھنا بھی طرے اور جلد مدرسوں میں نہیں ہو سکتا ہے اور
 اس لیے اس نے آپ ہی آپ بغیر مدرسہ کسی استاد کے سیکھنا شروع اور
 چند روز میں تمام کتابوں علوم حکمیہ کو اس نے بذریعہ اونکی شرحوں کے تحصیل
 کر لیا وہ علم ہندسہ سے بھی بڑا شوق رکھتا تھا اور کہتے ہیں کہ چھ اول کلین
 اقلیدس کی بڑھ کے اس نے اخیر شکل تک معلوم کر لی اور سارے اقلیدس
 کو اپنے حافظہ میں رکھ لیا بعد ازاں اس نے فن طبابت سیکھنا شروع کیا
 اور چونکہ اس بات سے خوب آگاہ تھا کہ بغیر عمل کے یہ فن کچھ فائدہ نہیں
 دیتا تو وہ بیارون کی ہمیشہ تلاش میں رہتا اور جو بیمار ملتا اس کا خوب
 علاج کرتا سو برس کی عمر تک اس نے ساری کتابیں اس فن میں تحصیل
 کر لیں اور پھر علوم حکمیہ کی طرف توجہ کی اور بعد ڈیڑھ برس کے اس نے
 ساری کتابیں ان علوم کی بھی حاصل کر لیں تحصیل علوم میں وہ اتنی توشش
 کرتا تھا کہ وہ راتوں کو جاگتا تھا اور جو وقت اس پر نیند غلبہ
 کرتی تو وہ ایک گلاس شراب کافوش کرتا اور اس سے وہ بچر ہو جاتا
 ہو کہ اپنے مطالعہ میں مصروف ہوتا جب اس حکیم کی اکیس برس کی عمر ہوئی تو
 اس نے ارادہ واسطے بنائے ایک ایسی کتاب کہ جس میں سب علوم مندرج
 ہوں گا اور بعد چند روز کے اس نے ایک کتاب پس جلدوں میں
 کہہ ڈالی چونکہ شہرت اس حکیم کا اس کی سارے ملکوں مشرق میں پھیلی ہوئی
 تھی تو سب بادشاہ اور حکام یہ پوچھتے تھے کہ بوقت بیمار ہونے کے اسے کون

علاج اونکا کیا جاوے چنانچہ محمود غزنوی نے ایک نہایت غرور کا نامہ
 نام دالی خوارزم کے لکھا اس مضمون سے کہ حکیم بوعلی سینا کو ہمارے
 پاس بھیجو لیکن جو شخص فاضل اور عالم ہوتے ہیں اونکو کسی طرح کی پروا
 نہیں ہوتی اور وہ اکثر آزاد نشہ ہوا کرتے ہیں اور اونکو ذرا سا بھی غرور
 کے ہمارے کی برداشت نہیں ہوتی ہے پس دالی خوارزم نے بوعلی سینا
 کو کہا کہ تم محمود غزنوی کے پاس جاؤ لیکن یہ بات وہ عمل میں لایا اور وہاں
 جا رہا کے پاس رہا نہ ہو اس بادشاہ کا بیٹا بہت بیمار تھا اور باوجود
 بہتر سے طبیوں نے اسکا علاج کیا لکن فائدہ نہوا جب بوعلی سینا نے
 اس شاہزادہ کی نبض دیکھی تو اسنے فوراً معلوم کر لیا کہ وہ بسبب زیادتی
 عشق کے بیمار ہے مگر وہ اسکو ظاہر نہیں کر سکتا تھا جب یہ بات
 معلوم ہوئی تو دالی جا رہا نے ناظر حرم کو حکم دیا کہ تمام مکانوں
 محل کا نام شاہزادہ سے کے آگے بیان کرے اور جب یہ بات عمل
 میں آئی تو اس اشار میں اس بیمار کی نبض یکایک ذرا تیز معلوم ہوئی
 اور یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ مشوق شاہزادہ کا فلاں مکان میں رہتا ہے
 اور بعد ازاں نام تمام عورتوں کا جو اس مکان میں رہتی تھیں شاہزادہ کو
 آگے بیان کیا گیا تو ایک خاص نام کے لینے ہی شاہزادہ نہایت خوش
 معلوم ہوا اور اسکی نبض بہت تیز چلنے لگی اور بیان سے یہ معلوم ہوا
 کہ وہ ایک لوتھی پر عاشق تھا اور اسے واسطے بوعلی سینا نے کہا کہ سو سے
 اس لوتھی کے اور کوئی آدمی شاہزادہ کو اچھا نہیں کر سکتا یہی بات
 عمل میں آئی اور شاہزادہ چند روز میں بالکل اچھا ہو گیا اور دالی جا رہا نے
 اس حکایت پر حکیم بہت انعام و اکرام بخشا بیان سے بوعلی سینا پاس آیا و بادشاہ

خاندان بوردین سے تھا گیا اور یہ بادشاہ اوس سے یہاں تک خوش ہوا
کہ اوس نے اپنا وزیر بنایا لیکن اس مرتبہ عالی کو اوس نے چند روز سی رکھا کیونکہ
اس قدر عیش و عشرت اور شرب خواری اور عشق میں مشغول ہوا کہ اوس کا علم
اوس سے غفا ہو گیا ایک شاعر جو اسی عہد میں تھا طر سے یہ کہتا ہے کہ گو
بوعلی سینا نے سارے علوم حکمیہ تحصیل کیے لیکن اخلاق اوس کے درست
نہوئے تحصیل طبابت نے اوسے اتنا ہوش بھی نہیں دیا کہ بد پرہیزی
بڑی ہوتی ہے فی الحقیقت علم اور عمل دو بالکل مختلف شے ہیں اور جوت
کہ عالم میں نامناسب باتیں بائی جاتی ہیں تو ایک طرح کا غصہ اور افسوس
آتا ہے غصہ تو اس واسطے کہ گو یہ شخص برائی ایک شے کی سے آگاہ ہو
پھر بھی وہ اوس سے باز نہیں آتا ہے اور افسوس اس واسطے کہ ایسے
فاضل شخص میں جسکی فضیلت اور علم پر خیال کرنے سے اوسکی تعریف
کرنیکو دل چاہے ایسی بڑی باتیں بھی بائی جائیں جو جاہلون میں بھی کم ہوتی
ہیں پناقصہ سبب بہت سی بد پرہیزیوں کے بوعلی سینا کو ایک بہاری
سخت ماند ہوئی اور اس بہاری سے ۱۰۳۶ء عیسوی میں بیچ عمر اٹھاون
برس کے مقام ہمدان میں مر گیا ابوعلی سینا نے اتنی کتابیں علوم مختلفہ
میں لکھی ہیں کہ اگر اوسکی فقط فرست بھی اس جیسے لکھیں تو اس میں
واسطے اتنی جائے ضرور ہوگی کہ اور مطالب کے لکھنے کیواسطے جائے
باقی نریگی اور ایواسطے اس جیسے ہم فقط یہ بیان کرتے ہیں کہ علم منطق
اور طبابت اور البعد الطبیعیات اور الہیات اور ہندسہ اور ہیئت وغیرہ
میں لکھی ہیں اور لکھنے میں اس شخص کو اتنی مشق تھی کہ وہ ایک دن میں
سچاس صفحہ لکھ لیا کرتا تھا اور باوجود اسکے اوسکو کچھ تھکاوٹ نہیں معلوم ہوتی تھی

حال لقمان حکیم

یہ بڑا حکیم ولایت مشرقی میں نہایت مشہور ہے بہت سی باتیں عجیب غریب درباب حالات اس حکیم کے مشہور ہیں لیکن عاقل لوگ اذکو افسانہ سمجھتے ہیں بعض مورخ تو لکھتے ہیں کہ یہ حکیم عباسیہ میں پیدا ہوا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص ملک عرب میں گذرا ہے کہتے ہیں کہ حکیم موصوف حضرت پنیر داؤد کے عہد میں تھا اور مذہب موسائی یعنی یہودی رکھتا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اکثر کتب انگریزی کو جو مطالعہ کیا اوس میں یہی پایا کہ تاریخ پیدائش وفات اور جاے مقام اس حکیم فاضل کی بالکل تحقیق معلوم نہیں اور بعض کتب فارسی میں جو دیکھا تو اس حکیم کے حالات میں مبالغہ بہت پایا جس پر اقم کو اچھی طرح اعتبار نہیں آیا اور پھر بھی لطف یہ ہے کہ کوئی تاریخ کسی باب میں درباب فاضل کے نہیں لکھی ۛ ۛ ۛ

حال حکیم جالینوس کا

جالینوس حکیم یونانی شہر فرغامیس کا جو بلاد ایشیا مشرقی قسطنطنیہ سے ہے پیشو اطیبیوں کا ہے اپنے زمانہ میں تصنیف کرنے والا کتابوں جلیلہ کا فن طب وغیرہ میں علم طبیعی سے ہے اور جالینوس نے ایک فرست اسماء اپنی تالیفات کی بیان کی وہ زیادہ سوتانا سے ہے اسنے بہت شہر و نام میں سفر کیا ایک اوس میں سے مصر قبرص کیوں ہے جہاں کہ واسطے دیکھنے گل مغموم کے گیا تھا اور مدینہ مدینہ

و دیگر گیا اور انظومیں وغیرہ قیصر دن کے زمانہ میں طب اور فلسفہ اور
تمام علوم ریاضی میں سترہ برس کی عمر میں فائق ہوا اور اسپر کسی نے علم
تشریح میں بیعت نہیں کی اور اس فن میں سترہ مقالہ کی ادنیٰ کتاب
تالیف کی ہے اور اسکا باب مساحت دان تھا اسکے عہد میں ادس کے
دانام ترکو کی نہیں تھا اور جالینوس ستاسی برس کی عمر میں مر گیا ہے

نام جالینوس کے کتب اور ادنیٰ نقلوں اور شعروں کا یہ سے بی بی
کتاب لفرق نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ہے کتاب الصناعت یعنی کاریگری
کی نقل کیا حنین نے ایک مقالہ ہے کتاب نبض کے حاملین نقل کیا
حنین نے ایک مقالہ ہے کتاب اغلو قن الثانی واسطے شفا و مرضوں
کے نقل کیے حنین نے دو مقالہ ہے کتاب المقالات الخمس نقل کیا
حنین نے تشریح میں ہے کتاب اسطقتات یعنی اصول کی نقل کیا
حنین نے ایک مقالہ ہے کتاب المزاج نقل کیے حنین نے تین مقالہ ہے
کتاب طبیعت کی قوتوں کی نقل کیے حنین نے تین مقالے ہے کتاب العلل
وانواع نقل کیے حنین نے چھ مقالہ ہے پیمان باطنی علتوں کی
نقل کیے حنین نے چھ مقالے ہے کتاب بڑی نبض کی نقل کیے حبیش نے
سولہ مقالے ہے اور وہ چار مسم کی ہے اور نقل کیا حنین نے ایک مقالہ
عربی میں ہے کتاب نبض کی نقل کیے حنین نے دو مقالے ہے کتاب بجران کی
دن کی نقل کیے حنین نے تین مقالے ہے کتاب جیلہ البرع وہ مقالے نقل کیا اور
حبیش نے عربی میں اور درست کیے حنین نے چھ مقالے اول کے اور آٹھ مقالہ آخر
کے حنین موسیٰ نے کتاب تہییر الاصحاء واسطے حفاظت صحت و نقل کیے حبیش نے چھ مقالے ہے
کتاب التشریح البکیر ہے چاس مقالہ نقل کیے حبیش نے ہے کتاب باختلاف التشریح کی نقل کیے

جیش نے دو مقالے بذاتہ شرح مردہ حیوان کی نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ کتاب شرح زندہ حیوان کی نقل کیے جیش نے دو مقالے بذاتہ
بقراط کی علم شرح میں نقل کیے جیش نے پانچ مقالے بذاتہ کتاب ارسطو کے
علم کی شرح میں نقل کیے جیش نے تین مقالے بذاتہ کتاب شرح رحم کی نقل
کیا جیش نے ایک مقالہ عربی میں بذاتہ سینہ اور پھیڑہ کے حرکات میں نقل
کیا اصطفیٰ بن یاسل نے عربی میں اور اصلاح حنین کی تین مقالوں پر
کتاب النفس اسکو بھی اصطفیٰ نے نقل کیا اور اصلاح حنین کی دو مقالوں
پر سے بذاتہ عضلہ یعنی بھلی کی حرکت میں نقل کیا اصطفیٰ نے اور اصلاح
حنین کی ایک مقالہ پر سے بذاتہ آواز کی نقل کیے حنین نے عربی میں
چار مقالے بذاتہ حاجت کی نبض کی طرف نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ بذاتہ حرکت جموں کی نقل کیا جیش نے ایک
مقالہ بذاتہ احتیاج کی نفس کی طرف نقل کیا اصطفیٰ نے ایک
طور پر اور حنین نے ایک اور طور پر ایک مقالہ بذاتہ بقراط اور افلاطون
کی رائیوں کی نقل کیے جیش نے دس مقالے بذاتہ اعضا کو خواہد کی نقل
کیے جیش نے عربی میں اور درست کیے حنین نے سترہ مقالے بذاتہ بدن کی
تازگی کی نقل کیے حنین نے ایک مقالہ بذاتہ فضل الہیات نقل کیا حنین نے
سربانی اور عربی میں ایک مقالہ بذاتہ سو مزاج مختلف کی نقل کیا حنین نے
ایک مقالہ بذاتہ برہمی حکم کی اصطفیٰ نے اسکا ایک مقالہ ترجمہ کیا بذاتہ مفرد
دواؤں کی نقل کیے حنین نے گیارہ مقالے بذاتہ درموئی ابراہیم بن الصلتی
اسکے ایک مقالے کا ترجمہ کیا بذاتہ المنی نقل کیے حنین نے دو مقالے بذاتہ ستونے
بچہ پیدا ہونے حنین نے ایک مقالہ کا ترجمہ کیا بذاتہ خلط سوا کی اصطفیٰ نے

اسکا ایک مقالہ نقل کیا کتاب رد النفس نقل کیے حسین نے تین مقالے یہ کتاب
تقدیرۃ الممرۃ نقل کیا عیسیٰ ابن یحییٰ نے ایک مقالہ کتاب لاغری یعنی
دبیلے ہونیکے بیان میں نقل کیا حسین نے ایک مقالہ یہ کتاب فصد کے حال
میں نقل کیا عیسیٰ ابن یحییٰ نے ایک مقالہ اور اسکا ترجمہ کیا اصطفیٰ نے
کتاب بچہ کی صفات میں جسکو مرگی آتی ہے نقل کیا ابن الصلت از سرانی
اور عربی میں ایک مقالہ یہ کتاب مطلق تفسیر کی نقل کیا حسین نے ایک مقالہ
کتاب اعضا کے قوتوں کی نقل کیے حسین نے تین مقالے یہ کتاب بقراط
کی تفسیر کے واسطے تیز سخت مضمون کی نقل کیا حسین نے ایک مقالہ یہ کتاب دوا
کے جو مقابل ہیں امراض کے نقل کیے عیسیٰ ابن یحییٰ نے دو مقالے یہ
کتاب ہاضمہ جگر کے بیان میں نقل کیا ثابت اور قلی اور حبش نے عربی
میں ایک مقالہ یہ کتاب ترکیب ادویات کی نقل کی حبش الاعظم نے سترہ مقالے
کتاب التریاق الی قیصر نقل کیا یحییٰ بن یطریق نے ایک مقالہ یہ کتاب اس
باب میں کہ طبیب فاضل فیلسوف ہوتا ہے نقل کیا حسین نے یہ کتاب محنت
کشی کے ساتھ کرہ ضمیر یعنی گیند کی نقل کیا حبش نے ایک مقالہ یہ کتاب طب
کی کتب صحیحہ کے بیان میں نقل کیا حسین نے ایک مقالہ یہ کتاب محنت طبیب
کی نقل کیا حسین نے ایک مقالہ یہ کتاب رایا کے عقائد کی نقل کیا ثابت
نے ایک مقالہ یہ کتاب بلہ بان پذیرہ مقالہ حسین سے کچھ موجود ہے یہ کتاب
تفسیر لہ عجوبہ ترجمہ دوتا کا اور اصلاح حسین کی ایک مقالہ یہ کتاب نقل
یعنی عادات کی نقل کیے حبش نے چار مقالے یہ کتاب اوسکی جو ذکر
کراسے افلاطون نے بلہ اوس میں اوسین سے ہیں مقالے موجود ہیں
نقل کیے ہوئے حسین کے اور اب تین کا ترجمہ اسحق کامیہ یہ کتاب

اس حالت میں کہ محرک اول نہیں حرکت کیا کرتا نقل کیا جنین نے ایک مثالہ کتاب اس حال میں کہ قوتیں نفس کی تابع ہوتی ہیں بدن کے مزاج کی نقل کیا جنین نے ایک مثالہ اور میں نے دیکھا ہے جالینوس کی کتاب الفصد میں اور وہ چھوٹا رسالہ غیر مشہور ہے اور یہ کتاب بڑی ہی ہے رسالہ سے اسکو بہ لاجین بن اتق نے یونانی سے عربی میں اور اسکو درست کیا اور ادوین ایک ایسا مقدمہ زیادہ کیا جسکا اعتماد کرنا صنعت اور علاج میں بلیب پر واجب ہے پڑھو

حال حکیم کن فیوشش کا

یہ حکیم ایک عقلمند زمانہ قدیم میں بیچ ملک چین کے سوسہ پہلے حضرت عیسیٰ کے ہوئے اور مانند زردشت اور حضرت موسیٰ کے لوگوں کو نصیحت کیا کرتا تھا اور لوگ چین کے اسکا بڑا ادب کرتے تھے بلکہ بیان تک کہ وہ ان کے لوگ اس کے نام کی اب تک تعظیم دیتے ہیں لیکن چونکہ اس وقت میں خاقان چین نے اسکی نصیحت نہ قبول کی اسواسلئے وہ اپنا درجہ جو بادشاہ کے بیان سے تھا چھوڑ کر بادشاہت سم کہ چلا گیا اور وہ ان لوگوں کو علم اخلاق کی نصیحتیں دینی شروع کیں یہ شخص ایک خاندان بادشاہی میں سے تھا یہ شخص سبب اپنی نیکی اور اخلاق اور استقلال اور اعتدال اور دانائی کے بہت مشہور ہے اکثر فرقہ مذہب کے موافق اس حکیم کے اب تک ملک چین میں پائے جاتے ہیں اور بیان تک کہ ملک کو چین میں بھی موجود ہیں اسکی عقائد مذہب کے یہ ہیں کہ روح ہر انسان کی کبھی مناسی نہ ہوگی اور قسمت اور نجوم پر یقین رکھنا چاہیے اور چست خاص اچھی روح

ہین اونکی عیادت کرنی چاہیے جو کہ تمام چیزوں کو دیکھتی ہین اور تمام پر
مروت کرنی لازم ہے اور بڑوں کا ادب کرنا چاہیے اور یہ بھی کتا تھا کہ وہ
عجب شکر ہے اور ہر ایک خطا پر چشم پوشی کرنا اور معاف کرنا انسان پر فرض
ہے اور سنی ایسی ایسی کتابیں تصنیف کین کہ اونکی مطالعہ سے معلوم
ہوتا ہے اور شک پڑتا ہے کہ یہ ادسے خود تصنیف کین ہین آبا کی
اونہیں مدد ہوتی ہے:

حال دستہ نیر فصیح یونان کا

یہ شخص ملک یونان میں بڑا فصیح گذرا ہے اور اسکا حال غالی از لطف اور
فائزہ کے ہین ہے حقیقت میں یونان میں یہ شخص بڑا عجیب ہوا ہے اور
اوسکے استقلال اور محنت سے ہر کو نصیحت حاصل ہوتی ہے یہ شخص رہنے
اسینہ کا کہ دار الخلاقہ ملک یونان کا ہے تھا اور اسکی چھوٹی عمر میں اسکا
باپ مر گیا اور بہت سی دولت چھوڑا اور چند آدمی اوسکی حفاظت کے
لیے اوسکی بجائے میں مقرر ہوئے اور اون آدمیوں نے بہت سی اوسکے
باپ کی دولت چھین لی اسکے مزاج میں شہم و صیاد بر جہ کمال تھی
اور اوسکے جی میں اس امر کی خواہش بہت تھی اوسنے مانند اور
فاضلون کے فصاحت تقریر اور کلام کی حاصل کر لی چنانچہ وہ ایک روز مجلس
فاضلون میں کچھ تقریر کرنے لگا لیکن وہ کلام بدل نکرسکا اور فاضلون کے
رو برو خوف کیا اس واسطے اوسکی حارت ہوئی اور مجربان
سے چلا آیا راستہ میں اسکو ایک پیر سال شخص یونانی ملا اور
اوس سے کہا کہ اے عزیز تو غمگین کیوں ہے میں نے بھی تیری عمر

سنی تھی وہ بہت خوب تھی لیکن مجھ میں صرف یہ عجیب ہے کہ دو ساتھیوں
 مجلس کے گھر اجاتا اور ڈر جاتا ہے یہ سنکر دستھ تیز کو پھر فراداد لایا
 ہوا اور اسے مجلس میں پھر جا کر تقریر کی لیکن پھر بھی اس کا کلام لوگوں
 کو ناپسند آیا اور پھر وہ رنجیدہ ہو کر چلا اور راہ میں ایک اور
 شخص جو اس کا دوست تھا ملا اس نے اس کی بڑی تشفی کی اور وہ سہ ماہ
 نیز سے کہا کہ تو چند مقامات فلانی کتاب کے اس وقت مجھے پڑھ کر سنا
 چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور بید از ان اس کے دوست نے
 بھی ذہی مقامات اس خوبی اور تیزی اور گرم جوشی سے ادا کیے کہ
 دستھ نیز اس کے سننے سے بہت اثر ہوا اور اس کو اس بات کا تیز
 کلی ہو گیا کہ سوائے دلائل اور خوبی عبارت کے ادا کرنا یعنی بولنا کسی
 عبارت کا درستی اور خوبی سے ایک امر بہت ضرور اور مشکل ہے
 پس اس وقت سے اس نے واسطے حاصل کرنے خوش آوازی اور درست
 کلام اور سوقوف حرکات کرنے جسمی کے وقت پڑھنے کے کوشش کی یعنی
 اس میں یہ ایک عیب تھا کہ وقت گفتگو کے وہ حرکات جسمی یعنی ہاتھ پاؤں کی
 حرکت جیسا کہ بعضوں کا دستور ہے کیا کرتا تھا اس نے ایک تہ خانہ زیر زمین
 بنوایا اور وہاں اس نے اکیلا رہنا اختیار کیا یہ اور مشق تحصیل نصحت
 کلام میں نہایت گرم جوشی اور استقلال کے ساتھ کرنے لگا اور تمام
 دینوی باوجود چھوڑ دیا آخر کو اس کی محنت کا اس کو ثمرہ ملا اور وہ
 نہایت فصیح زمانہ کا ہو گیا اور بقول اسکے کہ نصاحت ایک طرح کا
 جادو ہے وہ جس کے سامنے گفتگو کرتا تھا اس کے دل پر نہایت اثر ہوتا
 تھا جب نلیقوس باپ سکندر کا بادشاہ مقدونیا کا ہوا اس نے تمام یونان کا

تسخیر کرنا چاہا لیکن دستہ نیز نے تمام خلقت یونان کے سامنے نہایت فصاحت سے
 برخلاف فیلیقوس کے کلام کیے اور خیا پنچہ خلقت فیلیقوس سے برہم ہو گئی اور
 اوسکی اطاعت سے انحراف کیا اور فیلیقوس نے بھی گودہ اوسکا دشمن سمجھا
 اوسکی مضبوطی کلام کی نہایت تعریف کی دیکھا چاہیے کہ وہ کیتقدر فصیح تھا کہ اپنی
 فصاحت سے اوسنے ایک خلقت کو اپنی طرف کر لیا لوگ اوس سے ڈرتے تھے
 کہ ایسا نہو دستہ نیز کیسے خلاف کچھ تقریر کرے لیکن آخر کو فیلیقوس نے دستہ نیز
 تمام یونان کو فتح کر لیا مورخ بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ اومین نصاحت تھی کوئی
 شجاعت بھی ہوتی تو ملک یونان پر کبھی کوئی قابض نہ ہوتا جیسے کہ اہل یونان نے
 اوسکی قبر پر یہ عبارت کندہ کرادی تھی اور میں بھی اوسکو اپنی کتاب میں
 نقل کرتا ہوں اور یہ عبارت حروف اور زبان یونانی میں ہے *

۵۱ ۶۱۶۱۵ ۶۲ ۶ ۱۱۷ ۸۷ ۸۲ ۲۰۶ ۴۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱
 ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱ ۵۶۱۱

اور اسکے معنی یہ ہیں * امی دستہ نیز اگر تیری طاقت اور شجاعت برابر تیری
 عقلمندی اور یاقوتوں کے ہوتی تو کبھی بھی مقدر دنیا کے بادشاہ یونان پر قابض
 اور حکمران نہوتے * بعد فیلیقوس کے سکندر بادشاہ ہوا اور سوقت دستہ نیز
 نے پھر بسبب طاقت کلام کے یونانیوں کو پھر تابعداری شاہ مقدر دینہ سے
 برگشتہ کیا لیکن سکندر کا اقبال نہایت بڑا تھا اوساطے سکندر کے روبرو
 کسی نصیح کی پیش نبلی لیکن سکندر اہل یونان پر نہایت مہربان ہوا اور یونان
 نے اوسے بسلاخ دستہ نیز کے ایک تاج موٹیوں کا دیا اور بعد وفات
 سکندر کے شاہ ایٹلی پاطرا و سکا پانٹین ہوا اور سوقت بسبب فصاحت
 کلام کے دستہ نیز نے پھر یونان کو بغوا کیا اور شاہ کی تابعداری

سے منحرف کیا لیکن اسی باطنی جزو تشریح یونان کو فتح کیا اور دستہ نیر کو
 قید کرنے کی واسطے آدمی روانہ کیے لیکن دستہ نیر نے یہ دیکھا کہ اپنے تئیں بڑی
 سے ہلاک کیا ہے اگر کوئی اس بات کی مثال دریافت کیا جائے کہ صرف محنت
 اور شفقت سے باوجود کمی توہین اور تیزی عقل کے انسان کیا کیا بڑی شکل
 باتیں کر سکتا ہے اور سکو چاہیے کہ دستہ نیر کا حال ملاحظہ کرے
 اس شخص میں سوائے کمی ذہن وغیرہ کے کئی عجیب اور تھے وہ بعض
 الفاظ اپنی زبان سے نہیں بول سکتا تھا اور مجلس میں آنکر وہ نہایت
 ڈر جاتا تھا اور جیسر او سے استقلال سے محنت کر کر یہ عجیب اپنے دور کی
 اور ایسی شہرت حاصل کی کہ اظہر من الشمس ہے ✽
 تصویر اسکی بھی بسبب قلت جائے کے صفحہ دوسرے میں طبع ہوتی ہے

حال سسرو فصیح کا

کیا خدا کی خدائی ہے کہ زمانہ قدیم میں ایسے ایسے لوگ گذرے ہیں
 کہ انکے حال کے دیکھتے سے بڑی حیرانی ہوتی ہے کہ دنیا میں بڑی بڑی
 بزرگ خدا کے بندوں میں سے گذرے ہیں اور واضح ہو کہ سسرو فصیح ^{فصیح} رومیوں
 کا تھا اور مورخ اسکو سب فصیحوں کا بادشاہ لکھتے ہیں وہ ایک شخص عالی قدر
 تھا اور ابتدا میں اسکی پیشانی سے اسکا اقبال مند ہونا نمایاں
 تھا اور نئے اصلاح اپنے رفیقوں کے کچھری میں جانا چاہا اور اس
 مطلب کی واسطے اسنے بڑے قانون و قانون مسمی مولو اور قلو سے
 قانون سکھا اور استعمال تکرار کرنے کا بڑی فصاحت اور بلاغت
 سے شروع کیا اور فصاحت کی بیان تک نوبت پہنچی کہ اسنے

شيد و مستقيم



ایک لڑخ شخص کو جو کہ غلام سلجج کا تھا اور یہ شخص اندنومین رومیہ کبریٰ
 میں بڑا اختیار والا تھا اس نے اپنے کلام کی مضبوطی اور فصاحت سے چھوڑا
 دیا لیکن اس باعث سے سلجج اور سکاڈمن ہو گیا اور اس باعث سے
 سرور خوف کھا کر اپنے وطن کو چھوڑ کر یونان کو چلا گیا اور وہاں اوسکو
 اس جلاوطنی سے بہت فائدہ ہوا کسواسطے کہ اوس وقت میں جو کہ بڑے
 بڑے فاضل آدمی یونان میں تھے اونے اونے کمال محنت اور مشقت سے
 علم حاصل کیا اور پھر انان وہ پھر رومیہ کبریٰ کو آیا اور وہاں اونے اپنی
 ایقت سے علاقہ جلیلہ کو استر شیب کا بیج جزیرہ متقلیہ کے ماہل کیا
 اور وہاں ایسے ایسے کام کیے کہ رعایا کے نزدیک ہر دل عزیز ہو گیا اور
 بعد ازاں اوسکو علاقہ کونسل شیب کامل کیا بندہ واضح ہو کہ یہ نہایت
 بڑا علاقہ ہے لیکن بسبب پیدا ہونے ایک دشمن سسی کیطی
 الاطن کے اوسکو اپنا علاقہ چھوڑنا پڑا اور یہ سبب اپنی فصاحت کلام
 کے اونے اپنے حق میں کوشش لینے کی لیکن باعث اوسکے دو
 ہو جائیکے اس عہدہ سے رعایا نے محبت کرنا چھوڑ دیا اور بیاس
 کلاولیس جو کہ اب مالک رومیہ کبریٰ میں تھا اوسکا دشمن ہو گیا اور
 اوسکو ایک وفد بھرا بنا وطن چھوڑنا پڑا اور اپنے دوست لینیس کے
 ساتھ تسلسل لوزیکا کو چلا گیا لیکن بعد اوسکے چلے جانیکے رومی ناوم ہوئی
 اور دوبارہ اوسکو بلوایا اور متنی کہ اوسکو بے غرتی ہوئی تھی اوسکا انھوں نے
 عوض دیا اندنولن میں قیصر اول رومیہ کبریٰ اور پومی اوسکے قریب میں
 بڑا جھگڑا ہوا تھا سرور نے پومی کی طرف داری کی لیکن جب کہ مقام
 ناریلیا میں قیصر نے پومی کو شکست دی اوسوقت سرور قیصر سے

شامل ہو گیا اور تادقت مرے قیصر کے وہ اسکے ساتھ رہا اور جب تک قیصر
 رو میہ کبریٰ بین حکمران رہا اوسے اور سکا ساتھ دیا اور بعد ازاں اوسے
 آغوشِ شہنشاہ کا ساتھ دیا اور اپنی فصاحت سے کلامِ انبساطی کے
 برخلاف کہ شروع کیے اور انبساطی نے اس خوف سے شہنشاہ ابو
 سے موت سرور کی جاہی اور اس کجنت نے بھی اوسکی موت کو
 قبول کیا جب کہ اوسکو کلین یہ خبر پہنچی تو اوسے ارادہ بھانگنے کا
 کیا لیکن اتنے میں اوسکے شکن کی فوج نے سرداری پوپلی لس لیٹر کے
 جاگھیر اور اوسکو مار ڈالا واضح ہو کہ شخص اس فوج کی سرداری بن
 وہی غلام تھا کہ جسکو اس لائق فصیح نے اپنی فصاحت سے چھوڑا یا
 تھا سردار تمام اپنی قوم میں شہلہ بچھے پیدائش عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اور
 اور جو شخص برس بچھے پیدا ہونے حضرت عیسیٰ کے مر گیا اس بات پر سب
 لوگ متفق ہیں کہ شخص ایک پورا نمونہ فصاحت کا تھا اور ایسا عالی
 ذہن شخص تھا کہ ہر ایک گفتگو بہت عمدہ طرح سے انجیام دیتا تھا
 اور سکا یہ حال تھا کہ اپنے کلام سے جسکو چاہتا رو لادیتا اور جسکو چاہتا
 ہنسا دیتا تھا مقیت یہ ہے کہ فصاحت بھی ایک قسم کا جاوید و برونسٹل
 شہنشاہ رو میہ کبریٰ کا یہ بھی سچ کہتا ہے کہ وہ اپنے ہم وطنوں سے
 اور اپنے تمام ملک سے محبت رکھتا تھا اور اوسکی کتابین تصنیف کی
 ہوئی بہت ہیں اور ایسے لوگوں کو پسند ہیں اور بڑے بڑے فاضل
 اوسکی تعظیم کرتے ہیں کہ کتنی دفعہ وہ پیمپی ہیں اوسکے خاص کلاموں
 کے سننے سے انسان کے دل پر بہت اثر ہوتا ہے فقط
 تصویرِ سرور کی درج ہوتی ہے

شیخ سرو نوح



حال پر قاص فصیح یونان کا

پر قاص ایک بڑا عالی خاندان اور امیر الامرا یونان میں گذرا ہے۔
 پیشتر حضرت عیسیٰ کے شہر سینیہ میں پیدا ہوا تھا یہ شخص بہت بڑا فصیح
 اور کمال خوش تقریر تھا بسبب فصاحت اور بلاغت کلام کے اس نے تمام
 یونان پر حکومت حاصل کر لی تھی اوائل عمر میں وہ حکمایان اور فاضلان
 یونان میں آگئے وغوریں اور فلاطون اور دینیو وغیرہ کی خدمت میں رہا اور
 اون سے تربیت پائی اور علم اخلاق اور منطق وغیرہ میں اوں فاضلون کی محبت
 میں رہ کر کمال حاصل کیا بعد ازاں اس نے سوچا کہ فصاحت ایک بڑا
 جاووس ہے اور سکو کس طرح حاصل کرنا پڑے اور وہ کیونکہ اس کے باعث
 سے انسان چاہے جو کچھ حاصل کر سکتا ہے اسیدو اسٹے اس نے اپنی تمام توجہ
 طرف حاصل کرنے مضبوطی اور فصاحت کلام کے مشغول کی اور بڑے
 صبر اور استقلال سے اس کو وہ مرتبہ فصاحت کا حاصل ہوا ہزاروں
 برس سے اب تک نام اس کا روشن ہے اور صاحب علم اسکے کلام اور صلاح
 سن سن کر اس کی تعریف اور آفرین کرتے ہیں چنانچہ جب اس کو فصاحت کلام
 حاصل ہوئی اور وہ بڑا عالی خاندان بھی تھا تب وہ درجہ بدرجہ اختیار کیا
 میں پاتا چلا اور سبب خوش تقریری اور شیرین زبانی کو رعایا اس کو نہایت محبت
 لگی چنانچہ وہ رعایا پر بالکل قابض اور تصرف ہو گیا گویا کہ جب شاہ یونان کا
 ہو گیا تھا علاوہ چرب زبانی اور فصاحت کو وہ شجاع بھی بڑے درجہ کا تھا انہی ملک
 کی واسطے سیکٹرون جاو تیری ولیری سے لڑا اور فتوحات نمایان کیں تا آخر ۳۹
 پیشتر عیسیٰ کو تمانہ گد زینا سو غائب ہو گیا یہ تصویر اس کی سند ہے کی جاتی ہو نقط

شبيب قلم



بیان حکیم طیس کا

طیس بھی ایک فاضل حکیم یونانی گذرا ہے اس حکیم کو اول فاضل اور حکیم یونانی
 کا لکھتے ہیں اور زمانہ سابق میں جو سات وانا یان یونان مشہور گذرے ہیں ان میں
 طیس بھی تھا اوائل عمر میں وہ واسطے تحصیل علم کے مصر میں گیا اور وہاں کہ
 فضلاء کی خدمت میں رہا اور پھر تیزی عقل سے ہر علم میں شہرہ آفاق ہو گیا
 اول شخص ہی تھا کہ جسے حساب کر کر کسوف اور خسوف کا ہونا پھلے سے بتلایا یعنی
 پھلے اسے بتلایا تھا کہ فلا نے دن کسوف یا خسوف ہوگا اور علم سب میں بہت تبحر
 ایجا کہ میں اون سے بسبب قضا آفتاب اور اس وایرہ میں جو کہ آفتاب گرو زمین کو بنا آج
 دریافت کی ایک امیر نے حکیم مذکور سے یہ کہا کہ آپ کچھ مجھ سے انام موموض اس عمر
 تحقیقات کے مانگیے اور جواب دیا کہ مجھ کو کچھ نہیں چاہیے لیکن یہ آرزو تو کہ میرا نام
 یہ بات مشہور ہو جاوے کہ اس امر کی تحقیقات طیس نے کی ہے اس حکیم نے بیان کیا کہ
 پانی وہ چیز ہے جو کہ تمام چیزوں دنیا میں تل ہوا تو کسا کہ خدا تو عالم کو بنایا اور تمام پوشیدہ
 راز انسان کو جانتا ہو وہ اپنی کتاب میں بیان کرتا ہے کہ یہ بات جڑی شکل ہے کہ انسان
 اپنے تئیں جان لے کہ میں کیا ہوں اور نصیحت کرنا اور روکنا بہت آسان ہے لیکن اون پر
 عمل کرنا مشکل جو کہ پرمزور ہے اور اپنی خواہشوں کو پورا کرنا بہت شیریں معلوم
 ہوتا ہے انسان کو لازم ہے کہ اور دن کی جو خطا دیکھی اور وہ اپنے میں یاد رکھ
 اوسے دور کرے غرض کہ اوسے بہت سا کچھ لوگوں کو تعلیم کیا یونان میں سوا اس حکیم
 کے اور کوئی ایسا نڈر جسے کہ اتنی توجہ طرف علم سب کی کی ہو ایک دفعہ وہ ستاروں کا
 حساب کرتا ہوا چلا جاتا تھا وہ خندق میں گر پڑا لیکن کچھ اوسکو نقصان شدید
 پہنچا بعد ازاں وہ شہر پیشتر عیسیٰ کے مر گیا یہ تصویر اسکی درج ہوتی ہے

شيعي حكيم طينيس



ذکر حکیم طیبو قراسطس کا

یہ بھی ایک مشہور یونانی حکیم گذرا ہے یہ شاگرد افلاطون اور ارسطو کا تھا اور قاعدوں اور باتوں ارسطو پر عمل کرتا تھا اور سکا مقولہ یہ تھا کہ کوئی قیمتی چیز تمام جہان میں برابر وقت کے نہیں ہے اور جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے وہ بڑا بے وقوف مفول فرج ہے یہ سنو برس سے زیادہ عمر کا ہو کر لگ بھگ پندرہ بیسی کے مر گیا کتب اسکی تصانیف میں سے بہت ہیں چنانچہ چند انہیں اب تک موجود ہیں پنج عمر ۹۹ سال کے اوستے ایک رسالہ علم اخلاق میں تصنیف کیا تھا اور شرح بھی اسکی اوستے کی تھی اور ایک بہت عمدہ تواریخ حیوانات کی جس میں حالات اور خاصیت اور ماہیت درخت اور پتھر وغیرہ کو بیان بنائی اور باقی کتابیں اسکے ہات میں لکین فقط تصویر اسکی بھی دوسرے صفحہ میں فرج ہوئی ہو

ذکر حکیم فثیا غورس کا

پنج لکھنے حالات حکمایان کے حال فثیا غورس سے بھی اپنی کتاب کو بیست زینت دیتا ہوں اس حکیم کے ہونے سے یونان کو بڑی شان ہوئی یہ قابل پنج جزیرہ سموس کے جو کہ یونان میں ہے پنج جزیرہ پندرہ بیسی کو پیدا ہوا تھا اوایل عمر سے وہ پنج ملکوں مصر، یونان و ایران وغیرہ کے گیا اور وہاں کے بڑے بڑے فاضل اور حکماء سے تجربے تحصیل علم میں مشغول رہا اور ہر طرح کا علم سیکھا اور خصوصاً علم اخلاق اور علم ہندسہ اور ریاضی

مذکرۃ الکالمین

شیخ طیب فراسطس



اور علمِ نبوت میں کمال پیدا کیا تھا اور بعد ازاں وہ اپنے وطن کو چلا گیا
 اور اسکے آنے سے لوگوں کو بڑی خوشی ہوئی حکیم موصوف نے باشندوں
 اپنے ملک کو شوقِ علم کا بڑھوایا چند روز بعد اسکے دانائی اور علم کی اتنی
 شہرت ہوئی کہ جوق جوق تمام اطراف اور ہر قلم و دیار کے لوگ دور دور
 سفر کر کے واسطے ملاقات یا شاگردی فیثا غورس کے آنے لگے اکثر شاہان
 اور طرف کے اقلیموں نے اسکو لکھا کہ وہ ہمارے دربار میں آؤ اور ہم
 اسکی ملازمت سے کچھ حاصل کریں چند باو شاہوں نے درباب انتظام
 ملک کے صالحین میں اسے جو مدرسہ واسطے تربیت لڑکوں کے بنایا تھا
 نہایت مشہور و معروف ہر اقلیم میں ہو گیا کہتے ہیں کہ اسکے مدرسہ میں چار
 شاگرد تھے اور ہر طرف کا علم وہاں حاصل کرتے تھے تمام شاگرد اسکے
 اوسکا بڑا ادب کرتے تھے اور جو وہ اپنی زبان سے فرماتا تھا اسکو پیچھ
 کی لکیر سمجھتے تھے فیثا غورس مدرسہ میں جو لوگ تربیت پاتے تھے
 اونہیں سے بہتر سے بڑے عاقل اور فاضل اور مدبر اور واقع قوانین
 گذرے ہیں اور اکثر اسکے شاگرد وزیر اسے شاملان نامدار اوس دیار کے
 ہوئے ہیں رومی فیثا غورس پر بہت اعتقاد رکھتے تھے فیثا غورس
 ایک کلامِ نصیحت کا مدام کہا کرتا تھا (قولہ) اسے غریب و دنیا چند روز
 کیسکو بیان مقام کرنا نہیں بلکہ جو آیا ہے وہ ضرور چلا جائیگا بے
 بے ثباتی دنیا کی ثابت ہے تو کسی سے لڑنا اور عناد رکھنا لازم نہیں
 لیکن پانچ چیزوں کے خلاف انسان کو پر ضرور لڑنا چاہیے اور اونہ
 عناد قلبی رکھنا چاہیے کہ وہ انسان کے دل میں جڑتہ پکڑیں اور ہر
 پیاروں شاگرد و پانچ چیز یہ ہیں فقط

۱۵) اول علم سے جاہل رہنا اور دلو جو ہر علم و عقل سے معرکہ کھانا محض نادانی ہے اس کے خلاف انسان مدام رہے،

۱۶) ورم انسان کوئی ایسی بات ہے اعتدالی کی نگر سے جس میں قابل انداز تندرستی ہو،

۱۷) سوم اپنے وطن میں آپس میں لڑنا جھگڑنا اور فساد و ہرجا کرنا لازماً غیر نیک
 ۱۸) چہارم ایک کتبہ یا خاندان میں خانہ جنگی یعنی نہایت تازیبا اور زیور
 ۱۹) پنجم ہر طرہ کی خواہشات انسانی یعنی غصہ، حسد، کینہ اور غابا زنی
 ہے ایمانی وغیرہ سے انسان کو احتراز اور اجتناب کرنا لازم ہے،

اس حکیم نے بہت کچھ در باب نصائح اور اپنی رائے کے لکھا ہے لیکن میری
 کتاب کو اتنی وسعت اور جاسے کہاں جو انکو مشورہ و مفصلاً لکھ کر
 پایہ افتخار کا حاصل کرے اوسے بہت کتابیں نہایت عمدہ نظر آتے ہیں
 بہت عمدہ کتابوں میں سے ہے اور لوگ اوسکی بہت قدر کرتے ہیں
 مورخ بیان کرتے ہیں کہ حکیم فیثاغورس ہندوستان میں آیا تھا
 اور یہاں کے ہندو فاضلوں سے جنگو سا دھرم و سنت وغیرہ کہتے
 ہیں بڑی تکرار و بحث در باب علم اور نصیحت کی باتوں کے رہی یہ حال
 اتنی برس کی عمر میں مر گیا اور واسطے اوسکی یادگاری کے لوگوں نے
 یہ کام کیا کہ جب وہ مر گیا تو جہاں اوسکا گھر تھا وہاں ایک اوسکا سوا
 بنا دیا اور فیثاغورس کو ایک دیوتاؤں میں سے تصور کیا

بیان اون تین فرقوں فاضلان اور حکمایان -

لائانی کا جو ولایت یونان میں گذرے ہیں

یہ بات کو سب پر واضح اور روشن ہو کر زمانہ سلف میں وہ ملک یونان حکما کا تھا یعنی ملک مذکور میں سب طرح کے حکما پائے جاتے تھے اور ان کے باعث سے آج تک نام یونان کا مشہور ہوئی حقیقت اس ملک کی لوگوں نے ہر مقدمہ حکمیہ کی تحقیقات کی ہے اور ہر بات کی طرف رجوع ہے بین اور ہر ہر بات کو انھوں نے دریافت کیا ہے اور مختلف فرقے حکیموں کے ہوئے جن میں تین نہایت مشہور ہیں اول وہ فرقہ حکما کا ہے جبکہ تیسرا جسے کہتے ہیں اور دوم فرقہ تھا کہ تیسرا کہتے ہیں اور تیسرا موسوم بنام مستغنی موسوم ہے ان تینوں فرقوں یعنی فرقوں حکما کا آگے علیحدہ علیحدہ بیان کرتا ہوں

فرقہ حکما کے یونانی موسوم یہ تین ہیں

منی تنفر العیش کے یہ ہیں کہ جو عیش و عشرت اور خوشی دل کے سے نفرت کرے چنانچہ ایک فرقہ دانشمندوں کا یونان میں ایسا گذرا ہے کہ اونکا یہ مقولہ تھا کہ سب عیش و عشرت وینوی سے پرہیز کیا چاہیے یہاں تک کہ اچھا کھانا اور اچھی پوشاک کھنڈی ممنوع ہے ایک رات نلیج دیکھنا یا ایک پیالہ شراب پینا ان حکما کے نزدیک ایک حادثہ عظیم تھا اس فرقے کے حکیم زمین پر اکثر سوتے تھے اور بلیگ پرین آرام کرتے تھے اس عجیب فرقہ کا بانی مہانی حکیم دیوجانس کہی تھا اور اس کے حال کے دیکھنے سے تمام اہل اس فرقہ کا معلوم ہو جائیگا

حکیم نے ۳۳ برس پہلے پیدائش حضرت عیسیٰ کے یونان میں موجود تھا
 وہ نہایت تخی اپنے نفس پر کیا کرتا تھا اسکے خیال میں یہ ساری ہونے تھی کہ
 عیش و شمن خوشی کامل کا ہے یعنی جو عیش کرتا ہے اور سکو خوشی ایما حاصل
 نہیں ہو سکتی ہے ایک دفعہ حکیم راستہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک بڑے کا دوست
 بنا اور اون سے یہ کہتا کہ میں ایک دولت میں جاتا ہوں یہ بات سن کر حکیم
 ویو جانس نے اس لڑکے کو گود میں اٹھالیا اور اسکے ما باپ کو پاس
 لے گیا اور ان کے سپرد کیا اور یہ کہتا کہ میں اس طفل نادان کو ایک بڑی آفت
 سے بچا کے لایا ہوں اسکی نگہبانی کرو اب غور کرنا چاہیے کہ اس حکیم کی راغبی
 کی رائے سے کس قدر خلافت ہو دعوت میں جانا ایک بہت اچھی بات اکثر اذیت
 نزدیک ہو خلافت اسکے اس حکیم کی دولت میں دعوت میں جانا اور چاہ
 دو بنا مساوی تھا ایک اور ذکر اس حکیم بے بدل کا مشہور ہے جب
 شہرت اس حکیم کی دور دور پھیلی تو سکندر بادشاہ مقدونیہ کو جو اول بادشاہ
 بین بادشاہ یونان کا تھا اشتیاق ہوا کہ اسکو دیکھنا چاہیے چنانچہ
 سکندر جبکہ اول ایران سکندر رومی کہتے ہیں ویو جانس کے مکان پر گیا
 اور وہاں دیکھا کہ حکیم دھوپ میں بیٹھا ہوا ہے اتفاقاً سکندر اس طرح
 اسکے پاس پہنچا ہوا کہ ویو جانس پر سایہ ہو گیا بڑی دیر تک سکندر کھڑا رہا
 ویو جانس کچھ نہ بولا آخر کو سکندر نے حکیم مذکور کی بہت تعریف کر کے یہ کہا
 کہ اسے حکیم تو مجھے کچھ درخواست کرو اور مجھے کچھ ہانگ حکیم نے جواب دیا
 کہ میں فقط یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے اور آفتاب کے بیچ میں سے ہٹ جائیں
 تاکہ دھوپ میرے اوپر پڑے اب غور کرنا چاہیے کہ سکندر سا بادشاہ
 کھڑا کر درخواست کرے کہ تو مجھے کچھ طلب کرو اور اسے صرف جواب دے

کہ میری دھوپ چھوڑ دو تو باعث اسکا یہ تھا کہ یہ حکیم عیش اور عشرت
 کو نہایت ناپسند کرتا تھا اور از بسکہ دنیا کے لوگ کم و بیش سب عیش اور
 عشرت کو پسند کرتے ہیں تو وہ تمام خلقت کو ناپسند کرتا تھا وہ کسی مجلس
 نہیں پسند کرتا تھا اور جتنے طریقہ انسان کے ہیں اون سب سے وہ فلان
 چلاتا تھا ترش بروئی اور بد مزاجی اور ناملن ساری اور علمدہ گی اور کنارہ
 کشی دنیا سے اسکے نزدیک نیکیاں تھیں۔ اس فرقہ کے حکما اور اونکے
 معتقدوں کو زبان یونانی میں سنگ یعنی کچی کہتے ہیں اور یہ ایک لفظ یونانی
 ہے اور اسکی معنی سنگ کی عاصیت والا یعنی بھونکنے والا ہے کسواسطے
 کہ اس قسم کے حکما کسی سے نہیں ملتے ہیں اور ہمیشہ ترش رو رہتے ہیں
 اسی فرقہ میں سے ایک حکیم بہت مشہور گذرا ہے جسکا نام سنیکل ہے یہ نیز
 شہنشاہ روم کا دوست تھا اور اسکی شکل سے معلوم ہو جائیگا
 کہ اس فرقے کے لوگ کیسے گلین اور بیخ زمین رہتے ہیں۔ چنانچہ
 اسکی تصویر صفحہ دوسرے میں درج ہوتی ہے۔

فرقہ دوم حکما سے یونانی کا موسوم بہ تنفرالریخ

تنفرالریخ اسکو کہتے ہیں جو ریخ سے نفرت کرے اور عیش و عشرت
 و نیوی کو پسند اس فرقہ کو زبان یونانی میں پد اپیکوریون کہتے ہیں
 اور اس فرقہ میں بہت سے شخص شامل تھے کسواسطے کہ قاعدہ ہیراکلی
 کہ عیش و عشرت کو ہر کوئی پسند کرتا ہے اس فرقہ کے حکما کا قول تھا کہ سر
 کال اور واپس عیش و عشرت سے حاصل ہوتا ہے اونکے قول کو موافق ہوئی

شبه حكيم نيك



دور اندیشی اور فکر کرنے اور مہارت سے جو محفل گذرتا ہے اور ہمیشہ ہر وقت
 میں گذرے ہر جناح و پر کیے اور اچھے اچھے کھانسنے کھانسنے اور فکر اور ہر
 پاس نظر نہ دینے اس فرقہ کا بانی سبانی اور سرگروہ حکیم ایک یورس گذرا
 جب اس حکیم نے اپنے عقول جاری کیے تو اور کیوں نے اور حکایت مقابلہ
 کیا نہ یہ حکیم خود جہنم میں پیدا ہوا تھا اس شخص کی تیزی عقل اور ذہن
 کی مشورے اور واسطے استقلال کے بھی لوگ اسکی بہت تکرار کرتے
 اوستے تین سوکان میں تصنیف کی تھیں نہ نہ پیشتر عیسوی کے مریا

فرقہ سوم موسوم بہ مستغنی

مستغنی اسکو کہتے ہیں جو بے پروا ہو یعنی ایک قسم کا فرقہ حکیموں کا
 یونان میں گذرے کہ وہ بیخ و راحت و دولتندی اور مفلسی کو کچھ نہیں
 سمجھتے تھے اور کیا یہ قول تھا کہ خوشی کامل اور ایمانہ تو عیش و عشرت سے
 حاصل ہوتی ہے اور نہ اٹکے بالکل ترک کرنے سے بلکہ خوشی کامل اس میں
 ہے کہ انسان عیش کو عیش نہ سمجھے اور نہ بیخ کو بیخ بلکہ اگر انسان دولت مند
 ہو تو کچھ خوشی کی بات نہیں اور اگر مفلس ہے تو بھی مساوی ہے علی بن ابی طالب
 اور ان کے نزدیک بیخ و راحت کوئی شے نہ تھی حقیقت یہ ہے کہ ایسا
 ہو جانا کہ بیخ کو بیخ نہ سمجھے اور راحت کو نہ راحت نہایت ایک امر
 مشکل ہے لیکن یہ تو کچھ اتنا تھا لے لے یونان ہی کے آدمیوں
 اس زمانہ میں طاقت بخشی تھی کہ وہ اپنے نفس پر بہت غالب تھے
 اس فرقہ کا سرگروہ حکیم زینو تھا یہ شخص جزیرہ سائی پر بس
 پیدا ہوا تھا اور پیشہ سوداگری کرتا تھا اور چند روز بعد اوسکا

جہاز تجارت کا کنارہ ایشیا پر جو کہ یونان میں ہے تباہ ہو گیا اور زنیوا ایک
 کتاب فروش کے گھر چلا آیا اور وہاں تواریخ زنیون کو ملاحظہ فرما کر بہت
 خوش ہوا اور اسکے دل میں کمال شوق پیدا ہوا کہ کس قدر علم و فنون
 حاصل کرنے چاہئیں اور اسے مدت تک بیچ و خرید سے مشغول رہا کہ اپنی عمر
 گزاری اور آخر کو بڑا نامی حکیم ہو گیا اور اسے ایک مدرسہ شہر اسپین بنایا
 اور لوگوں کو سبق دینا اور اپنی حکمت کے دینے لگا اور لوگوں کو سکھایا کہ
 اپنے نفس کو مغلوب کرنا چاہیے اور دوستوں پر حالت سختی میں مدد کرنا
 پر ضرور ہے اور ترکاپن کے عیش و عشرت و نیوی میں داخل اور شامل نہ
 نازینا اور وہیات ہے اور انسان کو ہر طرح کی نیکی حاصل کرنی چاہیے اور
 اس مرتبہ کی نیکی حاصل کرنی ضرور ہے کہ کوئی گنجی اگر عاقد حال ہو تو کچھ بیچ
 نہو اور بالکل صاف اور صابر رہے اور اصلاح بیچ و کدورت دل پر اثر کرے اور
 کوئی خوشی کی بات ہو تو بھی کچھ پروا نہیں دینا چاہیے کہ ذرا سی و نیوی
 خوشی حاصل ہوئی تو اسکے خیال میں مصروف ہو گئے زنیو کا قول تھا کہ اللہ
 جل شانہ نے دوکان اور ایک منہ عنایت کیا ہے انسان کو چاہیے کہ سنے
 بہت اور بولے اتھورا یعنی سب کی باتیں سنجوبی سن لے اور خود بہت سا
 بے موقع نہ بولے زنیو ایک خدا کا یقین کرتا تھا اور سوائے اسکے اور کسی
 اپنا معبود نہیں سمجھتا تھا اسکی تصنیفات سے بہت کتابیں ہیں فقط غرض
 کہ اس احقر مصنف اس کتاب کی رائے تو یہ ہے کہ یہ نہایت اچھا فرقہ
 حکیموں اور دانشمندان کا گذر ہے کہ ہر ایک صفت جو بشر کو لازم ہے
 انکی حکمت میں موجود تھی + گو ہکو وہ رتبہ کسان حاصل

بیان حکیم ارشمیدس کا

یہ فاضل کیسا ہے زمانہ باشندہ شہر کیوز کا جو کہ جزیرہ مقلیہ میں واقع ہے تھا اور جزیرہ مذکور جنوب مغرب ملک یونان میں ہے بد ارشمیدس بڑا مشہور فاضل علم ریاضی میں گذرا ہے وہ علم ہیئت اور علم ہندسہ اور علم اوقات اور جغقیل اور علم آب اور علم مناظر میں کمال مہارت اور دستگاہ رکھتا تھا اور کسی تیزی عقل اور رسائی ذہن اور طبع رسائی ان علوم میں ایسی تھی کہ آج تک یونان میں کوئی محکم ایسا نہیں گذرا ہے اور نئے علم جغقیل کے وسیلہ سے مصر میں جا کر ایسی کلیمیں ایجاد کیں کہ اونکے وسیلہ سے اونٹنی پانی رودیلم میں سے بلند زمینوں مصر میں پہنچایا اونٹنی ایسی کلیمیں ایجاد کیں جیسے کہ تھوڑی طاقت سے ہزاروں میں بوجھ اٹھا سکیں ارشمیدس کو بادشاہ جزیرہ مقلیہ کا جب کا نام میرد تھا بہت عزیز رکھتا تھا اور بہر وقت اور کسی ملاقات اور صحبت سے استفادہ حاصل کرتا تھا ایک روز کا ذکر ہے کہ ارشمیدس نے مضمور سے عرض کی کہ میں بوسیلہ علم جغقیل کے اتنی طاقت رکھتا ہوں کہ ذرا سی طاقت سے ہزاروں میں بوجھ اٹھاؤں بلکہ اگر مجھ کو کہیں بیٹھنے کو مجھ سے ملے تو تمام تختہ زمین کو اٹھا سکتا ہوں بادشاہ نے بہت متعجب ہوا اور حکم دیا کہ کوئی بات اس علم میں سے ہکو دکھا دے یہ بات قبول کی اور ایک گل طیار کی اور کنارہ دریا پر ایک جہاز کلان کھڑا ہوا تھا اور نئے انیس گل کے وسیلے سے جہاز کو باسانی تمام دریا میں سے خشکی پر کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ایک اونٹنی ہونے علم جغقیل کا ہے بادشاہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا اور اس کی فضیلت اور دانائی کی بہت تحسین

اور آفرین کی اس قسم کی کلون کو فاضلان فرنگ نے بہت رواج دیا ہے اور اس علم میں بڑی ترقی کی ہے اور اب یہ علم صاحبان انگریز کے وسیلہ سے ہندوستان کے مدارس میں سکھایا جاتا ہے ایک دفعہ کا مشہور ذکر ہے کہ ہندو بادشاہ سرکپور نے ایک تاج بادشاہی سونیکا طیار کر دیا یا تھا جب وہ طیار ہو کر بادشاہ کے سامنے لایا گیا بادشاہ نے اس کو تلو یا معلوم ہوا کہ سونو میں کچھ عین نہیں ہوا ہے یعنی در تاج پورا اور گرا گیا بادشاہ کے دل میں یہ شک گذرا کہ شاید کاریگرنے سونے میں کچھ کھوٹ ملا یا ہوا اس واسطے حضور نے جاہل کہ کی سطح بتیر گلانے اور تکر سے کرنے تاج کے حال کھوٹے کھوٹے ہونے کو جاننا دریافت کر دن اس مطلب کی واسطے بادشاہ نے حکیم ارشمیدس کو طلب کیا ارشمیدس واسطے دریافت کرنے ایسی ترکیب کے مدت تک تفکر میں رہا آخر کو ایک روز حکیم مذکور حمام میں غسل کر رہا تھا اور غسل کے وقت اس کو ایک قاعدہ بچا ایک سو چھ اونسے تب بادشاہ کے حضور میں حاضر ہو کر تاج کو منگوایا اور اس کے برابر خالص سونا منگوایا پھر اونٹنی تاج اور سونے کو علیحدہ علیحدہ پانی میں تولایت دریافت ہوا کہ تاج بہ نسبت سونے خالص کے پانی میں ہلکا ہے یعنی جب قدر سونا پانی میں ڈال کر تولیت سے گھٹتا ہوا اس سے زیادہ تاج گھٹ جاتا ہے اور اسی سبب سے اس کے دل میں شک قوی ہوا کہ ضرور تاج میں کچھ کھوٹ ملا ہوا ہے اور وحقیقت جب بادشاہ نے اس تاج کو گلو کے ویجا تو اس میں کھوٹ نکلا اور اس سبب سے حکیم موصوف کی بہت تحسین اور آفرین ہوئی اور بموجب ایجاد اس حکیم کے کتب علوم فلسفی میں واسطے دریافت حال کھوٹ وغیرہ ہر وہما کو نیکلہ بھی درج ہوا ارشمیدس کو شہر کپور اور میون ڈیکھ لیا اور اس کا معاصرہ کر لیا تو بادشاہ اس جگہ بہت وق ہو

ارشمیدس سے کہا دہستہ ایسی ایسی کلین ایجا کہ میں کہ رومیوں کو فتح کرنا شہر کا
 نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہو گیا ارشمیدس نے ایک آتشیں شیشہ جسکے وسیلہ سے
 کرنین ہیکو سس ہو کر جاتی ہیں طیار کیا اور اسکے وسیلہ سے اوستے تمام
 جہازوں رومیوں کو مہلا و یا غرض کہ رومیوں کو شہر مذکور کو فتح کرنا ایک امر
 نہایت مشکل ہو گیا تھا لیکن آخر کار رومیوں نے مشہر سری کیوز کو حملہ
 کر کے لے لیا اور دیکھا تو ارشمیدس بھی مقتولوں میں پایا گیا یہ عادت
 دو تیسے بارہ برس پیشتر سنہ عیسوی کے واقع ہوا تھا

حال اقلیدس مشہور مہندس یونانی کا

اقلیدس پٹانوقطرس کا پوتارقیس کا اور صاحب جو بیچارہ مشہور ہے یہ
 حکیم قدیم زمانہ کا یونانی ملک شام میں رہنے والا مشہور صاحب کا ہے اوسکو
 علم ہندسہ میں دستگاہ کامل تھی اور اوسکی کتاب جو ارکان یعنی قواعد
 مشہور ہے وہ کتاب بزرگ قدر اور بہت مفید اور اصل علم ریاضی
 کی سہ یونان میں پھیلے اوس سے اس وضع کی کوئی کتاب جامع نہیں
 تھی اور نہ بعد اوسکے کوئی ایسا ہوا اور اوسکا جماعت ریاضی دان یونان
 اور روم اور اسلام کے لئے اعتبار کیا ہیں یعنی اوسکے شیخ مکرنیوالے
 ہیں اور بعضوں نے نئی کھیلین اوسکی کتاب میں بڑھائی ہیں اور بعضے
 نامد کے کاننے والے ہوئے ہیں حکماء یونان کے اپنے اپنے مدرسوں کے
 دروازوں پر لکھ دیتے تھے کہ ہرگز مدرسہ میں جو شخص کہ محنت کش ہووے
 تو داخل ہو اور مراد اوسکی اس سے یہ تھی کہ وہ آوجی مدرسہ میں داخل
 ہووے جیسے کتاب اقلیدس نہ پڑھی ہووے اور اور تصنیفات

اقلیدس میں سے اس نوع میں کتاب المقرضات ہے کتاب المناظر
 کتاب ترکیب آوازوں کی اور سوا سے اسکے اور کتابین ہیں یقیناً
 بن اسحق الگندی نے یہ کہا ہے کہ اقلیدس علم ہندسہ میں اپنے زمانہ کا
 سب سے وانا تر تھا اقلیدس ابولونیوس کی دو کتابوں کو جو ضرر و طاش
 میں ہیں تفصیل سے لکھا پھر ایک صدر بنا یا جس سے معرفت ان پانچوں مجہات
 کی حاصل ہو سکے اور اسکو تیسرہ مقالوں میں جو اقلیدس کی طرف منسوب ہیں نظر
 ہو گیا اور کتاب اسکی جو قواعد ہندی میں ہے اسکو جہانچ بن یوسف بن
 مطر کوئی نے دو نقلیں کیں ان میں سے ایک ہارونی مشہور ہے۔ اور دوسرے
 نقل کا نام ہامونی ہے اور اسی پر اعتماد کیا جاتا ہے اور اسکو اسحق
 بن ہنین نے نقل کیا اور ثابت بن قرہ مرانی نے اسکو اصلاح دی
 اور ابو عثمان مشقی نے اس میں سے کئی مقالے نقل کیے ابن الندیم نے
 کہا ہے کہ بیٹے اور ہنین سے دسوان مقالہ موصول میں علی بن احمد الطبرانی
 کے خزانہ میں دیکھا تھا سنیہ سوسنتین اور شکوک اس کتاب کے
 ایران سے فرغ کیے اور اسکی شرح نیز مرسی اور کہ ایسی سننے کی اور لطیف
 الطیغ نے یہ ذکر کیا ہے کہ اسنے اقلیدس کا دسوان مقالہ ردوی
 زبان میں دیکھا اور میں چالیس شکلیں زیادہ تھیں بہ نسبت اس مقالہ
 کے جو لوگوں کے پاس ہے اس میں ایک سو نو شکلیں ہیں (نواوی میں ۱۳۹)
 ہوئیں اور اسنے اسکو عربی میں ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا اور یوحنا نصر
 نے ذکر کیا ہے کہ وہ کل جب کا ثابت نے مقالہ اولی میں دعویٰ کیا ہے اور
 اپنی بتائی ہے میں دیکھی ہے اور لطیف نے ذکر کیا ہے کہ میں نے اسکو
 دیکھا ہے اور شرح کی کتاب اقلیدس کی ابو حفص خراسانی

وراہد الوفا پر جانی نے کی مگر تمام نہیں کی اور ابو القاسم النطاکی نے تمام
 کتاب کی تفسیر کی اور سند بن علی نے جو اس کی تفسیر کی تو نو مقالہ اور کچھ دوسروں
 کی ہے اور دسویں کو ابو یوسف رازی نے تقیم کیا اور بہت خوب درستی
 ابن عمیر کے واسطے کیا ہے کنہی نے کتاب اقلیدس کے اغراض میں فکر
 کیا ہے کہ اس کتاب کو ایک شخص ابلیس نامی نے تالیف کیا تھا اور
 اس نے پندرہ مقالہ لکھے تھے جب امت زمانہ گذر گیا تو وہ کتاب تروک
 ہو گئی پھر کسی بادشاہ نے اسکندرانیوں میں سے علم ہندسہ کی طرف توجہ کی
 اور اس کے زمانہ میں اقلیدس موجود تھا اس بادشاہ نے اس کتاب کی
 اصلاح اور تفسیر کے لیے اقلیدس سے کہا اوستہ اوئین سے تیرہ مقالہ کی
 تفسیر کی ہیں وہ اس کی طرف منسوب ہو گئے پھر بعد اس کے استقلادس
 اقلیدس کے شاگرد بنے دو مقالے پاسے جو دھوان اور پندرہ ہوان کہ
 بطور تحفہ کے بادشاہ کو دیے ہیں وہ دو تو بھی اس نے کتاب میں ملا دیے
 اور یہ تمام واقعہ سکندر یہ میں ہوا اور ابو علی الحسن بن المشیم بصری نے
 جو خوش باش مصر کا ہے اس کتاب کے مصادرات کی شرح کی ہے
 اور اس کے اعتراضات بھی اسی کتاب میں من اس کے جو اس کے ہیں
 پھر ابو الحسن قشیری اندلسی نے ذکر کیا کہ اس کتاب پر شرح ہو گئی اندلسی
 کی اور اس کا نام والبتہ ہوا اور اس کا یہ قول تھا کہ میری شرح بیت المقدس
 سنہ پانچ سو پچانوین میں تمام ہوئی اور اقلیدس کی تصنیف کی اور چند کتابیں
 ہیں جن کے اس کے سوا سے اس کتاب کے کتاب الطاہرات جو کتاب اختلاف المناظر
 کتاب اطمینات کتاب انعم بیگانی اسکے نام پر کتاب القیمۃ ثابت کی اصلاح
 اور کتاب الفوائد بیگانی اسکے نام پر کتاب القانون کتاب نقل و خفت

کی کتاب التکریب بیگانی اوسکے نام پر کتاب التحلیل بیگانی اوسکے نام پر فقط

حال حکیم بطلیموس ریاضی دان کا

زمانہ سابق میں یہ نہایت بڑا فاضل ریاضی اور ہیئت دان مصر میں ہوا ہے اور علم ریاضی میں پیشوا تھا شہر بلاشتم میں ۱۳۰ء پیشہ حضرت حبیبی کے پیدا ہوا تھا وہ شہر اسکندریہ میں جس زمانہ میں کہ شاہنشاہ روم کا عہد یریان تھا رہا کرتا تھا زمانہ قدیم میں شخص علوم ریاضی اور ہیئت میں پرکے درجہ کا عقیل اور ذہین تھا اوسنے ان علوم میں بہت کتابیں تصنیف کیں اور سب مشکل اور عمدہ کتاب حبیبی ہے جو کہ تمام عالم میں مشہور و معروف حبیبی کا ترجمہ زبان عربی میں بھی ہوا اور ہر ایک فاضل مولوی اوسکے نام سے واقف ہوا اور بطور تبرک اونکے کتب خانوں میں یہ کتاب بھی دھری رہتی جو لیکن اچھے اچھے فاضل عربی وان اوسکو نہیں جانتے اور نہیں بڑھا سکتے اس کتاب کا ترجمہ زبان اردو میں فقیر حقیر خاکسار خلائق نیازت راچند مصنفت ان چند اوراق کا کرتا ہوا اور وہ اوس کتاب دقت کو انشاؤ اللہ تعالیٰ بہت صاف اور عبارت سہل میں کر دیکھا تاکہ ہر ایک اوسے مطالعہ کر کے استفادہ حاصل کر سکے اور اس تحیف کا ارادہ یہ بھی ہوا کہ کتاب موصوف کو زبان انگریزی میں بھی طیار کر دیا اگر زندگی نئے و خادمی اور میرا خدا اس امر میں میرا شکر اور مددگار ہوا تو یہ کام جو میں نے اپنے اوپر اختیار کیا ہے انجام ہو گا اور وضع ہو کہ زمانہ سابق میں تمام فضلاء و ولایت کے اور فرنگستان کے علم ہیئت میں حکیم بطلیموس کے موافق نظام عالم کو مانتے تھے یعنی زمین کا ساکن ہونا اور آسمان کو حرکت ہونا وغیرہ موافق نوشتہ حکیم موصوف کے سبب قبول کرتے تھے لیکن

بعد ازاں جب فرنگستان میں عقل اور علم کی زیادتی ہوتی گئی اور وہاں لوگوں کو ان علموں میں نہایت ہی اور کوشش تمام رہی اور ایک شخص فرنگستان میں فاضل کو نریکیں دنیا میں پیدا ہوا اور اسے زمین کو شکر اور آسمان کو سائنس ثابت کیا اور چھپے ہو سکے اور اور حکمایان اور فاضلان فرنگستان سے اس امر کو باہر بھرت کو بھجوا دیا اور اس زمانہ سے مقولہ مذکور حکیم عطیہ سوس کار دہوا فقط

حال لیکر غوس واضع قوانین ریاست سپارطا

واضع ہو کہ یونان میں علاوہ اور ریاستوں کے دو ریاستیں بڑی عظیم نشاں اور مشہور تھیں ایک ریاست اسپینہ کی اور دوسری ریاست سپارطا کی چنانچہ تقدیم میں لیکر غوس ایک بڑا نامی گرامی شخص یونان میں گذرا ہے جس نے کہ قوانین سلطنت ریاست سپارطا کے بنائے تھے وہ قوانین مدت تک اس ملک میں جاری رہے یہ شخص خاندان شاہی میں سے تھا اور اسے مختلف اضلاع یونان اور مصر اور ولایت ایشیا میں واسطے ملاحظہ کرنے وہاں کی رسوم اور قواعد ریاست اور طریقہ دینی وغیرہ کے سفر کیا اور وہاں کا حال بخوبی دریافت کیا اور اس طرح پر شخص ایک جہانگیرہ اور تجربہ کار ہو گیا اور اوں ملکوں میں اوسنے اچھے اچھے فاضلون اور عالموں اور مذہبی آدمیوں میں بحث و تکرار کی جب بھائی لیکر غوس کا جو بادشاہ سپارطا کا تھا مر گیا اور سوقت لیکر غوس ملک ریاست کا ہوا اور اسکے بھائی کی جو روئے جو اسوقت میں حاملہ تھی اوس سے یہ کہا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو میں اپنا محل اسقاط کر دن کو واسطے کہ تو بالکل مالک سپارطا کا ہو جائے گا لیکن اس بدستور کو نریکی لیکر غوس نے قبول نہ کیا اور چند روز بعد اوسکے ایک بھتیجا پیدا ہوا

لیکر غوس نے اسکو تربیت و تعلیم کیا لیکن باوجود اس نیکی کے لوگوں نے
 اسے الزام لگائے کہ اسے سلطنت کا منصب کر لیا ہے اور اس باعث ہی
 وہ لاچار ہو کر جزیرہ قبراط کو چلا گیا لیکن اسکو چلے جانے سے ملک میں بہت
 بے انتظامی واقع ہوئی اور اہل سپارٹانے اسے پھر نبرار عجز و نیاز طلب کیا
 اور جب وہ اپنے ملک میں آیا لوگوں نے اسکا نہایت ادب کیا اور اسکو
 گویا دیوتاؤں اور فرشتوں میں شمار کیا اور تو اسکو ایک کیواسی قانون طیار کیے اور
 اسکا خلاصہ یہ تھا اور یہ قوانین ۱۰۰۰ پیشتر نہ عیسوی کے جاری کیے، لیکر غوس نے
 ریاست سپارٹا میں سے عیش و عشرت کو بالکل اتنے عقدا کے ناپید کر دیا اور حکم دیا
 کہ کوئی عیش و عشرت میں مشغول نہ ہو ورنہ اسے اپنے ملک میں بے دروغ
 چاندی اور سونیکا بالکل دور کر دیا اور تمام باشندوں سپارٹا کو برابر کر دیا
 یہ شرط کہ بعض آدمی غریب اور بعض امیر ہوں، اسے حکم دیا کہ سب آدمی
 اعتدال سے باہر قدم نہ رکھیں یعنی وہ شراب کا استعمال نہ کریں اور کھانے
 نہایت اچھے اور مزہ دار سے بھی پرہیز کریں اسے حکم دیا کہ سب آدمی شہر
 کے ایک جگہ کھانا کھائیں، بعض قوانین لیکر غوس کے قابل الزام کے
 ہیں کہ اسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عقل کامل
 نہیں بخشی ہے وہ تو ان میں یہ ہیں کہ اسے حکم دیا کہ مبطور سے مردوشی اور درزش
 کرنے ہیں اسی طور سے عورتیں بھی ان مردانہ کاموں میں شوق کریں،
 پس اس صورت میں لڑکیاں بھی برہنہ ایک لنگر کیے ہوئے مردوں کے
 سامنے آتی تھیں اور اس سے جو قباحتیں ہوتی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں
 چونکہ بڑا مطلب لیکر غوس کا یہ تھا کہ اسکی ریاست میں کوئی شخص نامرجم
 یا ضعیف نہ رہے اور سب لوگ شجاع اور دلیر ہوں تو اسکی واسطے اسکو حکم دیا تھا کہ

ایسا لڑکا پیدا ہوا کہ جسکے اعضا نہایت تندرستی ہوں تو اسکو اس کے ماں باپ
 ایک ہاڑ پر سے چھو کر اودین تاکہ وہ مر جاوے یا غرض کہ لیکر غوس کا ان تخت
 قوانین کے راج کرنے سے یہ مطلب تھا کہ لوگ سپارٹا کے بڑے سپاہی اور ولیہ
 ہوں اور اپنے ملک کی واسطے جان دینے کے لیے مستعد رہیں اور جو کچھ مصیبت
 یا بیخ اونیہ نازل ہوا اسکو وہ بڑی مضبوطی اور استقلال کے ساتھ سہارا
 سکین اور اسکی برداشت کر سکیں تو انکو عمل ہوں تو ایسے یونان سے معلوم ہوتا ہے
 کہ اکثر جہاں اہل سپارٹا اس ولیری اور شجاعت سے لڑتے ہیں کہ انکی
 آج کے دن تک نہایت تعریف ہے لیکر غوس خیرہ قراط کو
 پھر چلا گیا اور اپنے ملک کے باشندوں سے قسم لی کہ وہ کبھی ان قوانین کے
 برخلاف نہ کریں گے اور جب تک وہ واپس نہ آجاوے اور جزیرہ مذکورہ میں
 جا کر اوتنے اپنے تئیں ہلاک اور قبل از مرتے وقت اوتنے کما تھا کہ میری راہ
 سند رہیں پھینک دینا تاکہ اسکی راہ سپارٹا میں نہ پہنچے کسواسطے
 کہ سب اہل سپارٹا یہ خیال کر کے کہ لیکر غوس کی راہ سپارٹا میں لگتی
 ہے اسواسطے اون پر سے قید قسم کی جاتی رہی اور خلاف قوانین کی کام
 کریں نہ تصور اسکی بھی دوسرے صفحہ میں تاریخ کی جاتی ہے فقط

احوال صولن و وضع قوانین سلطنت اسینہ

یہ شخص ۵۹۵ء پیشتر عیسوی کے پیدا ہوا تھا شاہ تادرس کی اولاد
 میں سے تھا جب کہ بالغ ہوا تو حکومت اسینہ کی حاصل کی یہ بڑا عالم
 اور رنیک اور حب الوطن تھا۔ بموجب قواعد صولن کے اوتنے تمام
 باشندوں کو چار جماعتوں میں تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیم بموجب مرتبہ ہر ایک

شیخ لکهنوی



دولت کو ہولی تھیں اور تین چار تین خلقت کی جو کہ دولت مند ہوتی تھیں اور انکو
 علاقہجات عالیہ ملکی لیتے تھے اور بہت خلقت جو کہ چوتھی جماعت میں مشتمل تھی اور انکو
 یہ اختیار تھا کہ وہ اپنا اقبال یا انکار پچ کچھری عام کے صہین بڑے بڑے امور
 ملکی مثل مقرر کرنے میں منصبوں کے اور لڑائی یا صلح نامہ کا عمل میں لانا یا تو انہیں
 مرتب کرنا وغیرہ طے ہوتے تھے دینی تھی چند خاص قوانین اصولوں کے جو انہیں
 واسطے سلطنت کو طیار کیے تھے وہ بھی حوالہ قلم کرتا ہوں یہ اصولوں کا حکم تھا کہ
 ایک شخص کی جائداد تمام اسکے لڑکے بالوں میں برابر تقسیم ہو جو جب اولگی
 اجازت کے ایک خاندان اپنی جو رہ کو طلاق دے سکتا تھا بشرطیکہ خاندانداوسکا
 جہیز واپس کر دے اور جو رہ خاندان کو بھی طلاق دے سکتی تھی بشرطیکہ کوئی
 باعث قومی اور دلیل قاطعہ سانسے میں نصف کے لاوے نہ وہ نابالغ لڑکے
 خلعے باپ واسطے اپنے ملک کے لڑکے مر گئے ہین اور انکی تربیت و تعلیم کیواسطے خزانہ
 سرکاری میں سے روپیہ خرچ ہو یہ قوانین جو در باب غلاموں کے تھے وہ بہت
 قابل تعریف اور رحیم تھے غلاموں کو اجازت تھی کہ وہ اپنی آزادی کیچہ روپیہ ادا
 کر کر خرید سکتے تھے ایک غلام جو کہ اپنے آقا سے ناراض ہوا دوسکو اختیار تھا کہ وہ
 اپنے آقا سے لیکر اپنے تئیں دوسرے آدمی کے مات کو اسکتا تھا اور اس زمانہ
 میں ایک عجیب طرح کا قانون پونا میں رائج تھا نام اوسکا کہ اوس طرح سے
 تھا بیان اسکا اس طور پر کہ شہر اس میں ایک خاص مقام مقرر ہوا تھا
 کہ جسکے دس دروازے تھے اور ہر ایک آدمی کو اختیار تھا کہ ایک خرف ریزہ
 لیکر اوس کسی شخص کا نام جو اوسکی دانست میں بہت بڑا اور زیورن شخص ہوتا
 تھا لکھ کر وہ مقام مذکور میں ڈال آتا تھا ایک خاص موقع پر وہاں جو فہرست
 نوکر تھے اون خرف ریزہ دن کو شمار کیا کرتے تھے جسکے نام پر چھپ نہرار

یادوں سے زیادہ خرف ریزہ نکلتے تھے وہ شخص جلاوطن کیا جاتا تھا۔
 صولن نے بعد حاصل کرنے انہی برس کی عمر کے اپنی جان مستمار کو حوالہ دیا
 اسطرح کے کیا۔ تصویر اسکی بھی درج ہوتی ہے۔ شبیہ صولن۔



دیوان ملک الشعراء ہومر کا

ولایت یونان میں ایک نہایت بڑا عالی شان شاعر گذرا ہے کہ تمام ولایتوں کے
 تہایت بڑے بڑے فاضل تہذیب کو مذاق اور سلیقے اشعار کا معلوم ہے تحقیق اللفظ
 کتبے ہیں کہ زمانہ قدیم سے آج تک کسی ولایت میں یا کسی قوم میں ہومر یونانی
 کے برابر شاعر نہیں ہوا ہے، بلکہ بعض شخص تو اس بات کا دعویٰ کرتے کہ آئندہ کبھی
 اسکی ثانی ہونا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے بڑے بڑے شاعر ان فرنگستان
 اور روم اور یونانی تھے اور سیکے طرز بیان کو اختیار کیا ہے اس بلوچہ انھیں کہتے ہیں
 اور فصاحت و بلاغت زبان کی ایسی حامل تھی کہ کسیکو نہیں ہوتی ہو اسکی
 دیوان کا ترجمہ زبان یونانی سے زبان انگریزی میں نظم میں منتخب اشعار
 فرنگ سے ہو پائی گیا ہے اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ جب ایک شعر اصلی زبان سے
 زبان غیر میں ترجمہ ہوتی ہے تو لطافت سابق کی سی نہیں ہوتی ہو لیکن جب
 باعث اسکے کہ وہ بڑے زبردست شاعر کا کہا ہے اور باوجود ترجمہ ہونے
 غیر زبان میں وہ اور کتب نظم سے بہت بہتر ہے زمانہ سابق کے اکثر حکماء
 ارسطو و افلاطون وغیرہ ہومر کی کتاب اشعار کو مطالعہ فرما کر استفادہ حاصل
 کرتے تھے شہنشاہ سکندر کے ہر وقت کتاب ہومر کی ساتھ ہوتی تھی اور اسکی
 نہایت عزت اور تعظیم سے رکھتا تھا فوراً ہی پیشہ سہ عیسوی کو اس شاعر کو پراہون
 سو شہر مینڈیشیا کو عزت ہوئی یہ شخص اندھا تھا اور بزرگی معنی زبان یونانی میں
 اندھے کے ہیں دوسرے دیوان کا نام جو اس لاتانی شاعر نے تصنیف کیا اسکا
 نام ہدوسی ہے حقیقت یہ کہ جسے پیدائش اور سن پیدائش ان شخص میں بھی
 شک ہے مختلف مصنف مختلف طور پر بیان کرتے ہیں اس کتاب میں ترجمہ اشعار

شاعران عظیم الشان یونان کا اس واسطے نہیں لکھتا ہوں کہ یہاں کہ
لوگ ان کی لطافت اور مذاق کو کبھی نہیں پہنچیں گے فقط تصویر اس
بزرگ شخص کی مروج ہوتی ہے + شیبہ ملک الشعراء ہر مرعہ فقط



حال پندارس شاعر کا

یہ بھی بہت مشہور شاعر یونان میں رہنے والا تیب کا گذرا ہے یہ شخص پنج نظم لارک کو کہ ایک قسم کی شاعری ہے بادشاہ کہلاتا ہے جس زمانہ میں کلاروشیرشاہ ایران نے یونان پر حملہ کیا تھا اس زمانہ میں اس کی تاسو زمان کی کمال نیت اور تعریف تھی کہتے ہیں کہ شکستہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے یہ پیدا ہوا تھا اور شکستہ میں مر گیا اور نام اپنا جہان میں زندہ چھوڑ گیا ہزاروں برس سے نام چلا آتا ہے اور مدام رہے گا یہ بیان کرتے ہیں کہ جب سکندر نے تیب کو فتح کیا اور وہاں مصیبتیں اور سختیاں جیسا کہ ملک مفتوحہ پر ہوئی تھیں سکندر کی طرف سے وہاں کے باشندوں پر نازل ہوئیں تو سکندر اس شاعر کے نام کا اتنا ادب اور تعظیم کرتا تھا کہ اسے اس کے گھر کو اور اس کے خیال و اطفال کو ذرا آسیب نہ چھوئے و یا فقط تصویر اس کی بھی صفحہ دوسرے میں مندرج ہوتی ہے

حال شاعر صوفی کا

نام اس بڑے شاعر کا بھی نہایت ہی مشہور شاعر دن کے شمار کیا جاتا ہے اس کا لقب شہد کی بھی تھا اور درجہ شہید اس کی یہ تھی کہ اس کے شعر و سخن میں نہایت شہرہ ملی ہوئی ہے یہ شخص شکستہ پیشتر حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا سر و نصیح اس کی بہت تعریف کرتا ہے علاوہ فن شاعری کے وہ نیک بہت تھا یہ اسے سامنے تمام بادشاہوں اور سرداروں اور فاتحانہ کے پنج اولیٰ کی گہر کے واسطے اپنی لیاقتوں کے انعام پایا ہے

شیرین پارس



اور اس باعث سے افسوس بھی خوشی حاصل ہوئی کہ لاشعری نے اپنی
جان حوالہ خدا کے کی فقط تصویر اسکی بھی درج ہوئی ہے۔
شبیہ شاعر صوفی قاسم +



حال شاعر نقسیرین کا

یہ بھی حیرانج خطہ یونان میں نہایت مشہور شاعر پایا جاتا ہے یہ شخص شہر طوس میں
 جو کہ آئی او نیامین واقع ہے ۵۳۰ پیشہ حضرت عیسیٰ کے پیدا ہوا تھا اسکی شاعری
 کی تعریف ہرزمانہ اور ہر ملک میں ہوئی ہے اور لوگ اسکے اشعار کی رنگینی اور فصاحت
 دیکھ کر بہت تعجب کرتے ہیں یہ شخص مقبول شاعران اور فاضلان یونان کے رہا ہے
 اس شخص کو عادت شراب خوری کی از بس تھی ہے افلاطون بیان کرتا ہے کہ یہ شخص
 ایک عالی خاندان تھا ہے اس شخص کات قلعہ شہر اسپین میں رکھا گیا ہے اس
 شاعر نے اپنے تئیں شہر تہہ بار میں خود اپنے تئیں گلا گھوٹ کر مار ڈالا ہے تصنیفات
 اسکی مانر عنقا کے کیا ب ہیں ہے تصویر اسکی بسبب کی جاے کے صفحہ دوسرے
 میں درج ہوتی ہے ہے

حال شاعر اسطون فالوس کا

یہ بڑا نامی گرامی شاعر شہر اسپین میں ۶۷۰ پیشہ عیسوی کو پیدا ہوا
 تھا اور رسم عہد سقراط و افلاطون کا تھا اسکی ذہن اور تیزی عقل
 کی بہت تعریف لکھی ہے لیکن چونکہ اسنے فضل الفضلہ اسکیر نقل
 سقراط کی جو نظم میں لکھی تھی اسواسطے اسکو بہت بد نامی ہوئی
 ہے اس شاعر کی اتنی شہرت ہوئی اور اشعار اسکے اتنے عام پسند
 ہوئے کہ محفل عام اسکو تاج رتوں کے درجے کا مانتا تھا

+++ ++

+++ ++

شبيه شاعر القرن



تصویر اسکی کتاب پڑھیں لکھی جاتی ہے۔ شبیہ ارسطو فانوس



حال شاعر پور پیدیں

بیروانی شاعر ششم پشتر حضرت عیسیٰ کے ساتوسس مین اوسس روز
 جس روز کہ اردو شیر شاہ کی فوج کو شکست ہوئی پیدا ہوا تھا اوسسے فصاحت کو
 سیکھنے مین بہت کوشش کر کر اوسسے حاصل کیا اور علوم اخلاق اور
 فلسفی سقراط اور اراکلیڈس سے سیکھے اسکے اشعار مین بہت
 کمال فصاحت کے لوگوں کے دلیر بہت اثر پیدا ہوتا تھا جب کہ یونانیوں
 نے زبرجستہ لباس کے سر کیوز پر تلے راجا ہا لیکن سطلتہ کرنے نظم اس
 لائانی شاعر کی نے اوسکے دلیر اتنا اثر کیا کہ اوسنوں نے غلامی اور تالباری
 نکلیا سس کی چھوڑ دی اور آزاد ہو گئے بیان کرتے ہیں کہ اکثر یہ دنیا کو
 چھوڑ کر جنگلون اور غاروں مین جا کر اشعار بنایا کرتا تھا اس شاعر کی
 بادشاہ ارکلاس شاہ مقدر دینا نے بہت عزت کی اور بہت الطاف شاہانہ
 اوسپر مبذول فرمایا یہ مورخ بیان کرتے ہیں کہ یہ شاعر بہت عجیبہ مزاج تھا
 اور محنت کش تھا تین روز مین ایک صد اشعار پر مضمون اور جو ہر خوبی سے
 آراستہ و پر استہ تصنیف کیا کرتا تھا یہ شاعر عورات کو بہت ناپسند
 کیا کرتا تھا اسکی موت بہت برسی طرح ہوئی لکھتے ہیں کہ جب وہ تمنائی
 مین چیل قدمی کر رہا تھا تب اوسکو وحشی جانور دن کتوں نے اوسکو بچھا کر
 اوسکے جسم کو ٹکڑے کر دیا لوگوں کو اس امر سے بہت افسوس ہوا فقط

تصویر پوربندیس شاعر



حال طھوسی و ادس مورخ یونان کا

یہ مشہور یونانی تواریخ نویس ہے اسکے باپ کا نام علور سس تھا اور شہر
اسنیہ میں ۴۹۶ء پینتیر جیسوی کے پیدا ہوا تھا اور یہ شخص بلطدی اعظم
دجیکا حال پینچے صفحہ ۶۳ پر لکھا گیا ہے) اولاد میں سے تھا جب کہ عالم کا
پننے میں تھا تو شوق پلوانی اور سکول کمال تھا اور اس فن میں مشہور ہو گیا تھا
اور جب کہ جوان ہوا تب فوج یونانی میں داخل ہوا اور اکثر جہاں سے میدان جنگ
میں کار بہادری کے نمایاں کیے جبکہ براسی داس حاکم فوج ریاست سپارٹانی
طھوسی و ادس کی فوج کو شکست دی اور سوقتہ بجلت جرم مذکور کے وہ جلاوطن
کیا گیا اور ایام بلا وطنی میں اس نے تواریخ مشہور جنگوں پینتیر کی تصنیف
کی اور لٹرائین مذکور جو اکیس برس جاری رہیں اور نکاح اس نامی شخص نے
لکھا تھا اور باقی حال بعد اسکے اور مورخوں نے بیان کیا اور اسے اپنی تواریخ
کو آٹھ باب کیے تھے آٹھواں باب کتاب مذکور کا اچھا نمونہ ہے اس واسطے
کہ اس کے ادسکی دختر نے تالیف کیا تھا اور اسکی عبارت کی یہ تعریف ہو
جبکہ ہر دو طس نے اسکی تواریخ کا وہ مقام جہاں جنگ ایرانیوں کا
ذکر ہے پڑھا تو بلا تامل آنکھوں میں سے اشک جاری ہو گئے یعنی اسکی
کلام میں منسوبی اور فصاحت اتنی تھی کہ وہ مطلب کو بہت اثر وار طور پر
بیان کرتا تھا شکہ پینتیر حضرت علیؑ کے اس بزرگ شخص نے وفات
پائی یہ تصویر اسکی صرح کتاب ہوتی ہے۔

حال مورخ ہرودس کا

شبيب طوسي واول مورخ يونان



یہ نہایت بڑا مشہور مورخ گذرا ہے یہ بزرگ نامی گرامی ضمیر لطیف ناسس مین
پیدا ہوا تھا اور یہ شخص ۱۲۳۰ھ پیشتر سن عیسوی کے باغ جہان پر تر و تازہ
اور سرسبز تھا اور یہ شہر ولایت ایشیا خور دین واقع ہے اور یہ سبب پیدا
ہونے ایک ایسے شخص کے کہ جسکا نام آج تک صفحہ دنیا پر زندہ ہے یہ شہر
بھی مشہور ہوا ہر و طس نے اوائل عمر میں تمام یونان اور ولایت اطلبہ
اور ملک مصر میں سفر کیا اور ایک جہاز دیدہ شخص ہو گیا بعد اسکے اسنے تواریخین
مختلف ملکوں کی تصنیف کیں اسنے تمام حالات لڑائیوں کے جو در میان یونان
اور ایرانیوں اور ایرانیوں کے ہوئیں لکھا اور تواریخ ایران کی زمانہ کبھی
شاہ اردو شہر تک لکھی علاوہ اسکے اسنے تواریخین ملک مصر اور عرب اور
سام زبان کی لکھیں زبان میں اسکی فصاحت اور شیرینی سخن کی نہایت
تھی اور ہر ایک شخص اسکی اسکی عبارت کو سمجھ سکتا ہے چہ اس شخص کا
لقب باب علم تواریخ کا ہے فضلا لوگ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ ہر و
طس مورخ اور دستہ نیز فصیح یونانی اور ہومر شاعر یونانی یہ ایسے شخص
کہ انسانی تصور کیے گئے ہیں چہ تصویر اس شخص کی بھی صفحہ دوسرے میں
مندرج ہوتی ہے

حال مورخ دانی دورس

یہ شخص بھی نہایت بڑے مورخوں میں سے گذرا ہے یہ مورخ شیراز حیرہ میں
جو کہ جزیرہ صقلیہ میں ہے پیدا ہوا تھا اس شخص نے بہت عمدہ تواریخین
ولایات مصر و ایران و شام و یونان و روم و کارتیج کی تالیف کیں چہ کہتے ہیں
کہ اسنے اپنی اس کتاب کو چالیس باب پر تقسیم کیا تھا جن میں پندرہ باب
ایتک موجود ہیں عالم لوگ لکھتے ہیں کہ وہ ایسے جہان دیدہ شخص تھا

شیخ حسن ابرو دین



کہ جتنے مقاموں اور ملکوں کا حال اوستے اپنی کتاب میں لکھا ہوا ہے وہ ان
سفر کر کے اور ان مقاموں کی سیر کی تھی اوستے اپنی کتاب مذکور کو تیس سال
تعمیر میں تصنیف کی تھی اوسکی کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
بہت بخوبی آدمی تھا کسو اسے کہ بتیرے بچوٹے قصہ اوستے اپنی تواریخ
میں لکھے ہیں اوسکی عبارت میں فصاحت و بلاغت نہیں ہے البتہ سادگی
زبان کی نہایت پائی جاتی ہے اوستے بعض جاے اپنی کتاب میں جھوٹ بھی
لکھا ہے کہ بعض جھوٹی کہانیوں کو تو بخوبی بیان کیا ہے اور بڑی واردات
تواریخی کو بہت مختصر لکھا ہے یا بعض دفعہ چھوڑ گیا ہے غرض کہ یہ بہت
اچھا اور مشہور آدمی گذرا ہے سکتا ہے بیشتر حضرت عیسیٰ کو یہ اس دنیا میں
موجود تھا اور اکثر روم میں رہا کرتا تھا اور حتی المقدور اس شخص کی یہ توجہ
تھی کہ سچی باتیں بیان کرے

حال زوزن کا

زوزن ایک نہایت فاضل و عالم یونانی تھا جس کا بیشتر حضرت عیسیٰ کے
شہر اسی میں پیدا ہوا تھا اس میں تین اوصاف بڑے بڑے تھے یعنی یہ شخص
نہایت مشہور حکیم اور فاضل اور مورخ اور اولاد و افسر فوج کا تھا اس شخص نے
اس دنیا میں بہت نام پایا ہے یہ شخص حکیم سقراط کا شاگرد تھا اور یہ فاضل
ہج و دربار حضور سارس بادشاہ ایران کے چلا گیا اور یہ بادشاہ اسکو بہت عزیز
رکھتا تھا لیکن جب کہ یہ بادشاہ جنگ مقام کنک سامین مارا گیا تو اسوقت
زوزن اور اوسکی فوج یونانی پر جو تیس ہزار تھی نہایت مصیبت اور کشتی
واقع ہوئی کہ کشتی اوستے کے بیان میں اپنے سنیہ کو چاک کرتا ہوا

رولن صاحب فرنگی مورخ واپس آنا اپنے وطن یونان میں ان دس ہزار
 آدمیوں کا لیسہ واری زونون کے ایران سے جو کہ چھپتے سو سے فرنگی یونان
 ہے اس خوبی سے بیان کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص کو اس کے مطالعہ سے روز
 آتا ہے حقیقت میں اس جیسے پر استقلال اور مضبوطی دل زونون کی خوبی
 ظاہر ہوتی ہے یہ اسی شخص کا کام تھا کہ اپنے مہوطنوں کو غیر ملک میں سے
 چونکہ دشمن جانی یونانیوں کے تھے لہذا اگر گھر کو لایا ہے بعد اس مشہور دروات
 کے وہ ہمراہ جسی لاس بادشاہ ریاست سپارٹا کے ولایات ایشیا میں آیا
 اور اس کی غیر حاضری میں اس کو اس کے ہم وطنوں نے جلا وطن کر دیا
 اور اس دانشمند حکیم نے گوشہ میں بیٹھا رہنا اختیار کیا اور شہر میں
 رہا کرتا تھا اور وہاں نہایت عمدہ اور قیمتی کتابیں علم تواریخ وغیرہ میں تصنیف
 کیں اسے حالات واپس آنے دس ہزار یونانیوں کا دشمن کے ملک یونانی
 ایران میں سے نہایت ہی عمدہ طور پر بیان کیا اور حال سقراط کا بھی آخر
 بہت خوب لکھا ہے اسے تواریخ یونان کی بھی لکھی اور ساتھ سفر وطن
 خاص کا اختیار کیا ہے

فرنگستان

اس زمانہ میں ولایت فرنگستان کا یہی حال ہے کہ کسی زمانہ میں ولایت
 یونان کا حال تھا بلکہ ولایت فرنگستان کو یہ نسبت زمانہ سابق یونان
 کے نہایت فوقیت ہے اس وقت فرنگستان ہر طرح کے فضلاء اور حکماء کے گانہ
 اور جیسا کہ چراغ علم و عقل کا اس ملک میں روشن ہو ویسا کسی ملک میں
 بالفعل نہیں ہو اور ہزاروں اچھے فاضل اور حکیم لائے انی اس ولایت میں گذر چکے

اور موجود ہیں اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اگر زمین پر ارادہ کر دین کہ وہ ان کے حکم اور فضلا کا انتخاب کر کرے اور نیکے حالات اس کتاب میں لکھوں تو میرے اس زر اس کتاب کی کیا حقیقت ہے بلکہ اگر ہمارا یہی ایسی زمین تو بھی شاید نیکے حالات اور زمین گنجائش نہ کریں اسید واسطے حالات چند فاضلون ذہنستان بہت نشان کے لکھو گا۔ اور ارادہ یہ ہے کہ ایک عالمیہ کتاب طیار ہوگی جس میں تمام دہائیوں کا ذکر ہوگا اور زمین کلی ہو کہ اس سے میرا نیکو گو بہت فائدہ پہنچے گا۔

حال شہنشاہِ احکما اور فضلا اسحاق نیوطن کا

اس بڑے عالی شان فاضل کے لکھنے سے اس کتاب ناچیز کو فخر و تیاہوں یہ حکیم ولایت فرنگ کا تمام فاضلون اور حکیموں ہر دیار اور ہر اقلیم کا شہنشاہ ہو یعنی اب تک نہ تو اسکے برابر کوئی زمانہ حال میں ہوا ہے اور نہ کوئی زمانہ قریب میں اسکی برابر ہی کر سکا اچھے اچھے حکم اور فضلا یونانی کی اسکے روبرو ذرا بھی ثابت نہیں ہے مگر یہ ہے کہ نہت خاک را با عالم پاک ہے غرض کہ میں اصلاً تعصب سے یہ امر نہیں کہتا ہوں کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ میں یونانی نہیں اور نہ فرنگی لیکن دو وزن ملکوں کے فاضلون اور عالموں کا حال بخوبی دیکھا اور پڑھا ہے لیکن انصاف سے جو غور کیا تو حکیم نیوطن مدوح کے برابر کسی کو نہ پایا اور نہ ایسی ایسی باتیں علوم فلسفہ میں ایجاد کریں کہ وہ کرامات سے بھی زیادہ ہیں۔ اگرچہ میں اس جہ سے نہیں کہتا کہ ارسطو اور افلاطون وغیرہ یونانی کچھ کم قابل اور ذہن تیز نہیں یہ بات غلط ہے وہ بھی پرلے درجے کے قابل اور عاقل اور ذہین تھے

نام اس علامتہ زمان کا اسراعی ذک نیوطن ہے اور منی آئی ذک اسحاق کا
اسی اسیرتہ اسحاق نیوطن لکھا ہے

لیکن حکیم سراسحاق تیرہن تمام حکما و متقدمین اور متاخرین سے افضل تر ہوا ہے
حکیم دانشمند ^{۱۲۷۱} لکھنوی میں ضلع لکھن شامیرین پیدا ہوا اور ابتدا سے
عمر میں وہ بہت پست تھا اور نرم تھا لیکن چون بڑا ہوا تو انا اور صاحب
قوت ہونے لگا اور اسی برس کی عمر تک تندرست اور سلامت رہا اور بارہویں
سال میں بددبائی تھوڑی تربیت کے اسکے بزرگوں کو اور ایک مدرسہ میں
جہاں مشہور و نحو سکھائی جاتی تھی پھیرا دینے دیاں مثل میں صاحب کو جو بڑا علما
تھا آثار و انشندی کے عیان کیے اور اسکی حرکات سے ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ وہ ایک دن بڑا حکیم ہو جاویگا یہ شخص وقت فرصت میں سچا سے اوقات
گذارنے کو لہو و لعب میں ساتھ ہم کتبوں کے نونے کلون وغیرہ کو لکھنویوں
سے طیار کرتا اور واسطے اس کلام کو اور آری اور سبولہ اور آلات خرید کر اور
اپنی ہاتھ سے ایک گفتہ لکھنوی کا بنایا اور نزدیک مدرسہ کو ایک ہوا کی چابی تھی
یوں صاحب کو اسکو بتیے ہوئے بنور دیکھا اور اسکا ایک چھوٹا نمونہ
اپنے ہاتھ سے بنایا جو باعتبار حکمت کو اصل کے برابر تھا اور وقت اور کھلیا
ہو جانے کو دینے اور سے اپنی مکان کے بالا خانہ پر لگایا اور چھوٹے چھوٹی کپڑوں
ٹکڑوں سے بادبان بنا کر اور دیکھا کہ ہوا چلی کو کیونکر گھماتی ہے وہ اکثر ایسی
ایسی چیزوں کے بنانے میں مصروف رہتا اور اسی سبب سے اپنی ہمتوں سے
لکھنے پڑھنے میں تہیجے رہتا اور اسکے ہم سبق اور مدرسین کو یہ خیال نہ تھا کہ
یہ شخص اپنی ہم عصرون کو سبقت لجاویگا اور ایک زمانہ میں ایسا حکیم بن گیا کہ سچا
کی حرکت اور وقار اور قدر وغیرہ کو دریافت کرنے کے قواعد نکالے اور ایسی ایسی باتیں
نکالے جیسے صنعت ازدی صاف ظاہر ہو کر گی اور تمام دنیا اسکی ایجاد کی ہوئی
چیزوں کو دیکھ کر حیران رہی اور اسکی والدہ بھی اسکے آثار دیکھ کر یہ نہیں جانتی تھی

کہ وہ بڑا آدمی تھے گا وہ اکثر اونٹاوت اور سگوند سے بلا لیتی اور اوس سے
 گھیت کا کام لیتی اور گاہ شادی میں اپنے ساتھ لیتا جاتی ہے بوقت جہانگیر
 مدرسہ سے اپنے گانہ میں وہ درختوں کے نیچے بیٹھ جاتا اور مطالعہ اپنی کتابوں
 کرتا ہے اور جب کبھی وہ درخت کے نیچے بیٹھ کر موشی جراتا اور سوقت چپکا
 رہتا اور خیالات علمی میں مصروف ہے سچ ہے عقلمند آدمی کبھی بیکار نہیں رہتا
 صوقت سے کہ فیوض صاحب کو سمجھ ہوئی اور قوت مناظرہ کی پیدا اور سوقت
 سے وہ کبھی بیکار نہیں بیٹھتا ہے ہر وقت خیالات میں مصروف رہتا ایسا
 نہیں ہو سکتا کہ ایسا صاحب استعداد شخص پر وہ انفا میں پڑا رہتا اور
 منصبہ ظہور پر جلوہ گرمی نکرتا اور اسکے چلنے اور سے ٹیرٹھی کا بیج میں جو
 بہت اچھا مدرسہ واسطے تدریس کر رہے روانہ کیا اور وہاں اوس شخص
 کی استعداد اور ذہن ظاہر ہوا ہے اس مدرسہ میں علم ریاضی اور زبانین
 پڑھائی جاتی ہیں اور اس شخص کا ذہن ریاضی میں خوب لگتا تھا کہ میں
 کہ بچپن میں وہ زمین پر کھیلنا بنا یا کرتا اور اسے کئی صورتیں بدون پڑھنے
 تحریر اقلیدس کے بہت خوبی کے ساتھ ثابت کہیں نہ لگتا میں وہ اس مدرسہ
 میں مقرر ہوا اور سالہ میں خوب سا علم تحصیل کر کے اسے اس مدرسہ میں بق
 عالی جو وہاں کے فاضلین کو عطا ہوتا ہو حاصل کیا اور اسی سال میں وہ بخوف
 و باک کیمبرج کو چھوڑ کے اور جگہ چلا گیا ہے مذکورہ جو کہ ایام غیر حاضری میں اوس
 مسئلہ کش کا دریافت کیا وہ باغ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بچہ سیب اپنا ہے
 شاخ پر سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑا اور اسے خیالات باندھتے شروع کیے اور انہوں نے
 کہا کہ یہ سبب بسبب شش زمین گر رہا ہو گا پھر سوچا کہ اگر کوئی چیز اور بچہ سے گر گئی
 تو بھی زمین کی طرف میل رکھے گی اور میان سے تمام سائیکش جسکے دریافت ہونے کے

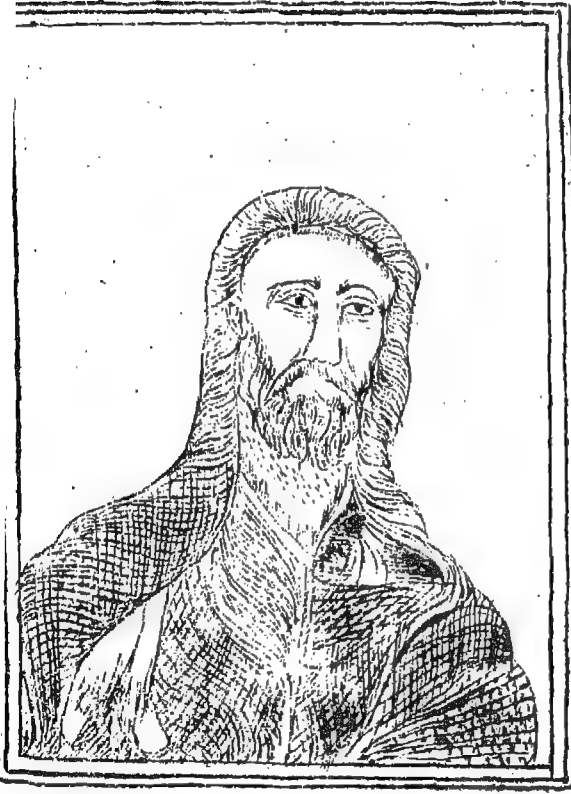
سب سے تمام علم ہیئت اور اور علم آسان ہو گئے دریافت ہوا ہے دیکھا چلا ہے
 کہ صاحب استدراذمی ایک جزوی بات سے کیا کیا بڑی بڑی نتیجہ نکالتے ہیں
 کیا کبھی کسی اور شخص نے سب کو کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو گا ۱۶۶۷ء میں
 نیوٹن صاحب پھر کیمبرج میں واپس آئے اور اپنی بڑی مشہور کتاب کی
 طیار کرنے میں مصروف ہوئے ۱۶۸۷ء میں مدرس علم ریاضی کے
 مقرر ہوئے ۱۶۸۷ء میں مجمع شاہی میں داخل ہوئے ۱۶۸۷ء میں
 مجمع کے اوسنے اپنا نیا مذہب درباب روشنی اور رنگوں کے بیان کیا ہے
 تیس برس تک وہ روشنی اور رنگوں کی تحقیقات میں مصروف رہا ہے
 ۱۶۸۷ء میں اسنے ایک منشور منکشی خرید کیا اور دو برس بعد اس چھوڑ
 اور سچ آگہ کی استناد سے علم روشنی کے تحقیقات میں مصروف ہوا ہے اور
 دریافت کیا کہ ایک سفید کرن آفتاب کی کئی مختلف رنگوں کی کرنوں سے
 مرکب ہوا ہے کہ ان میں مختلف تدابیر انحراف کے اپنی راہ مستقیم سے بوقت
 گزرنے کے ایک شفاف وساطت سے دوسرے میں رکھتے ہیں اور یہ کہ تین
 بعد صرف ہو جائیکے جدی جتنی ہیں اور اولی رنگت بھی معلوم رہ دیکھائی دیتی ہے
 نیوٹن صاحب نے ایک سفید کرن آفتاب کو منشور مذکورہ صدری گزارا اور
 پایا کہ وہ سات رنگ کی کرنوں میں تقسیم ہو گئی اور تقسیم رنگوں کی یہ ہے
 اول سرخ ۲ دوم نارنجی ۳ سوم زرد ۴ چہارم بنفرتیچ آسمانی ۵ ششم نیلا
 ہفتم بنفرتی ۶ یہ ایک نئی بات ایجاد ہوئی اسوقت سے پہلے کسی کے وہم و گمان
 میں بھی یہ نہ گذرتا تھا کہ سفید روشنی سات رنگوں سے مرکب ہے ۷ ایک
 شخص فرماتے ہیں کہ کبھی نیوٹن صاحب کی تحقیقات پر ہرگز اعتماد
 نہیں آتا تھا لیکن اوسکی لکھی ہوئی باتوں کو بیٹے آپ تجربہ کر کے دیکھا

اور سبکو بیچ پایا جو بہت قیمت میں نے اپنے مذہب کو درباب روشنی کے ظاہر کیا
 تو بعض لوگوں نے اس کا فقط مدعی نہیں کیا بلکہ اس کے حق میں بہت سا
 زیان کرنا چاہا اور اس سبب سے اس شخص کے دل کے چین میں بہت فرق
 آ گیا وہ تھوڑے دنوں بعد وہ ہشتاد سال مقرر ہوا اور ملکہ ابن فواد سے درم
 ثابت کا عطا کیا اور ستر سالہ میں اس حکیم اور نسیب صاحب میں جو ایک نیا
 حکیم فرانسی کا تھا فساد واقع ہوا اور وہ اسکی یہ تھی کہ نبیوں صاحب ہا
 ایک نیا عالم فلک شمس جو حال میں و فرشل کیلکوس کہتے ہیں اور جو پڑ
 عالم علم ریاضی میں ہے ایجاد کیا اور جو تھی آدمی علم ریاضی میں ہوتے ہیں وہ
 اسکو لیکھتے ہیں اور اسی زمانہ میں حکیم فرانس نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ علم میں
 ایجاد کیا ہے اور نبیوں نے سیری نقل کی ہے یہ اس فساد سے بہت طول
 کھینچا اور نسیب صاحب نے انگریزی حکیم کے نام کو اس طور پر الزام لگانا
 شروع کیا کہ جو کہہ باتیں نبیوں نے ایجاد کی تھیں وہ فقط غلطی نہیں ہیں بلکہ
 مذہب کے احکام کے خلاف ہیں لیکن نبیوں صاحب کے افعال سے
 بخوبی ثابت ہو کہ وہ مذہب پرستہ نقل تھا اور کسی احکام پر شک نہیں کرتا تھا
 وہ اپنے ایجادات کو بیچنا بت کرنے وجود باری کے کام میں لایا اور انکو سلیم
 سے دانائی حکیم حقیقی کی تلاش کی اتنی برس کی عمر میں بیماری نے اسکو چھوڑ
 کیا اور اس سے اسے بہت تکلیف پہنچی لیکن وہ اسوقت بھی صاحب
 رہا اور بڑا استملاں دکھلایا یہ اس شخص کو اپنے علم کا غرور نہ تھا اور
 اس کے سبب سے اپنے متین ہرگز کھینچا یہ ایک ذہنا ایک شخص نے درباب
 تحقیقات کے جو شخص نے علم میں کی تھی بہت تعریف کی اس میں اس شخص
 اسوقت اپنے متین بڑا سکون ہوا اور اسکی اور زبان پر لا ایک فرشل کھینچا

صداقت کے گناہ پر سے گنگر اور ٹیکریان چکنا ہوں جسے جو لکھا ہے
 کہ نیوٹن صاحب نے علم فلکشن یعنی مقادیر متحرک کا ایجا کیا ہے اب
 اسے اس علم کی قدر سے تشریح کرتے ہیں واضح یہ کہ اس کا
 قول یہ تھا کہ تمام مقادیر میں خواہ کسی قسم کی ہون تیسر کی جاسکتی ہیں
 جو سب کے مقادیر ہیں اور تقسیم مقادیر ہندسے پیدا ہوتے ہیں
 بسبب حرکت کے سببوں کے مثلاً حرکت خطی سے
 اور شکل مجسم حرکت سطح کی سے پس موافق اس مسئلہ کے ہر مقدار
 اس مسئلہ کے ہر مقدار ہوتی ہوئی تصور کی جاتی ہے جو وقت
 مانا جسے کہ ہر مقدار خواہ وہ کسی قسم کی ہو حرکت سے پیدا
 کی جاسکتی ہے تو ظاہر ہے کہ وقت اس حرکت کی کوئی
 اور خاص مقدار ہوگی اور رفتار اخیر کو فلکشن مقدار
 مفروض کا کہتے ہیں نیوٹن صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے
 جو اہرے با اٹھائیسویں ماہ مارچ ۱۶۸۷ء عیسوی کو اس
 دارفانی سے معدوم ہوا اور وہ اپنے مال کو اچھی طرح
 سے کام میں لایا اور اس سے اپنے چال اور رشتہ داروں کی
 دستگیری کی ہے تصور اس کی بھی بسبب کوتاہی جاوی
 کے صفحہ دوسرے میں درج ہوتی ہے

حال سرولیم ہرشل صاحب کا

شبيهه شمشاه الحكماء وفضل المرحوم بنون



مشہور ہیت دان ایک قوال کا لکھتا اور پندرہویں نومبر ۱۷۳۵ء
عیسوی کو تمام سنو زمین پیدا ہوا تھا اس کے پاس پہلے اول تو آدم
کچھ پڑھا یا نہیں چودہ برس کی عمر میں نیور کی جمہور میں نوکری
کی اور سن ۱۷۵۰ء یا ۱۷۵۱ء میں اس جمہور کے ساتھ انگلنڈ کو گیا
یہ نہیں معلوم کہ اس نے اس نوکری کو کب چھوڑا لیکن بعد تکلیفات
بیشمار کے جو خصوصاً بسبب بچانے انگریزی زبان کے درمیش
یونین تھیں وہ بارکشاہر میں نوگون کو استعمال آلات علم موسیقی
کے سکھانے لگا ہیت صاحب نے جبکہ عقل اور رسائی وہاں
ہر شل صاحب کی دریافت ہو گئی تھی ۱۷۶۵ء عیسوی میں گریج
بالیفاسمین اوسکو ہذا رکن نواز کہ یہ ایک انگریزی باجا ہے
مقرر کیا وہ سال آئندہ میں اسی عمدہ پر بانسہ میں مقرر ہوا
تو اوسکو بیان پر علم ریاضی کا شوق ہوا اور باوجود محنت
بارہ یا چودہ گھنٹہ اگر ن بجانے کے وہ کتابیں علم ریاضی
کی مطالعہ کرتا تھا اس علم کی کتابیں پڑھنے
سے اوسکا دل علم ہیت میں بہت لگا اور انجام کارای
میں اس نے ناموری حاصل کی اور ہیت مشہور ہوا
۶ ایک روز واسطے دیکھنے آثار عجیبہ سیار اس کے
مکابیان اس نے پڑھا تھا اس نے ایک دور میں
دو قدم لہنی ایک اپنے ہمسایہ سے قرض لی اس نے
اس دور میں سے اجرام ساوی کو دیکھا اور انکے شاہد
سے اتنا خوش و خرم ہوا کہ اس نے ایک دور میں خرید کر نیکا

اور وہ کیا لیکن آگہ مذکور کی قیمت اسے اپنے پاس سے باہر بھیج کر
 اسے دور درین بنانے کا قصد کیا اور انجام کار کامیاب ہوا
 اسے کسی دوپہن بنائیں جب کہ وہ آئینہ واسطے دور درین کے
 بنا تھا وہ بارہ یا چودہ گھنٹہ گنھا کرتا تھا اور بیچ میں کھانے اور
 بیوی کا کچھ خیال رکھتا تھا اور سکی بہن اور سکوٹھوڑا سا کھانا کھلا
 دیتی تھی لیکن وہ ایک لمحہ بھی سوائے گڑھے شیشوں کے کسی اور
 بات میں صنایع نہیں کرتا تھا اسے ایک دور درین سات قدم
 لمبی بنائی اور اس کے لیے دوسے سے زیادہ شیشے گڑھے اور
 تب ایک شیشہ دور درین کے قابل بنایا یا تیسری مارچ ۱۸۷۱ء کو
 وہ اپنی بنائی ہوئی دور درین سے ستاروں کو دیکھ رہا تھا کہ اتفاقاً
 اس کی نگاہ ایک ستارہ پر پڑی جس کو اس نے بسبب کچھ شبہ کے جو کہ
 اس کو چند باعث سے پیدا ہوئے تھے بغور دیکھتا اور انجام کار
 اسے ستارہ کو کئی روز تک دیکھنے سے اس کو یقین واقع ہوا کہ
 وہ کوئی ستارہ نامعلوم ہے اس طرح ہرشل صاحب نے ایک سیارہ
 جدید کو جو کہ اب بنام ۶۰ چارجم ستاروں ہرشل اور مورہنس کی مشہور
 دریافت کیا تھا اسے بعد اس سیارہ کے متعلق چارچاندور یافت
 کیے ۶۰ چارجم سوم شاہ انگلستان نے ازراہ قدر دانی کے اس کے
 تین ہزار روپیہ سالانہ مقرر کیے جس رات کو کہ ستارے نمودار ہوئے تھے
 وہ رات بھر نہیں سوتا تھا اور مشاہدہ کرتا تھا اور اس سبب سے اس نے
 سی ترقیاں علمیت میں کیں یہ مشہوریت وان تراسی برس کی عمر میں سیویں
 اگست ۱۸۷۱ء کو اس دارفانی سے رحلت گرامہ اور اپنا نام نیکلاس جہانگیر

ذکر ہتس طاس سپین کا

یہ اکل کلمای زمان مشہور ریاضی دان انگریزی مدرس علوم پرستوں کی
 بیچ مدرسہ بادشاہی کے ۳۰۔ تاریخ اگست ۱۷۷۱ء عیسوی کوچ پارک بونور
 پیدا ہوا تھا اسکویت، بڑا خطاب حضور بادشاہ انگلنڈ سے ملا تھا۔ بیان
 اسکا اس طور پر ہے کہ اسکا باپ کپڑے بنا یا کرتا تھا اور اسکا باپ اپنا پیشہ
 اور سکو سکھا یا چاہتا تھا اسی واسطے وہ اسکی تعلیم علوم میں بہت کم کرکے
 کرتا تھا ۱۱۔ تاریخ مئی ۱۷۷۲ء میں جو ایک نہایت مشہور گریں سورج کا
 واقع ہوا تھا تو اسکو دیکھ کر سپین کو نہایت شوق علم ہیت کی طرف ہوا
 کہ میں بھی اس علم کو حاصل کر کر باعث گریں اور پیشہ کسیدینا اور سکا
 معلوم کروں چنانچہ اوسی روز سے اسنے طرف علم ریاضی کے بہت جمع
 کی لیکن قبل از حاصل کرنے اس علم کے یہ ایک اور پیشہ میں مشغول ہو گیا
 یعنی بطور قرینے منجون کے لوگوں کی قسمت بتانے لگا اور مدت تک اس
 کام کو کرتا رہا اور سببات میں بھی وہ بہت مشہور ہو گیا لیکن ان ہی ایاموں
 میں اسنے مختلف فاضلون اور عالموں کی کتابیں درباب ہیت
 کے مطالعہ کیں اور عرصہ قلیل میں وہ بہت اچھا ہیت دان مشہور ہو گیا
 بعد تحصیل علم ہیت کے اسنے طاس معاش کے توجہ کی اور دارالعلمائے
 شہر لندن میں اگر ایک عورت بیوہ سے جسکے دو لڑکے تھے شادی
 کر لی اور بعد شادی کے اسکے دو فرزند اور ہوئے یہ شخص اپنے
 پیشہ عرونی کو واسطے حصول اپنی معاش کے کیا کرتا تھا اور بیچ اوقات
 ہیت کے سوائے تحصیل علوم ریاضی کے دوسرا شغل نہیں رکھتا تھا

اور چند روز میں اہل فرنگ میں اس شخص کا اتنا چرچا ہوا کہ سیکڑوں لوگ اشراف اسکے شاگرد ہو گئے ۱۶۳۷ء میں اس نے ایک نیا رسالہ درباب علم مقادیر سیال کے چھاپا اور ۱۶۳۷ء میں ایک کتاب درباب قواعد حساب احتمالات کے تصنیف کی اور بعد اسکے ایک اور کتاب متضمن جواب مضمونوں کے جو کہ مشتمل اور پر نہایت اچھے اچھے مضمین کے ہے تصنیف فرمائی بعد اسکے وہ مجلس مدرسہ شاہی میں بیچ مقام ستوک ہولم کے داخل ہوا اور بعد ازاں ایک کتاب جبر تھا وغیرہ کی واسطے بتدوین کے تصنیف کی غرض کہ بہت سی کتابیں اس علم میں اوسکی تصنیف سے مشہور ہوئیں کہ بیان اونکا باعث طویل ہے ۱۶۳۷ء عیسوی میں علوم ریاضی کا مدرس باوشاہی مدرسہ میں بیچ مقام ولوچ کے مقرر ہوا اور حاکم یا مدرسہ مجلس باوشاہی مدرسہ کا مقرر ہوا اور سترہ برس تک اس معزز علاقہ پر متنازع رہا ۱۶۴۲ء تا ۱۶۶۱ء عیسوی کو اس جہان کو وداع کیا بعد وفات اس کا ل زمانہ کے اوسکی بیوی کو پیش حضور کی طہارت سے مقرر ہوئی *

ذکر چارلس سٹرن کا

یہ بھی نہایت عظیم الشان ریاضی دان انگریزوں میں گذرا ہے ۱۶۳۷ء عیسوی میں بیچ نیوگیل کے پیدا ہوا تھا شروع عمر سے اس نے علوم ریاضی کی طرف توجہ کی اور تھوڑے عرصہ میں نہایت مشہور اس فن میں مشہور ہو گیا اور تیسری

آرمیوں سے اس علم میں سبقت لے گیا اور بعد چند روز کے باوشاہی مجلسی مدرسہ میں اس علم کا مدرس ہوا اور بہت بڑا خطاب حاصل کیا اور یہ نصاب اوسکو ایٹین برع کے مدارس میں سے ملا ۱۷۹۶ء عیسوی میں ایک کتاب دو جلدوں میں قاموس علوم ریاضی اور فلسفہ کی تصنیف کی اور ۱۷۹۶ء میں ایک کتاب مجموعہ ریاضات کا تصنیف کی جس سے دنیا کو بہت فائدہ ہوا اور یہ کتاب سب مدارس میں سکھائی جاتی ہے بعد اسکے اوسے بشمول ڈاکٹر پیرس اور ڈاکٹر شاخصا کے ایک کتاب عجیب علوم فلسفہ میں تیار کی اور اوسکے عوض میں اوسکو ساٹھ ہزار روپیہ بطور انعام ملا بعد اسکے اوسنے بیعت پیرس کے علاقہ کوچوڑ دیا اور گھر میں آرام سے بیٹھا اور پانچ ہزار روپیہ نیشن کے اس فاضل کے مقرر ہو گئے ۱۷۳۳ء عیسوی میں اس ریاضی دان نے وفات پائی *

ذکر مہندسان جمیس برنونی اور جان برنونی کا

یہ دو مشہور اور معروف مہندس دو بھائی تھے کہ جنھوں نے اس علم میں کمال حاصل کیا تھا مجمع کمالات علوم ریاضی اور جامع فضائل ظاہری و باطنی جمیس برنونی ۱۷۰۴ء میں پنج مقام ہیل کے پیدا ہوا تھا اور اکثر کتب اس علم میں تصنیف کیں اور بہتیری باتیں امین ایجا و کین اور ۱۷۰۴ء میں مر گیا * زبدہ ارباب مہندسان جان برنونی بھائی جمیس برنونی کا بھی بہت بڑا ریاضی دان اور فاضل گذرا ہے یہاں تک کہ دنیا اوسکو لیبون ریب مہندسہ الحکما و فضلاء موطن اور مہندس لب نظر کا کہتے ہیں مرن

اس بات سے معلوم ہو جائیگا کہ وہ کیا کچھ تصانیف میں اس شخص نے وفات پائی

ذکر مہندس بولیر کا

زید وہمائیہ بولیر ریاضی دان ہے کہ تمام فرنگستان میں اس میں
 ریاضی کا شوق علم ریاضی میں بہت کم ہوا ہے اور کس نوع نظر ریاضی دان کے
 یہ شخص علم فلسفہ میں مہارت کمال رکھتا تھا اور کتب میں مقابلیت میں
 جو کہ اقلیم پر و ششیر میں واقع ہے پیدا ہوا اور ان میں سے علموں کی
 طرف سے اور مہندس جان برنونی کا شاگرد ہوا اور پندرہ صدی میں اولی
 و انائی اور عقل اور تیری زمین ظاہر ہوئی اور علم ریاضی میں اور ستار
 کامل ہو گیا جب کہ آوازہ اسکے علم و کمال کا ایک جہان میں بلند ہوا
 اور ہر جگہ اوسکی فضیلت کا چرچہ پھیلا اور سو وقت ملکہ مستقیمہ کتر این فرمان
 فرانس سے ولایت روس نے اوسکو بلایا اور یہ جامع انانی علوم میں
 ملکہ جہان کے دربار میں حاضر ہوا اور جیسا کہ خواجہ اور مدارات
 لایق شاہنشاہوں کے ہے ویسی ہی اوس ملکہ کی بولیر نے کی فرید ک علم
 پادشاہ پرورشید اوسکو نہایت عزیز رکھتا تھا جب کہ بولیر شہر پیٹر برگ
 دار الخلافہ روس میں تشریف لے گیا تو ۱۸۳۳ء عیسوی میں اوس جگہ
 اوسنے وفات پائی اگر چند روز پہلے وفات کے وہ اندھا ہو گیا
 تھا لیکن تب بھی بیچ خیالات علمی کے مشغول رہتا تھا اوس
 حالت میں اوسے اصول جبر مقابلیہ کے تصنیف کیے اور مسائل
 علمی در باب قمر کے لکھے اوسنے بہت کتب میں علوم ریاضی اور فلسفہ اور
 الیات میں تصنیف کیں اور وہ تمام فرنگستان میں بہت

مروج اور مشہور میں *

ذکر لب نظر کا

یہ فاضل اور ریاضی دان یکہ زمان ۲۳ جون ۱۷۷۷ء میں مقام لیسک کے جو اقلیم جرمنی میں ہے پیدا ہوا تھا یہ بہت بڑا حکیم تھا جب کہ اسکی عمر چھ برس کی تھی اوسکا والد مر گیا لیکن اوسکی والدہ نے اوسکی تربیت میں بہت کوشش کی اور اوسکی کوشش کا اوسکو نجومی شہرہ ملا یعنی لب نظر ایک بڑے فاضل اور عالموں میں سے ہو گیا اوسنے زبانیں لاطن اور یونانی کو حاصل کیا اور اوسنے کتب شاعری اور تاریخ فلسفہ اور ریاضی اور الہیات دیکھیں اور ان علموں میں کمال پیدا کیا اور ہمہ دان ہو گیا اور جب کہ لوگوں نے جانا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے ایک بڑا عالی شخص دنیا میں ظاہر کیا ہے اسوقت ہر شخص اسکی عزت کرنے لگا اور بڑے بڑے مدارج اسنے پائے اور آخر کو مصائب اول شہنشاہ جرمنی کا ہو گیا ۱۷۷۷ء عیسوی میں وہ شہر پیرس دار الخلافۃ اقلیم فرانس میں آیا اور وہاں علوم ریاضی میں کمال حاصل کیا وہاں کے لوگ اوسکا بہت ادب اور تعظیم کرتے تھے بعد ازاں انگلستان میں بھی آیا اور وہاں کے فاضلوں سے بھی ملاقات کی اس فاضل اور حکیم نوبٹن میں بہت جھگڑا ہوا تھا یعنی حکیم نوبٹن تو یہ فرماتے تھے کہ میں علم تمام دیر سیال ایجاد کیا ہے اور لب نظر کہتا تھا کہ یہ میری ایجاد ہے غرض مدت تک اس بات میں جھگڑا رہا اور اس فیصلہ کیواسطے ایک کچھری فاضلوں کی حضور بادشاہ

بجاء انگلستان کی طرف سے مقرر ہوئی کہ اس بات کا فیصلہ کریں چنانچہ
اون فاضلوں نے یہی فیصلہ کیا کہ حکیم نیوٹن نے اس علم اعظم کو ایجاد
کیا یہ لب نظر کی بہت تصنیفات ہیں اور اسے بہت سی کتابیں
مختلف علوم میں پنج مختلف زبانوں کے مثل زبان یونانی اور لاتین
اور فرانسیسی اور جرمنی میں تصنیف کیں جو کہ بہت قابل تعریف اور قدر
کے ہیں یہ لب نظر نے ۱۴ تاریخ نومبر ۱۷۲۷ء میں اپنی جان بحق سوئی

ذکر لاگرا انشر کا

یہ بھی مہندس کامل مشہور ہے اس شخص نے بہت باتیں عجیب و غریب
علم ریاضی میں ایجاد کیں ۱۷۳۶ء عیسوی میں پنج مقام طرن کے پیدا ہوا
اوائل عمر میں اتنا علم ریاضی حاصل کیا کہ سولہ برس کی عمر میں
علم اول ریاضی کا بیچ یا دشاہی مدرسہ کے مقرر ہوا اور اسے
علم مقادیر سیال میں بہت باتیں لکھیں اور اسے درباب حساب
حرکات اور توجہ اجسام سیال کی بہت باتیں عجیب اپنے ذہانت کے وسیلہ
ظاہر کیں اور اسے مختلف کتب اس علم میں تصنیف کیں جو کہ نہایت
مشہور و معروف ہیں اس شخص نے باعث اپنے علم کے بہت
چوسے بڑے عہدے حاصل کیے آخر کو ۱۷۸۷ء میں اس جہاں گذران
سے گذر گیا اور صنف اپنے نام نیک کو زندہ چھوڑ گیا

ہیت دان لاپلاس

یہ شخص علوم ہیئت اور ریاضی میں بہت بڑا کامل فاضل ۱۷۴۹ء میں

پنج مقام میوہان لین Beaumont Le Noe کے پیدا ہوا تھا حال
مقام میں اس نے یہ کمال حاصل کیا اور معلم ریاضی کا مدرسہ میں ہو گیا
یہ شخص خود بہت بڑا عالی خانہ دان اور اسی پر حقا جب کہ وہ پیرس دارالعلمائے
اقلیم فرانس میں آیا وہاں بسبب اس کی عجیب لیاقتوں کے اس کی بہت
شہرت ہوئی اور وہ مجلس علوم فرانس میں داخل ہوا ۱۷۹۹ء عیسوی
میں وہ وزیر اعظم بادشاہ فرانس کا مقرر ہوا لیکن جب کہ ۱۸۰۳ء عیسوی
میں یوشن یونیا رت اس کی جگہ وزیر ہوا اور سوقت لاپلاس کے
ہد سنت یعنی حکام فرانس کا ہوا بعد اسکے اس کو علاقہ جلیلیہ
مارکولیس کا حاصل ہوا ۱۸۰۲ء عیسوی میں یہ نیک نام شخص
اس جہان سے گذر گیا اور بہت عمدہ کتابیں علوم بہت
اور ریاضی میں چھوڑ گیا جو کہ اس کی عالی لیاقتوں میں
کی وال ہیں :

حال علامہ زمان و افضل لارڈ فرانسس بکن

یہ علامہ زمان وزیر بادشاہ جمہور جمیس اول بادشاہ بھارت
کا تھا باپ اس فاضل کا سر تلو بس بکن تھا یہ فاضل
علاوہ اپنی زبان کے زبانوں لائن اور یونانی میں کمال رکھتا تھا
یہ شخص ۱۷۶۰ء عیسوی میں پیدا ہوا تھا اور مدرسہ کیمبرج میں تربیت
پائی اور جب کہ لڑکا تھا تو آثار و انانی اور فضیلت کے اس کی
پیشانی سے ظاہر تھے جبکہ ۱۶ برس کی عمر کا ہوا تو اس نے
جو علوم کہ اس مدرسہ میں سکھائے جاتے تھے سب میں

کمال حاصل کیا اور بعد اسکے وہ علوم فلسفہ میں داخل ہو گیا اور
اس علم میں اونسے بڑی ترقی کی اور فرنگستان میں وہ اس علم میں
پیشوا مشہور ہے ۱۹ برس کی عمر میں ملک فرانس میں سفر کیا اور وہاں
ایک کتاب شعر حالات فرنگستان کی تصنیف کی لیکن بیاعت مروت
اوسکے باپ کے وہ جلد ہی اپنے وطن انگلستان کو چلا آیا اور وہاں
امیر کبیر ارل اسٹیکس سے دوستی پیدا ہو گئی اور یہ امیر کبیر اور جون
ملکہ منظرہ شاہزادی ایلزبت فرمان فرمای انگلستان کے بان نہایت
اختیار رکھتا تھا وہ یکین صاحب کو بیاعت اور کئی فضیلت کے بہت
غریز رکھتا تھا حتیٰ کہ اوسے حضور لک کے بان سے ۱۸ ہزار روپے کی
زمین جاگیر میں دلوا دی جبکہ شاہ جمیس اول تحت انگلستان پر جلوہ
افروز ہوا تو اوسکی سلطنت میں اس فاضل کی بڑی قدر ہوئی ۱۱۶
میں مصاحبان خاص بادشاہی میں داخل ہوا اندون میں استخوانین
سلطنت انگلستان کے لکھے ۱۶۱۶ میں اوسکو علاقہ بادشاہی مہر
رکھے کا ملا جو کہ وہاں نہایت عالی اور جلیل القدر علاقوں میں سے
شمار کیا جاتا ہے جب کہ اوسکو یہ بڑے بڑے کاروبار سلطنت کے
سپردتھے اور وقت علوم فلسفہ کی تفصیل میں مشغول تھا سنہ ۱۲
میں اونسے مشہور و معروف کتاب سسی آلہ جدید واسطے مسائل طبییہ مسکو
انگریزی میں + نو دم اور گنیم + کتے ہیں تصنیف کی سنہ ۱۲
میں وہ + وائی گونت سنیت الین کامقرر ہوا یعنی وہ صوبہ واری
مقام مذکور پر مقرر ہوا + لیکن انقلابات قسمت کے دیکھنے جاسیے
کہ کیا تو اس فاضل کی اندون میں یہ حکومت اور شان بھی

باجا ایک ایک بڑی کبھتی نازل ہوئی یعنی سوم تاریخ مئی ۱۷۱۱ء کو بادشاہ کی بارگاہ میں یہ ثابت ہوا کہ بیکن صاحب رشوت لیتے ہیں اور بجرم رشوت ستانی کے وہ علاقوں سے موقوف ہوئے اور چار لاکھ روپیہ اسپر جرمانہ ہوا اور قید خانہ میں اس شرط پر کہ جب تک بادشاہ چاہے وہ قید رہیں قید ہوئے، کہتے ہیں کہ بیکن صاحب کے نوکروں نے بہت رشوت لی تھی اور اسی سبب سے اوپر بھی الزام رشوت ستانی کا لگا، اگرچہ یہ فاضل بخوڑے دن قید رہ کر رہا ہوا اور شاہ چارلس اول نے اس کو وہ روپیہ جو اسپر جرمانہ کیا تھا وے دیا اور مجلس حکام میں بھی اس کو جگہ ملی + پانچ برس پھیلی عمر کے اوستے وقت شغل علوم و فنون گزار کر ۱۹- اپریل ۱۷۱۲ء میں اوستے وفات پائی + یہ شخص بڑا عالی حوصلہ اور حافل اور ذہین تھا چنانچہ اس کے کتب تصانیف سے معلوم ہوتا ہے اس کے کتب منتہی لوگ پڑھتے ہیں اہل انگلنڈ اس کو پیغمبر علوم و فنون کہتے ہیں تصویر انکی درج صفحہ دوسرے میں ہوتی ہے، +

ذکر ممتاز الحکما جان لوک کا

یہ بہت بڑا حکیم فاضل گذرا ہے ۱۶۲۳ء عیسوی میں بیچ مقام رنگتن کو پیدا ہوا اوستے اول مدرسہ ویسٹمنسٹیر میں تربیت پائی پچھن سے یہ علوم کی طرف بہت راغب تھا علوم فلسفہ حکیم ارسطو کے اون دنوں میں سکھائے جاتے تھے جس کو وہ بہت نالپند کرتا تھا کس واسطے کہ فلسفہ یونانی میں وہ فرماتا تھا کہ سوائے مہل تکراروں کے اور کچھ نہیں ہے

شیخین صاب



اور اسکے چکھنے سے سوائے تعصب کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا ہے یہ نامل
 حکیم دس کار تیر کی کتابیں علم فلسفہ میں پڑھتا رہتا تھا اگرچہ اسکی راکا
 وہ پیر و نہ تھا اس حکیم نے علم طب کو بھی حاصل کیا اگرچہ کبھی پیشہ طبابت
 نہیں کیا۔ ۱۶۶۲ء عیسوی میں وہ ملک الامان یعنی جرمنی میں گیا
 اور وہاں جو ایلچی شاہ انگلستان کا دربار شہنشاہ الامان میں
 رہتا تھا یہ اسکا سکرتر مقرر ہوا بعد ایک سال کے وہ پھر انگلستان
 میں چلا آیا اور وہاں جو فضلاء اور حکماء دہر تھے اوستے صحبت اور
 ملاقات رکھتی شروع کی اور علم طبی کی تحصیل میں بدل و جان مشغول
 ہوا اور یہ حکیم علم ایسات اور منطق میں کامل مشہور ہے، یہ شخص مختلف
 علاقہ جلیلہ ملی پر ممتاز ہوا، حقیقت یہ ہے کہ اسکی عقل اور ذہن کو اوسط
 اور افلاطون کبھی نہیں پہنچ سکتے اسکی تصنیفات بہت ہیں دو جلدوں
 میں اوستے کتابیں عقل اور سمجھ انسان پر تصنیف کیں اور ایک
 کتاب اوستے درباب ترتیب کے اور دو رسالہ درباب گورنمنٹ
 کے اور اور بہت سی کتابیں تصنیف کیں اور چند کتابیں درباب
 مذہب کے بھی لکھیں، ۲۸ - اکتوبر ۱۶۷۲ء عیسوی میں فاضل
 اکمل نے وفات پائی،

ذکر عمدۃ اشعار فرنگیجان ملطن کا

انصاف القضا جناب ملطن نہایت بڑا شاعر گذرا ہے کہ اسکے زبان
 میں فصاحت بہت ہے اور اسکی برابر فرنگستان میں اور
 اور بلا دین بہت کم شاعر گذرے ہیں، ۹ دسمبر ۱۶۷۸ء

میں مقام دار الخلافۃ لندن میں پیدا ہوا تھا بارہ برس کی عمر میں
 اوسنے علوم رائج الوقت میں کمال حاصل کیا اور پنج تحصیل شعر
 و سخن کے آدھی رات گئے تک پڑھتا رہتا تھا اور سترہ برس
 کی عمر میں اوسنے نہایت فصیح اشعار تصنیف کیے اور اوسکو زبان
 لاطن میں بہت مداخلت تھی حتیٰ کہ وہ اوس زبان میں بہت اچھے
 اشعار تصنیف کیا کرتا تھا اوسنے علم شاعری میں اتنی محنت کی کہ وہ
 اندھا ہو گیا اسکے تصنیفات بہت کہیں جن میں سے ایک قصہ جسکا
 نام ہے گم شدن باغ بہشت از دست آدم ہے نہایت مشہور
 و معروف ہے کہ جسکی لطافت و فصاحت و بلاغت اور اشارہ و
 کنایہ صنائع و بدائع میرے قلم کو کیا طاقت کہ بیان کرے اور مجھے
 کیا حوصلہ کہ اوسکی زلفی عبارت میں کچھ لکھے ہے یہ کتاب سب
 مدارس میں مروج ہے ہے یہ شاعر کلمہ میں مر گیا بعض صاحب
 کہ اونکو جبلا کہنا چاہیے فرماتے ہیں کہ زبان انگریزی میں شاعری
 نہیں ہے اونکو واقف رہنا چاہیے کہ زبان انگریزی میں نظم
 ایسی ہے کہ بالفعل کسی زبان میں نہیں فارسی زبان کے اشعار
 کو کیا رتبہ ہے کہ انگریزی زبان کی شاعری کی برابری کر سکے
 اور اس امر کا فیصلہ اوس شخص سے ہو سکتا ہے جو کہ زبان انگریزی
 اور فارسی دونوں سے واقف ہو فقط ہے

ذکر ملک الشعراء ولیم شیکسپیر

یہ شاعر انگلستان میں بہت نامی گرامی گذرا ہوا اسکی سی شہرت اور سی عزت و منزلت

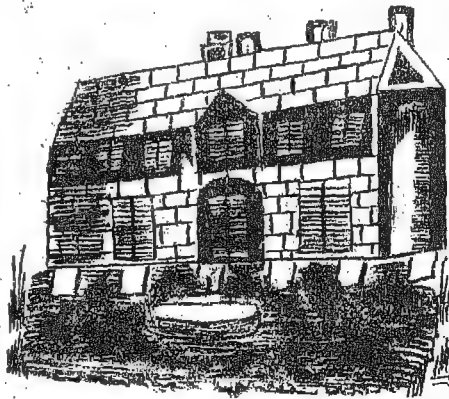
یہ شاعر مقام سٹریٹ فریمین جو کہ واروک شائر میں ہوا تھا ۱۷۵۷ء اپریل
 میں پیدا ہوا تھا اور اہل عمر میں اس کی زبان نے ایک مدرسہ میں علم
 تحصیل کیا لیکن باعث اسکے کہ اسکا باپ بہت عریب تھا اور
 اسکے ذہن بیٹے اور بیٹیاں تھیں تو شیکسپیر صاحب لاچار مدرسہ
 کو چھوڑ کر بتلاش معاش مشغول ہوئے بعد اسکے بعض لوگ تو بہتر کہتے ہیں
 کہ اسنے پھر علوم سیکھنے کی طرف توجہ کی اور بعضوں کی راجی خلاف
 ہجو + ۷ برس کی عمر میں اسنے اپنی شادی کر لی + چونکہ یہ اکثر
 دیکھا گیا ہے کہ جو نہایت نامی اور صاحب کمال شخص گذرے ہیں
 انکے ذہن اور علم خدا داد ہوتے ہیں کچھ انکے واسطے محنت
 و رکار نہیں ہوتی چنانچہ شیکسپیر صاحب چھوٹی عمر سے نہایت عمدہ اشعار
 کہنے لگے تھے + جبکہ انکی شادی ہو گئی تو وہ محبت خراب میں
 بیٹھنے لگے اور باعث اسکے انھوں نے ایک ہرن ایک ایک امیر
 زیادہ طامس لیوسی کا چورا یا اسنے اس امر کی تلاش کی اور بہت
 تلاش کے شیکسپیر صاحب نے ایک ہجو اس امیر کی نظم میں بہت عمدہ تصنیفات
 کی اس باعث سے وہ اور بھی رنجیدہ اور خفا ہوا + لاچار شیکسپیر صاحب
 اپنے گانو کو چھوڑ کر دارالخلافہ شہر لندن میں چلے آئے جبکہ یہ شہر میں
 پہنچے تو کوئی اذکار دوست نہیں تھا اور محتاج کمال تھے لاچار
 ہو کر اسی حالت بیکسی میں انھوں نے یہ تجویز کی کہ وہ جو خانہ کی
 دروازہ پر جا بیٹھیں اور جو کوئی وہاں کھیلنے آوے اسکے کھوڑے
 کی خبر داری کیا کریں اس طرح انھوں نے کھوڑے عرصہ
 گزارے کیا غرض کہ اسی علاقہ پر وہ اپنی تصنیفات میں

مستعمل رہنا آخر کو لوگوں نے اوسکی نظم دیکھی اور بہت تعریف کی اور تمام شہر میں بہت شہرت ہو گئی یہاں تک کہ ملکہ معظیہ شاہزادی ایلریت کو خبر ہوئی اور اوسنے اوسکو طلب کیا اور شیکسپیر صاحب سے جو کچھ نظم میں تصنیف کیے تھے سامنے ملکہ و دوران کے اوسکی نقلیں خود دیکھیں بادشاہزادی اوسکی لیاقتوں کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئی اور اوسکی بڑی عزت اور توقیر کی جب کہ اوسکی بادشاہزادی کے دربار میں اتنی قدر ہوئی اوسوقت تمام امیر و رئیس اوسکی عزت کرنے لگے اور لہذا صوبہ دار مقام سوتن کا اوسکو بہت عزیز رکھنے لگا اور ایک دن ہزار روپیہ بطور انعام اوسکو دیا۔
 اخیر شیکسپیر صاحب کی بہت عیش و آرام میں گذری اوسنے بسبب اپنے عجیب و غریب لیاقتوں کے کہ کابھی کو کسیکو میسر آتی ہیں بہت دولت اور اسباب جمع کیا اور اپنے گائوسٹریٹ فریمن جا کر بہت آرام سے زندگی بسر کی ۱۶۱۶ء میں تریپین برس کی عمر میں وفات پائی اور اوسکی یادگاری کے واسطے ایک عمارت یادگاری کی تعمیر ہوئی فقط تصویر اوسکی صفحہ دوسرے میں درج ہوئی

حال حضرت جلال الدین رومی معروف بمولانا روم

یہ حضرت شروع تلمذ میں پیدا ہوئے اور شہر بلخ کے جو کہ خراسان میں واقع ہے جاسے ولادت اس بزرگ شخص کی ہو اور اوائل عمر سے مسائل صوفیہ کی تحصیل میں مشغول رہا اور اپنی زندگی بتنامی میں پچ خیالات مختلف علمی اور دینی باتوں کو گذاری ہے صوفی ایک

شمس الملک الشیرازی



فرقہ ہے اکثر ولایتوں میں اس فرقہ کے آدمی پائے جاتے ہیں اور بڑا
 مطلب ان لوگوں کا یہ ہوتا ہے کہ اپنے مضامین کو پوشیدہ عبارت میں
 بیان کریں اور یہ لوگ ادب اپنے خدا کا اور تعجب اور سلی صنعتوں کا کیا
 کرتے ہیں چنانچہ افلاطون بھی کہتا ہے کہ وانا ئی ان ہی باتوں سے
 حاصل ہوتی ہے ایرانیوں میں مذہب صوفیہ اور یونانیوں میں سنیہ
 اور ہندوؤں میں ویرانت اور ایک خاص الامانیوں کے حکمت کی
 ایک اصل ہے جلال الدین کی ایک بڑی اور نہایت عمدہ کتاب
 جسکو مولانا سے روم کی شہسوی کہتے ہیں ہے اور اسکے مطالعہ سے
 خوبی فہم اور تیز عقل مصنف کی بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اکثر مقامات
 اس کتاب میں ہیں کہ معنی اچھے اچھے اور ستادوں سے نہیں
 حل ہوتے اس کتاب میں مختلف داستانیں اور سنجیدہ باتیں
 لکھیں ہیں تمام مشرقی شاعروں میں سے جلال الدین زبان مبالغہ کی
 بہت کم استعمال میں لایا ہے یہ فاضل بنے بدل زمانہ اور برگزیدہ
 دوران سے تھا اور اس ولایت میں اب تک کوئی شخص اس حسب
 و نسب کا نہیں ہوا ہے اس شخص نے نہایت اخلاق کی باتیں لکھی
 ہیں اسکا بڑا قول تھا کہ زیادہ گوئی اور ہر ایک سے ملاقات نہیں چاہی
 اور کسی بیگانی مفصل میں اگر جا کر بیٹھیں تو کبھی ایسے کلام نہیں کرنا چاہیے کہ لوگ
 بیوقوف سمجھیں وہ فرماتا تھا کہ جب کبھی کوئی شخص مجلس میں جب کہ
 بیٹھے تو اسکو مثل سائق کے مسجد میں اور کوکب کے مکتب میں اور آ
 کے زندان میں بیٹھا رہے اگر چہ اشعار مولانا کے بہت مشہور ہیں
 پھر کبھی چند اشعار میں بھی درج کرتا ہوں یہ

باراہمہ عمر خود تماشا ست واٹھد کہ میان خانہ نمراست یک خار بہ از نہر از خرمات	تالفتش خیال و دست بااست اسجا کہ وصال دوستان نیت واغنا کہ مرا و دل بر آید بہ
--	---

ولہ

مستم کن و از ہر دو جہانم بہتان آتش بہن اندر زن و زانم کہین	اے دوست قبولم کن و جانم بہتان باہر چہ دلم قرار گیر و بے تو
---	---

ولہ

فرزند و عیال و خانمان را چہ کند ویوانہ کنی تو ہر دو جہان را چہ کند	آن کس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ویوانہ کنی ہر دو جہانشش بخشی
---	--

ولہ

از باطن خویش شاد باش صوفی گنجسر و کیقباد باش صوفی	خوش باش کہ خوش نما باش صوفی صوفی صافی ست غنم برو نشیند
--	---

حال حضرت نظامی

واضح ہو کہ یہ شاعر ۱۲۰۰ عیسوی کے اخیر میں پیدا ہوا تھا اور کئی اونٹے کتابیں تصنیف کیں اور او میں بہت مشہور یہ ہیں شنوی خسرو و شیرین اور شنوی لیلی و مجنون اور مخزن اسرار اور ہفت پیکر و سکندر نامہ بہ نظامی کی اکثر لوگ تعریف کرتے ہیں اور حقیقت میں اسکی زبان بہت مبالغہ دار اور بہت بزرگ اور بردست الفاطون سے آراستہ ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکے خیالات اور تصور بہت عالی اور بلند ہیں لیکن یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو بہت توجہ اسباب پر تھی

کتاب کی عبارتت نمبر اول اور نیا پیشی ہوا اور زنجیوں کی جھڑپیں شکل سے آگے
 اور سبابت سے اس کی کتاب موافق رواج عام کے نہ رہی اور سلی کنایت
 بنام قلم مشہور بنی ہفت پیکران میں سے بہت خوبصورت اور مایوسین
 واسطہ ستان ہرام گور اور شکاری کی مندرج سے لیکر اس کی یہ کتاب
 بہت بولی ہے اور دلچسپ نہیں

حال حضرت شیخ سعدی رحمت اللہ علیہ

نام اس بزرگ کا ابو صالح اور باپ عبداللہ شیرازی تھا جو تلور
 اسکا اتنا ایک سعد زنگی کے دور میں تھا اسی سبب سے شخص اپنا
 سعدی کیا فضل و کمال میں عدیم المثل تھا اکیسویں برس دینا
 میں رہا اکثر رنج سکون پھر اور بہت سے ملکوں کا اونے دیکر
 پھر بزرگوار اس عالی مقدار کا اتنا ایک کے ملازموں میں تھا
 علوم ظاہری اور شے شیخ شمس الدین ابو الفرج بن جوزی سے اور
 نظامیہ میں بیچ ہندو کے تحصیل کیے اسکا اشارہ بوستان کساتون
 باب کی بارہویں حکایت میں کیا ہے یہ حضرت مرید شیخ شہاب الدین
 سہروردی کا بلکہ ہمسفر دریا میں بھی انکا ہوا ہے ارادات اسکی
 اس مصرع سے مشہور ہوئی ہے مصرع مرا پیر وانا سے مرشد
 شہاب بہ مدت عمر اپنی میں جو وہ مرتبہ مستفید بیت اللہ کا ہوا
 پھر خلیفہ و جہاد کے واسطے روم کی طرف گیا اور ہندوستان میں
 جو وارد ہوا تو تہجانہ سومات کو دیکھنے گیا چنانچہ اسکا حال
 آٹھویں باب کی اخیر کہانی میں مذکور ہے چہ اخصیہ میں

ایک مکان گوشہ نشینی کے لیے شہر کے باہر بنایا اور بعضوں کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اتا بک نے بنا دیا تھا غرض اس میں بیٹھ رہا اور باہر نکلنا چھوڑ دیا بادشاہ امیر فقیر اور سکی زیارت کو جا رہے تھے اور لذیر لذیر کھانے اور سکے واسطے لاتے تھے شیخ قدر سے تناول کرتا اور باقی مسکینوں اور محتاجوں کو بانٹ دیتا سپہ بھی اپنے کچھ بیج رہتا تو زنبیل میں رکھ کر صوملی کے تاجداران کے باہر شیراز کے لکڑ ماروں کے لیے لٹکا دیتا چنانچہ وہ جو اس کے مکان کے آگے سے گزرتے تو اس طعام لطیف کو کھاتے بہ لطف یہ ہے کہ شیخ باوصف کشف و کمال کے لطایف ظرافت میں بھی بے مثال تھا ہمیشہ صاحبان فضل و بلاغت سے اختلاط و ارتباط رکھتا تھا گلستان بوستان اور سکے فضل و بلاغت پر وال جو لید اسکے بلاد فارس و شیراز میں بڑے بڑے شاعر و فاضل ہوئے لیکن سخن کے بزمیہ میں اور سکو کوئی نہ پھونچا اور وہ رتبہ کیسکو حاصل ہوا لیکن ہند میں امیر خسرو ملک سخن و بادشاہ شاعران زمین اس ملک میں مہاجر اسکا گذرا ہے اسکی زبان وانی کا شیخ بھی قابل و کلام پراو سکے دل سے ماہل تھا چنانچہ سلطان محمد بن سلطان غیاث الدین نے جب اس بزرگ کو بلا یا تب اونے عنبر پر اپنی پیری کا کیا اور لکھ بھیجا کہ خسرو و دہلوی اس فن میں کامل ہوا سکتا سمجھو اور عنبر پر کھو چنانچہ شیخ کے کہنے پر شاہ نے عمل کیا اور اسکو عنبر جانا اور سعدی نے یہ بھی جواب دیا کہ اور سکو مقدمات سے جانو اور میں کتابت غاص گلستان بوستان بھیجتا ہوں اس سے اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا کہ میری

ملاقات سے حاصل ہو گا۔ یہ حضرت ایسے فصیح تھے کہ اول کو ایک عالم جانتا ہے اور میری تعریف کچھ ضرور نہیں ہے لیکن تب بھی ایک غزل اس حضرت کی اس کتاب میں لکھتا ہوں اسکو دیکھ کر وہی بلاغت اور فصاحت پر خیال کرنا چاہیے۔

غزل

اسے شمع شب افروز من از من چرا بخجیدہ
 جاکو تو در حیان گنم از من چرا بخجیدہ
 یک شب بیامان من از من چرا بخجیدہ
 تازندہ ام یار تو ام از من چرا بخجیدہ
 تو شمع من پروانہ ام از من چرا بخجیدہ
 دائم گنہ بخشیدہ از من چرا بخجیدہ
 چون لالہ دل پر خون شد گنم چرا بخجیدہ
 فردا بگیرم دانست از من چرا بخجیدہ
 عمل بہت حلواؤں من از من چرا بخجیدہ

اسے ماہ عالم سوز من از من چرا بخجیدہ
 خواہم تر زمان گنم تا جان دل تو را گنم
 ای جان من جانان من برین گنم سلطان
 من عاشق روگ تو ام از جان خیر تو ام
 من عاشق دیوانہ ام اندر بیان فسانہ
 رنجیدہ رنجیدہ از من گنا ہے و بیدہ
 بنگر بھرت چون شد مگر گنہ در خون گنم
 گرن میرم در غمت تو نم شود بر گردنت
 ای سرد خوش بالاؤں او دلبر عنای من

من سیدی وخواہ تو ابرو گنم چون ہنو
 من یار نیکو خواہ تو از من چرا بخجیدہ

خواجہ فیض

یہ شاعر باشندہ شہر میراز ہے اور نہایت مشہور تمام ملک میں ہے دیوان حافظ

اسکی کتاب لکھوان ملکون میں مشور ہے اور اسکا کلام نہایت فصیح ہے اور اس شخص کو پہلے گلشن مخدومی کا اور طوطی شکرستان بلاغت گشتی کا کہتے ہیں اور بیچ علم قرأت یعنی خوش السمانی کے مہارت کمال رکھتا تھا اور ہر شب جمعہ کو مسجد شیراز میں صبح تک قرآن نہایت خوش آوازی سے پڑھتا رہتا تھا اور تاریخ فوت اس فصیح شاعر کی ۱۱۱۰ھ ہجری ہے اور چونکہ مدفن او سکا خاک مصلی ہے اسی واسطے تاریخ وفات اوسکی + خاک مصلی ہے یہ چونکہ اشعار اوسکے تمام ملکون میں مشور ہیں اور انکے نیری زبان میں بھی ترمیم ہوئے ہیں اسی واسطے چند اشعار چیدہ اوسکے میں بھی لکھتا ہوں فقط +

نظم

<p>خون خوری گر طلب روزی ننوادہ کنی حالیا فکر سوکن کہ پر از یادہ کنی عیش با آدمی چند پری ز یادہ کنی مگر اسباب بزرگی بہہ آمادہ کنی مگر از نقش پر آگندہ ورق سادہ کنی ای بسا عیش کہ از نخب خدا دادہ کنی</p>	<p>نہنو این قصہ کہ خود از غم آزادہ کنی آخر الامر گل کو زہ گران خواہد شد جہد کن آنکہ در ایام گل و فصل بہا تکلیف بر جای بزرگان نتوان بگذر آ خاطر ت کی رقم فیض پذیرد بہیات کار خود گر نجد ابا ز گزاری حافظ</p>
--	--

مولانا عرفی

یہ شخص شاعر شہد کلام شیرین سخن تھا اسکے اشعار میں لطافت اور مہارت بہت تھی اصل

یہ شاعر عظیم المثل شہر شیراز کا رہنے والا تھا اور معنیٰ تذکرہ ہفت اعلیٰ
 لکھتا ہے کہ اوایل عمر میں یہ فاضل مشہور و کونین وار و مہواریکن
 اوس جگہ بباعث اوسکی نہ ترقی ہونے کے اس طرف چلا آیا اور
 مسیح الدین حکیم ابو الفتح نے عرفی کی بہت خاطر واری کی اور بہت
 پرسان حال اوسکا رہا لیکن مسیح الدین نے وفات پائی اور مسیح
 عبدالرحیم خان خانان سپہ سالار شہنشاہ اکبر نے عرفی کی شہرت
 سنا اور اوسکی بہت تواضع کی اور اوسکی خاطر واری بہت کی اور شاعر
 اور اخلاق میں نہایت مشہور اور نیک نام مہواریکن تک کہ حضرت شہنشاہ
 اکبر نے اوسکی شہرت سنا اور طلب کیا اور بیج زمرہ بندگان خاص کہ منور
 کیا اور بہت تواضع کی اور بعد چند روز کے مرض اسہال میں اس صغر
 روزگار سے جاتا رہا اور بہت وقت وفات کے دور باعی پڑھیں اوسکو
 میں بھی ذیل میں لکھتا ہوں

رباعی

عرفی دم تری مست وہاں مری تو	آخر بچہ نایہ بار ہر بستی تو
فرد است کہ در دست نقد فروز کن	جو با سے متاع است و تری تو

رباعی

یارب بر عفت بد پناہ آدہ ام	سرتا بقدم غرق گناہ آدہ ام
چشمی کبرم بخش کہ از غایت شوق	بی دیدہ با میدنگاہ آدہ ام

حال فرودی کا

ہماری رائے میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں ہے جہاں اس قدر شاعر گذرے ہوں گے جتنے کہ فارس میں پائے گئے ہیں بہت سی کتابیں فارسی نظم میں ایسی ہیں کہ پڑھنے کے لیے زندگی انسان کی کافی نہیں ہے لیکن سب شاعر یہ نہیں ہیں کہ ان کی تصنیفات لائق پڑھنے کے ہیں لیکن چند ایسے ہیں جو لائق ہیں اور جبکی تصنیفات لائق پڑھنے کے ہیں لیکن چند ایسے ہیں جو لائق ہیں اور جبکی تصنیفات کے ملاحظہ کرنے سے خط کافی حاصل ہوتا ہے مثلاً حافظ فرودی اور سدھی وغیرہ۔ واضح ہو کہ پہلے لوگ ایران کے عربی محمدی نہیں رکھتے تھے وہ آتش پرست تھے اور اس وقت میں بہت سی کتابیں تاریخ وغیرہ کی نظم میں پنج زبان فارسی کے تھیں اور ان نظم کی کتابوں میں بہت خوبی اور فصاحت حال دلیروں اور بادشاہوں سلف کا لکھا ہوا تھا اور از بسکہ بیض آدمی بڑے شجاع اور زور آور زمانہ سلف میں ملک ایران میں گذرے تھے تو شاعرین نے ان کو بوجھتہ اور باہتہ ساتویں صدی عیسوی میں مسلمانوں نے ایران کو فتح کیا اور اس وقت بسبب لحاظ دین کے خلیفہ اور حکام اہل اسلام نے اکثر کتابوں اور نظم کی کتابیں ملک فارس کا نام و نشان نہیں رہا یہ بڑے حال میں نویں صدی عیسوی تک فارس جاری رہا اور اس وقت خاندان عباسی کو تنزل ہوا اور کئی صوبہ دار اہل اسلام

میں سے خاندان شاہی سے آزاد ہو گئے اور علیحدہ علیحدہ بادشاہ بن
 بیٹھے اور ان بادشاہوں نے قدر دانی علوم اور فنون کی تجوی کی لیکن
 اس وقت تک کوئی بڑا شاعر فاضل نہ نمودار ہوا تھا لیکن جب اخیر کوروش
 صدی عیسوی میں محمود غزنوی نے شرقی اضلاع ایران کے فتح کیے تو
 اس عہد میں ہم اول فردوس کا نام سنتے ہیں حقیقت میں یہ بڑا شاعر تھا
 اور ایران کی فن شاعری کا رونق دینے والا یہ شخص سترہ صدی عیسوی میں
 پنج گانوں شاداب کے کہ ضلع طوس جو ملک خراسان میں واقع ہے پیدا ہوا
 اسکا باپ بطور باغبان کے حاکم طوس کا نوکر تھا اور خود وہ سی اور اسکا
 بھائی کچھ محنت مزدوری کر کر گزارہ کیا کرتے اور فردوسی کا یہ طریقہ تھا
 کہ وہ اپنی محنت مزدوری کرتا جاتا اور دل میں مختلف مشائخ سرا
 کرتا اور تحصیل علوم میں بھی مشغول رہتا اور اس طرح سے بہت سے سال
 گذر گئے اخیر کو ایک شخص انکے ہمایون میں سے فردوسی اور اسکے
 برادران سے عداوت رکھنے لگا تھا اور اوسنے اکثر تازی رکھتا تھا
 اور اس باعث سے فردوسی بہت پریشان خاطر ہوا اور اپنے بھائی کو
 کہا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور ملک میں چل بسو لیکن یہ بات اوسکے
 بھائی نے قبول نہ کی اور فردوسی اکیلا وطن چھوڑ کر طرف غزنی گراہی ہوا
 اور وہاں ان دنوں میں سلطان محمود سلطنت کرتا تھا یہ بادشاہ قدردان
 علم کا بڑا تھا اور اہل علم اور بہتر کی بہت خاطر کرتا تھا چنانچہ اوسکے دربار میں
 بہت سے شاعر اور فاضل موجود رہتے تھے اس اوقات میں ایک پسرانی
 تازی صہبن حال بادشاہوں ایران کا جو قبل از پیدائش حضرت پیغمبر
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گذری تھے مدرس تھا ظاہر ہوئے تھے اور

سلطان محمود نے یہ چاہا تھا کہ کوئی شاعر سب حال اس پرانی تاریخ ایران
 مذکور کو شاعری میں اچھی طرح سے بیان کرے اور اس کتاب کے ذریعہ
 اسکی نیکنامی ہمیشہ رہے اکثر شاعروں نے کچھ کچھ نمونہ اپنی لیاقتوں کا
 سلطان مذکور کی خدمت میں پیش کیا اور فردوسی بیان کرتا ہے کہ
 جب میں شہر غزنی میں وارد ہوا تو میں نہایت حیران ہوا کہ میں کس طور
 سے رسائی سلطان تک پیدا کروں اور اپنی لیاقت اس کے روبرو
 ظاہر کروں لیکن اخیر کو ایک کتاب سی ہاشم نامہ جسکی نام کی ہکھوت نہیج
 ایک نسخہ اس کے ہاتھ آیا اور اس میں سے اوستے چند مقاموں کو نظم میں
 لکھ کر ایک اپنے دوست کی معرفت سلطان محمود کی خدمت میں بھیجا اور
 محمود نے ان اشعار کو ملاحظہ کر کے انھیں نہایت پسند کیا اور فرمایا کہ
 تاریخ مذکور زمانہ سلف کی فردوسی ایران تیار کرے اور سلطان فی
 اقرار کیا کہ فی شمسہ ایک اشرفی دو گنا فردوسی نے یہ معلوم کر خوشی خوشی
 اس کا عظیم کو اس امید سے کہ بذریعہ اس ترکیب کے ایک توہیشہ کو نیکنامی
 اور دو م دولت حاصل ہوگی اختیار کیا فردوسی بہت تن اس کتاب کے
 طیار کرنے میں مصروف ہو گیا اور تیس برس تک محنت کرتا رہا اور آخر کو وہ
 کتاب مذکور تاریخ کی جسکا نام شاہ نامہ رکھا گیا طیار ہوئی لیکن اس عمر
 میں بہت سی تبدیلیاں واقع ہوئیں تھیں جو جو پرانے دوست فردوسی
 کے تھے وہ یا تو راہی ملک عدم کے ہو گئے تھے یا اون میں سے
 جوش و خروش دوستی کا جاتا رہا تھا اور بعض موقوف ہو گئے
 تھے اور دربار سلطان میں نئی نئی صورتیں نظر آتی تھیں اور یہ نئے
 اشخاص بڑے فردوسی کو دیکھ کر اسکی حقارت کرتے تھے چلیب

بڑی فکر دن اور کمال محنت کے بہت کم زور اور ناتوان ہو گیا تھا۔
 علاوہ ازین بد نصیبی فردوسی کے سے یہ بھی ہوا کہ ایک شخص نامے ایاز
 تھا اور سے بادشاہ بہت چاہتا تھا اس شخص اور فردوسی میں دشمنی
 ہو گئی اور اسید واسطے اسے سلطان کے کان میں برسی برسی باتیں نسبت
 فردوسی کے پھونکین اور یہ بیان کیا کہ فردوسی بادشاہ کے خلاف ہوا اور
 دین محمدی سے پھرا ہوا ہوا اور واسطے مضبوطی اس کلام کے اور نے یہ کہا کہ
 فردوسی نے اپنی کتاب شاہ ناسرین طریقہ زردشت کی تعریف لکھی جو وہ
 اگرچہ اور مورخین محمود بڑا عاقل تھا لیکن پھر بھی اور نے غیبت فردوسی
 کو مان لیا اور جب اس شاعر بزرگ نے شاہنامہ کو تمام کر کے سلطان
 کو نذر کر دیا تو اور نے کچھ تعریف با آفرین اور سکی محنت پر لکھی اور
 انعام تدریسی کا تو کچھ ذکر بھی کیا فردوسی نے بہت مدت تک
 انتظار کیا کہ بادشاہ اور سے اقرار کیا ہوا انعام بخشے تاکہ وہ اپنی
 میں جا کر اپنی باقی زندگی کو آرام سے بسر کرے لیکن سلطان نے اور ایک
 کوڑی بھی ندی آخر کار فردوسی نے چند اشعار کہے کہ مہنوں اور نجات
 کہ سلطان جو کہ مثل ایک بجر کے ہوا اور گوین ذرا دین غوطہ مارا لیکن موتی
 میں سے ہاتھ نہ لکے تو وہ میری قسمت کی خطا ہوا اور نہ سلطان کی فیاضی بھری
 لیکن چند عاقل آرمیوں نے سچ کہا ہے کہ جبکہ محمود ایک مجلد کتاب شاہنامہ کے
 ماننے کو نہ نرم ہوا تو چند اشعار کا تو اور سے کیا خیال ہو تو محمود کو سچا اقرار ہوا
 کرنے کے فردوسی کو ایک شیخ دیا اور تفصیل اور سکی یہ ہے کہ سلطان نے
 جو یہ فردوسی سے اقرار کیا تھا کہ میں فی شہرا ایک اشرفی انعام دیا تو
 شاہنامہ کے ساتھ شہر اشرفین تو میری جو اقرار کے اور سے ساتھ شہر اشرفین

اشرفین فردوسی کو خوشی لازمی تھی لیکن برعکس اسکے سلطان محمود نے
 بچا سے ساٹھ ہزار اشرفی کے ساٹھ ہزار درم فردوسی کے پاس بھیج دیے
 اور یہ کہا کہ یہ انعام طیاری شاہنامہ کا ہے جو جوقت یہ روپیہ پہنچا
 اور سوقت فردوسی حرام میں غسل کر رہا تھا اور یہ خیر شکر نہایت زنجیر
 اور غضبناک ہوا اور سلطان کو بہت سی گالین سنائیں اور اس سے
 روپیہ کو اپنے نوکر دن میں چھوڑا سوقت موجود تھے تقسیم کر دیا یہ دیکھا
 افسر یہ درم لیکر آئے تھے واپس بادشاہ کے پاس گئے اور کسب ماجرا
 بیان کیا یہ شکر محمود نہایت برہم ہوا اور حکم دیا کہ سوقت فردوسی کو
 کے پانوں کے نیچے کچلا کر مراد والو لیکن فردوسی نے بہت سی عاتقی کی
 اور اپنی زندگی سلطان سے بخشوائی لیکن محنت تنہا بریں کی برابری
 اور تمام اسکی امیدیں جاتی رہیں اور وہ دربار سے گھر کو چلا آیا اور ایک
 اسکے دل میں نہایت رنج تھا تو اسنے ایک چھوٹے سلطان کی لکھنؤ اور
 اپنی مہر کر کر ایک کو حاضرین دربار کے پاس بھیج دی اور یہ کہا کہ جب
 سلطان امور ریاست کے باعث سے بہت وق ہو اور سوقت
 یہ کاغذ اسکے ہاتھ میں سے دیا اور اس جو میں سلطان کی نہایت برائی
 لکھی تھی اور اس میں یہ بھی اشارہ تھا کہ محمود بیٹا ایک غلام کا ہے
 جب سلطان محمود نے یہ جو ملاحظہ کی تو وہ نہایت غضب میں آیا اور
 فردوسی کی تلاش میں اپنے آدمیوں کو ہر سمت میں بھیجا سوقت فردوسی
 نے شہر بغداد میں پناہ لی تھی اور وہ جو دہان خلیفہ تھے اور خون
 نے اس شاعر کی بڑی خاطر کی اور فردوسی نے اونکی تعریف میں ایک ہزار
 شعر اپنی کتاب شاہنامہ میں زیادہ کر دیے ان دنوں میں قادر شاہ

خلیفہ بغداد میں تھے اور ان کے پاس محمد بن قاسم نے ایک تخت پیغام
 واسطے حوالہ کر دینے فرودوں کے لئے اور جو ایک خطیبہ مذکور اسے برطانت
 نہ رکھتا تھا کہ سلطان غزنوی کا متاثر کیا کہ اسے تو اس باعث سے فرودوں
 یہاں سے بھی بھاگا اور غزنویں ملے کرتا ہوا مدت تک آوارہ پھرا گیا اور یہ
 خوف اور سپہرہ وقت طاری رہا کہ کوئی ملازم محمود کا اسے گرفتار نہ کرے
 جب وہ بہت غلٹ اور بیمار ہو گیا تب اسنے طرف اپنے وطن طوس کے
 کوچ کیا اس ارادہ سے کہ قبل از مرگ اپنے ملک وند اپنے وطن
 کو اور ویجھ لون + اس وقت میں فرودوں کی ایک بیٹی تھی اور یہ
 اس کے ساتھ تھی اور اسے یکم باعث اس سے اس ایام پیر میں
 فرود آئی تھی پس وہ اپنے وطن طوس میں پہنچا کہ یہاں وہ اپنی
 اوایل عمر میں بطور باغبان کے نوکرتھا اور سنہ وفات پانی اور اس مقام
 میں دفن ہوا + جب سلطان غزنوی نے حال وفات فرودوں کا سنا
 دینے بہت افسوس کیا اور اب اسنے سناٹھ ہزار اشرفی اور سلی بیٹی نوکرو
 کے پاس بھیج دیں لیکن اس شاعر کی بیٹی بھی اوسا قدر عالی فرج و مستعد
 کہ اسکا باپ رکھتا تھا رکھتی تھی اور اس عورت نے یہ اشرفیں قبول
 نہ کیں اور کہا کہ میں بادشاہوں کی دولت سے کیا غرض ہے +

بیان شیخ ابوالفضل وزیر شہنشاہ الیرکاکا

اکبر بادشاہ نے بیوقوفانہ قدر دانی کے اپنے جلوس کے اونیسویں
 برس میں شیخ ابوالفضل کو مبارک کے بیٹے کو کہ فیضی سے چھوٹا
 تھا اپنے پاس بلایا اور اسکی ذہانت اور علم کو دیکھ کر نہایت خوش ہوا

اور اسکا نام

اور ولید بن بادشاہ کا موردِ الطاف ہو کر پیرا اوسکے مرتبہ کا امر آئے
 عظام اور وزیر اسے کرام سے زیادہ ہو کر بادشاہ کا مقرب اس مرتبہ
 ہو کہ مقرب بادشاہ کی ورگاہ کے ایسے حد لے گئے اور شاہزادے اور کین
 دولس سو اتفاق کر کے درپے اس بات کے ہوئے کہ اوسکی بیخ کنی کریں
 اتفاقاً شیخ مبارک نے اپنی حیات کے زمانہ میں کلام اللہ کی تفسیر تصنیف
 کی تھی اور نام بادشاہ کا اوس میں درج نہ کیا تھا شیخ نے باپ کے
 مرنے کے بعد چند نسخہ لکھو کر اکثر دلاتیوں کی طرف بھجوا دیے اور
 موافق رسم اہل دنیا کے اس کتاب کو اکبر بادشاہ کے نام سے فرس
 نہ کیا اکبر اس بات کو دریافت ہونے سے بہت آزرده ہوا اور شیخ پر
 عتاب فرمایا شاہزادہ سلیم اور سب امرا نے قابو پا کر بادشاہ کی خاطر
 میں بخش برطحا دی اور شیخ کو مجرے سے منع کر دیا لکن شیخ تقرب
 کے زمانہ میں اکثر عرض کیا کرتا تھا کہ میں سو ابادشاہ کے کسی اور کو
 نہیں جانتا اور شاہزادوں سے بھی ملتی نہیں ہوتا اس سبب سے
 وہ سب لوگ مجھ سے آزرده رہتے ہیں اور اکبر بھی اس بات کو خوب
 جانتا تھا اور اوسکی مصاحبت اور عقلمندی کو بہت خوش تھا اس واسطے
 بعد کتنے دن کے تقصیر اوسکی معاف کر کے حال پر عنایت فرمائی
 اور اوسکی جدائی بے ضرورت جان پر روانہ رکھتا تھا بعد ازاں وہ واسطے
 انجام دینے ضرورت کی خدمتوں کے دکن میں سرانجام کر ڈیا واسطے ناموس
 ہوا اور اس ممالک میں بڑی حد میں بہت تدبیر اور محنت سے جلالا یا جبکہ شیخ بہت
 طلب بادشاہ کے دار الخلافہ اگرہ کی طرف جریدہ روانہ ہوا شاہزادہ سلیم جو کہ شیخ
 سے آزرده رہتا تھا اور ہمیشہ دشمنی قلبی رکھتا تھا شیخ کی دکن سے آنے کی

خبر سنکر اور قابو پا کر راجہ نرسنگہ دیو کو کہ وہ بھی سکرشی اور نافرمانی میں
 شانہ زادہ کا رفیق اور بادشاہ کی درگاہ کا منضوب تھا اس بابت پر ان کا
 کیا کہ شیخ کا رستہ روک کر اوسکا کام تمام کرے نرسنگہ دیو یہ کام اپنے ہوس
 لیکر جلد کن کی راہ کی طرف روانہ ہوا اور اوجین کے قفسر پہونج کر
 راجپوت کی فوج کے ساتھ گھاٹ سے نکل کر شیخ کے قتل کا ارادہ کیا شیخ
 نے بمقتضائے شجاعت اور جوانمردی کے ثابت رکھ کر دانی کی داد دی
 اور اپنے ہمراہیوں کے ساتھ غنیمت پر بہت حملہ کیا راجپوتوں میں سے ایک
 جماعت کثیر نے نجوم کہنے اطراف اوجوانب سے گھیر لیا آخر کو ماہ ربیع الاول
 ۷۷۰ھ جلوس میں مطابق ایک ہزار اور گیارہ ہجری کے شیخ نیرہ کے
 زخم سے زمین پر گر کر آخرت کی طرف راہی ہوا اور ہمراہی اوسکے بھی
 مارے گئے راجہ نرسنگہ دیو نے شیخ کا سرتن سے جدا کر کے الہ آباد
 میں شانہ زادہ کی خدمت میں بھیج دیا اکبریہ خبر سنکر پنجو دہوا اور راجہ
 سینہ اور ننگہ پر ہاتھ مارا اور اسے رایان پیر اس کو کہ اوس کو اس کو
 با فوج اور در منصب سہ ہزاری سے سرفراز تھا شیخ عبدالرحمن بن
 شیخ ابوالفضل اور اورامرا کو واسطے نرسنگہ کے استیصال کے متین
 کر کے حکم دیا کہ جب تک اوس پر نصیب کا سر نہ لادین لڑائی سے ہاتھ
 نہ اٹھادین اور پھر بادشاہ کے زبان پر گذر کہ شیخ کے سر کے بدلے
 اوس کا فر کا سر کیا قدر رکھتا ہے اوسکے زن اور بچہ کو بھی سولی چھیننا اور
 ورنہ میں پونچانا چاہیے ابوالفضل عقل اور فہم میں بے نظیر تھا کلام
 اوسکا نہایت وثیق اور مضبوط ہے کتب تصنیف اوسکی بھی بہت ہیں
 اکبری نامہ اور آئین اکبری اور ابوالفضل سب مشہور اور بزرگ

کتابین اس فاضل کی تصنیف ہوئیں

شیخ ابوالفضل فیضی

نام والد بزرگوار اس فاضل یکتا زمان کا شیخ مبارک ہرچہ علوم
 و فنون اور شہر شاعری میں عظیم الشان تھا اور حدت طبع اور کثرت فہم
 میں کمال رکھتا تھا۔ حضرت شاہنشاہ محمد اکبر اس شخص کو نہایت عزیز
 رکھتا تھا اور شاہنشاہ ہند کے یہاں سے خطاب ملک الشعراء تھا ایک
 ایک کتاب علم اخلاق میں سہمی نواز اور الکلام نے تصنیف کی کہ اوس میں
 کوئی حرف منقوہ نہیں ہے اور تفسیر کلام کی بے نقطہ تالیف کی اور
 نام اوس کا سوا طع الالہام رکھا اور اوس کے دیوان میں شمار بندہ
 بین اور قصہ نل دین کو بھی فرمان حضرت شاہنشاہی سے نظم میں کیا اور
 برابر اوس کے فصیح اور بلیغ فارسی میں کوئی کتاب نہیں ہو جو حصول علوم
 و فنون زبان فارسی میں اس فاضل نے قصہ تحصیل کرنا علم شاستر کا کیا
 اور بھیس تبدیل کر کر شہر کاشی میں جا کر علم شاستر اچھے اچھے پندتوں سے
 تحصیل کیا اور اتنا علم شاستر کا حاصل کیا کہ برہمنوں میں بھی اون کے برابر
 بہت کم ہوتے ہیں بعد حصول شاستر کے اوس نے اکثر کتب بزرگ کو
 شاستری زبان میں سے فارسی میں ترجمہ کی چنانچہ کتاب نیلاوتی
 اور ماہ بھارت وغیرہ کو زبان سلیس فارسی میں ترجمہ کیا حقیقت
 یہ ہے کہ یہ شخص بھی اپنے زمانہ کا ایک ہی شخص ذہین تھا۔
 جلوس کے چالیسویں سال میں اسباب زندگی کا اس دارفانی
 سے طرف عالم جاودانی کے کھینچا۔

محمد بن علی المشهور شیخ نظام الدین اولیا

اس حضرت کو سلطان المشائخ کہتے ہیں اور نام جد پداری اس مشہور اولیا کا خواجہ علی بخاری اور نام جد مادری اس حضرت کا خواجہ عرب ہے یہ دونوں بزرگ مادر النہر سے وار و ہندوستان ہوئے اور بد اون میں سکونت اختیار کی اور شیخ نظام الدین بدون میں تولد ہوئے اور شیخ نظام صغیر تھا کہ باپ اس بزرگوار کا مرگیا اور جبکہ بارہ سال کی عمر ہوئی تو شیخ کو محبت شیخ فرید درویش سے ہوئی اور بیس سال کی عمر میں یہ شخص فاضل کامل بھی ہو گیا اور اسی عمر میں مرید شیخ فرید کا ہو گیا اور باجائزت پیر کے دہلی میں تشریف لائے اور یہ جناب ہفتاد اور چند سال زندہ رہا اور ہمیشہ روزہ رکھتا تھا اور ۱۳۔ ربیع الاول ۷۲۷ ہجری میں وفات پائی یہ حضرت کبھی کبھی اشار کرنے کا بھی شوق رکھتے تھے چنانچہ جبکہ شیخ خیار نامی کہ مفتی زمانہ کا تھا اور باب تکفیر حضرت شیخ نظام کہ فتویٰ لکھا اور جب کہ وہ فتویٰ شیخ موصوف کے نظر سے گذرا اور وقت حضرت نے بھی دو بتین لکھیں + + +

چراغ کذب را بنوہ فروغی	ضیائے بے ضیا گر کافر مخواند
دروغی را چہ آید جز دروغی	مسلمان خواشش بہر مکافات

امیر خسر و المشہور بہ طوطی ہند

بلخ امیر لاجپن پد بزرگوار امیر خسر و کا بہ تلاش روزگار ہندوستان میں تشریف لائے

اور بیچ پٹیا لے کے مقیم ہوئے اور امیر خسرو وہاں تو لد ہوئے اور
 جبکہ عمر چار سال کی ہوئی تو اس وقت امیر لاجپن دہلی میں تشریف
 لائے اور بعد چند روز کے رحلت کی اور بعد اس کے امیر خسرو نے کچھ
 تحصیل علوم میں کوشش کی اور جبکہ چند سال بلوغت سے امیر خسرو
 کے گزرے تب ادنون نے ارادہ حجت سلطان الشیخ شیخ نظام
 ادلیا کا کیا اور مرید ہو گئے اور امیر خسرو سے نظام الدین ادلیا کو
 بہت محبت ہو گئی اور خسرو و محرم ملازادوں بزرگ کے ہو گئے ایک دفعہ
 کمانو کر رہے کہ چند اشعار امیر خسرو بیچ تفریف حضرت نظام الدین کو
 لکھ کر لے گئے اور ان کی مجلس میں ان کو پڑھا اور حضرت موصوفی
 اشعار کو شکر نہایت خوش ہوئے اور خسرو سے کہا کہ تو مجھ سے کیا
 چاہتا ہے ادخون نے کہا کہ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ حضرت کی
 قدوم کی برکت سے میرے کلام میں شیرینی ہو جاوے چنانچہ اس حکیم
 مصنف تذکرہ ہفت اقلیم روایت کرتا ہے کہ شیخ نے امیر سے فرمایا
 کہ چار پائی کے نیچے شکر رکھی ہوئی ہے اسکو لیکر اپنے سر پر سے نثار کر
 اور تھوڑی سی کھالے چنانچہ امیر خسرو نے ویسا ہی کیا اور چند روز
 اس کے کلام میں نہایت شیرینی اور نضامت ہو گئی اور امیر خسرو نے
 چالیس برس تک بیچ شغل شاعری کے گزارے اور ہر شب قرآن شریف
 ختم کرتے تھے ۴ امیر خسرو سلطان غیاث الدین بلبن کے عہد سے
 سلطان محمد تغلق شاہ تک حیات رہے چنانچہ سات بادشاہوں کی
 خدمت میں رہے اور جبکہ سلطان محمد بن سلطان بلبن بیچ پائین لاہور
 کے اور ملتان کے تاتاریوں اور مغلوں کے ہاتھ مارا گیا اور سوت

خسرو بھی اوسکے ساتھ تھے چنانچہ اونکو بھی مقید کر کے بلخ کو لے گئے اور پندرہ سال کے ادھون نے خراسان سے خلافت پائی اور پھر وہ ہندوستان میں تشریف لائے اور سلطان بلبن کی خدمت میں مشرف ہوئے اور مجلس شاہی میں ایک قصیدہ مرثیہ سلطان محمد کی انہی تصنیف سے پڑھا وہ اس بلاغت اور فصاحت کے ساتھ لکھا ہوا تھا کہ تمام صنغیر اور کبیر کو ایک دفعہ ہی روٹا گیا اور سب و اب بادشاہی سمجھ کر وہاں سے ہٹ گئے اور خاص بادشاہ کو روٹا گیا پھر خدیو بادشاہ نے ضبط کرنا چاہا لیکن نہ سکا اور استقدر گریہ وزاری کیا کہ بادشاہ کو بخارا گیا اور اسی بیماری میں جن جان سے گذر گیا اور جب کہ سلطان غیاث الدین بلخان لکھنوی کی طرف تشریف لے گیا اور وقت امیر خسرو بھی ساتھ تھے اور جب اوس سفر سے واپس تشریف لائے تو واقعہ جانکاہ یعنی وفات اپنے پیر کی سنکر نہایت غمگن ہوئے اور گریہ وزاری کرنی شروع کی اور پیر کی قبر پر جا بیٹھے اور کچھ عہینے کے وفات پائی اور تاریخ وفات خواجہ بن زکریا پر آوردہ ذیل میں مرقوم ہے

ابیات

آن محیط فضل و وریا کو کمال
نثر او صافی تر از اب زلال
چون ہنادم سر سبز الوی خیال
وگیری شد طوطی شکر مقال

پیر خسرو و خسرو ملک سخن
نظم او دلکش شیراز مار سخن
از سب آی مبتن تاریخ او
شد حدیث المنزل یک تاریخ او

اوسکی تصانیف کا حال اسطور پر ہے کہ اخیر خسرو خود فرماتے ہیں کہ میں نے پانے ہزار اشعار سے کم اور چار سے ہزار سے زیادہ تصنیف کیے اور بہت سی کتابیں مشہور و معروف اوسکی تصنیف سے ہیں

ذکر کسلاوی ہند از قوم ہنود حال و ایلی جی ہماراج

صاحبان و دانش و پیش پر ظاہر ہو کہ زمانہ قدیم میں ایسے ایسے نائل اور کامل شخص قوم ہنود میں گذرے ہیں کہ وہ فضیلت میں چھوڑے حکما فرنگ اور یونان کے سے کم نہیں تھے لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ اون بزرگوں کے حالات نہیں ملتے سوائے نام کے ہم اور کچھ نہیں پاتے ہم کیا کریں کہ ہمارے ہم وطنوں نے کبھی اس طرف توجہ نہیں کی کہ ایسے ایسے خدارسیدہ اور کامل شخصوں کے حالات لکھیں لیکن خیر جیسا کچھ مجھ کو پانچ چار بزرگوں کا حال معلوم ہوا ہے حتی المقدور راست راست ان چند اوراق میں درج کرتا ہوں چنانچہ اول میں ذکر والیسی جی کا کروں گا ہنود میں والیسی جو کہ نصف پاک کتاب رامائن کے ہیں بہت مشہور بزرگ گذرے ہیں نہایت افسوس کی بات ہے کہ جو کسی کتاب میں نہیں معلوم ہوتا کہ یہ جناب کس جگہ پیدا ہوئے اہل فرنگ نے اس بات سے کہ یہ بڑے نامی گرامی شخص ہنود میں گذرے ہیں اونسکے حال کی تحقیقات کی چنانچہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ یا سولہ برس پیشترن عیسوی کے والیسی جی کو قدم کی کت سے باغ ہستی کو رونق تھی یہ بیان کرتے ہیں کہ والیسی جی ایک غریب کے گھر پیدا ہوئے تھے اور اس باعث کہ اونسکے مرنے سے

تھے اور خون نے بڑی عمر تک تربیت نہیں پائی اور بے علم رہے جبکہ
 بڑی عمر ہوئی تو اور نگو عرض پڑا کہ اپنے ما باپ کی پرورش کرین لاچار
 اور خون نے پیشہ ہو گئی اور خزانہ کا اختیار کیا اور اندون میں یہ بزرگ
 شخص بالکل علم کی روشنی سے جاہل تھے اور ایک جنگل میں رہنا
 شروع کیا اور اضلاع ہو گئی اور کشتنا گڑھ میں جو مسافر کہ گذرا
 اور سکو لوٹنا اور قتل کرنا اختیار کیا یہ معلوم نہیں کہ یہ پیشہ اور خون نے
 کب تک رکھا اور سبب چھوڑ دینے اس پر پیشہ کا یہ ہوا کہ ایک روز
 تین بڑھن جنگو ہمارے بزرگ بہا اور روشن اور نار و کتے ہیں ان
 جنگل میں سے گزرے جہاں کہ والیکی جی رہتے تھے والیکی جی نے
 جب ان تین برہمنوں کو دیکھا مستعدان کے قتل کا ہوا اور چاہا کہ
 اور نگو جان سے ہلاک کرے اور نکال لے لیکن اون برہمنوں نے
 کہا کہ اسے والیکی رادل تو ہماری بات سن لے بعد ازاں جنگو اختیار ہو
 تو چاہے جو کچھ ہمارا چھو والیکی نے قبول کیا تب اون تین برہمنوں نے
 کہا کہ اسے والیکی تو جو رب العالمین کے بندوں کو مارتا ہے اور ستا آہ
 اور اس گناہ عظیم میں داخل ہوتا ہے اسکا کیا باعث ہو اسنے جواب دیا کہ
 واسطے پرورش اپنے ما اور باپ اور کہنے کہ یہ کام کرتا ہوں تب اون برہمن
 نے یہ کہا کہ ایک بات تو بچو یا پ سو پوچھو کہ توجو گناہ کرتا ہو اور جانین تلک
 کہ تاہو تیرو گناہ کو وہی شریک ہونگے یا نہیں یعنی جبکہ جنگو تیرو اعمالوں کی شراہو گئی
 شریک تیرے ما اور باپ بھی رہیں گے یا نہیں یہ بات والیکی نے قبول
 کی اور دن تینوں برہمنوں کو تین درختوں سے جنگو بی مضبو بلایا
 خود اپنے گھر اس سوال کا جواب استفسار کرنے ملا گیا جب وہ گھر پہنچا

اوشے اپنی والدہ اور باپ سے پوچھا کہ میں جو تھارے واسطے لکھا
 کرتا ہوں اسکے تم بھی شریک ہو یا نہیں اونہوں نے صاف جواب دیا کہ ہم
 اس باپ میں تیرے شریک نہیں جو کوئی جیسا فعل کرے گا اوسکا عرض
 رب العالمین خاص اوس شخص کو جسے فعل مذکور کیا ہو دیکھا ہے یہ سنکر
 والیکلی جی کے دل میں اثر پیدا ہوا اور دل میں خیال کیا کہ میں اتنا گناہ
 ناحق کرتا ہوں کس واسطے کہ میرا کوئی شریک نہیں اور واپس آنکھوں
 تینوں پر ہنوں مذکور کو درخت کو کھول کر خلاص کیا اور اونکے رو برد
 توبہ کی کہ ایسی حرکت اور فعل نالائق پھر نہ کروں گا جیسے والیکلی جی
 مہاراج نے اس امر کو ترک کیا اور قادر مطلق کی جناب میں توبہ کی
 اور ایشیامان ہوا اور اب توجہ ادنیٰ اس بات پر ہوئی کہ کس طرح سے
 علوم و فنون میں کمال حاصل کرنا چاہیے چنانچہ علم کی تلاش میں وہ
 بن میں جو کہ ایک جنگل آٹھ میل کے فاصلہ پر چترکوٹ سے ہے چلے گئے
 چترکوٹ ایک پھاڑ قریب الہ آباد کے ہے اور ادن دنوں میں کیشور
 لوگ یعنی بڑے فاضل و عالم خدار سیدہ شخص اوس جنگل میں استقامت
 کی یاد میں رہا کرتے تھے وہاں جا کر والیکلی جی مہاراج نے ایک
 رکیشور سے علم حاصل کیا اور نہایت کمال حاصل کیا لیکن مدت تک
 علم نجومی تحقیق نہیں ہے، بعد تحصیل کے وہ اسی جنگل میں
 رہا کرتے اور یاد حق اور تحصیل علوم فلسفہ میں مشغول ہو رہے
 یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کس زمانہ سے والیکلی جی نے اشعار تصنیف
 کرنے شروع کیے لیکن انکی استعداد فن شاعری میں بہت کامل تھی
 جب مہاراج راجندر سامی نے راون والی لنگا یعنی سیلان پر

فتح پالی اور واپس واسطے لینے ران اچھو میا کے آئے تو تمام رکشہ
 واسطے مبارکبادی کے گئے اوسوقت میں مہاراج والیکلی جی بھی
 قشریف رام چندر سامی نے وقت بن و باس لینے جلا وطنی میں بیچ
 جنگل تپ بن کے والیکلی جی مہاراج کے گھر کو رکھ روٹن اور فخر دیا
 چکونین معلوم کہ یہ رکیشرب مرے اور کس سال میں اونکی زندگی
 کا انجام ہوا۔ انکی تعنیفات میں سے نہایت مشہور اور پاک
 کتاب رائٹن ہے۔ ان خدار سیدہ کا حال بت دھپ اور پڑا
 ہے لیکن چونکہ ہمارا مطلب اس چھوٹے سے رسالہ میں صرف مختصراً
 لکھنا حالات کالمین کا ہے اسی واسطے ان ہی چند سطور پر قناعت کی

حال مہاراج کرشن و دیپن بیاس جی کا

تمام ہندو کے فاضلون اور خدار سیدوں میں سے بیاس جی مہاراج
 بہت مشہور و معروف ہیں اور انکو ہندو بڑے دیوتاؤں اور رکشہ
 میں سمجھتے ہیں یہ مہاراج کسی جگہ کے کنارہ پر پیدا ہوئے تھے
 اور اہل فرنگ کے حساب سے اونکو ۳۳ - سو برس دینی سی دس
 صد سال گذرے ہیں بیاس کے تیا لینی والدہ کا نام پر سرامہاراج
 تھا یہ بہت مقبول خدا تھے اور اون دنوں میں انکی بڑی شہرت تھی
 اور خاص اونکے شاگرد چندرہ نہر تھے اونکی تعنیفات میں ایک ہی
 کتاب روشن پزان ہے + انکی والدہ کا نام سنی وتی ہے جو کہ ایک ہی
 تھی اور اسکے باپ نے جب کہ یہ لڑکی تین مہینہ کی عمر کی تھی ایک غریب چلی کپڑا

کو جو جہنا کے کنارہ رہا کرتا تھا وہ پدی تھی جب بہت دن گذر گئے تو ایک
 روز چوسہ اعماراج کا گذر ہوا اور اوس جوان عورت کو دیکھ کر
 اوپر عاشق ہو گئے اور بعد اوسکے اوس سے بیاس جی اعماراج پیدا
 ہوئے بیاس جی نے تمام بیوید و شن سے سیکھے تھے بیاس جی
 اعماراج نے ایک عورت مسمی سکھی سے شادی کر لی اور بگل جب کام ہوئی
 تھا آسرم یعنی رہنا اختیار کیا اور یہ بگل ہمالا کے نیچے واقع ہے اور
 اوس تہائی میں مدت تک رہے لیکن جب بڑی واردات یعنی بھارت
 کی لڑائی واقع ہوئی اور وقت یہ وہاں سے چلے آئے تھے یہ نہایت
 عظیم الشان لڑائی بیچ مقام کوشیر کے درمیان پانڈون اور کورون
 میں ہوئی تھی اعماراج بیاس جی پانڈون کی طرف تھے اور پھلے
 زمانہ میں مختلف دانا بان ہنود نے وید کے تھے لیکن سب پریشان
 پڑے ہوئے تھے ان سب کو جمع کر کے اور خود بھی انہیں ترمیم و تفسیح
 کر کے ان پاک اور مقدس کتابوں کو چار ویدوں میں تقسیم کیا اور
 اوسکے نام یہ ہیں بد رگ وید، سام وید، ججو وید اور تھرو وید اور
 ان مقدس کتابوں کو لوگ بہت کم جانتے ہیں اور جو کوئی ایک وید کو
 بھی ان میں سے جانتا ہے وہ نہایت بڑا پنڈت سمجھا جاتا ہے اور سوائے
 ان مقدس کتابوں کے اعماراج بیاس جی نے کتابین ویدانت
 پر بھی لکھیں ملا وہ اسکے نہایت مشہور و معروف کتاب مہا بھارت
 ان ہی اعماراج کی تصنیف کی ہوئی ہے یہ کتاب نظم میں چوبیس
 زیادہ ایک لاکھ سے شعروں پر مہا بھارت پڑھی مشہور کتاب اور
 اردو مغربی اور تبرک ہر فارسی زبان میں اسکو قبضی نے ترجمہ کیا اور

سرنو داس نے زبان اودھ کی اور لیسہ کی زبان میں اور انٹو کنڈلی نے پنج زبان اسامی کے اور کیشی رام نے بنگالی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔
 مہا بھارت نظم میں رام این سے جو کہ والیکلی نے کہی ہے دو م درجہ
 چڑھے ہے۔ سری بھاگوت بھی بیاس جی کی تصنیفات میں سے ہے
 اور اس کتاب کی تصنیف میں مہاراج نارو نے بیاس جی کی
 بہت مدد کی ہے۔ اس کتاب میں کرشن جی مہاراج کی مہمون
 وغیرہ کا حال ہے۔ علاوہ ان کتابوں کے جو بیسے اور پند کور
 لیکن بیاس جی نے اٹھارہ پران تصنیف کیے غرض کہ تمام ہنود کی
 مذہبی کتابیں جنہر کہ دین ہنود کی بنیا ہے اسی خدا رسیدہ کی تصنیف
 کی ہوئی ہیں۔ ہمیں انکی وفات کا وقت معلوم نہیں ہوا۔

ڈاکٹر شنکر اچارج سامی کا

یہ مہاراج بڑے ویدانتی گذرے ہیں یعنی سوا سے ذات پاک کے
 وہ اور کیکو نہیں مانتے تھے اور ویدانتیوں کا ایک فرقہ ہے کہ وہ سوا
 ذات رب العالمین کے اور کیکو نہیں مانتے ہیں یہ مہاراج
 مقام دکن کے کسی گاؤں میں بیچ سترہ ۶۰ کے باغ جہان پر نمودار
 ہوئے تھے کہتے ہیں کہ میں زمانہ میں شنکر اسامی پیدا ہوئے تھے اور اسی زمانہ
 میں اکثر لوگ ہنود کا فر ہو گئے تھے اور مختلف فرقہ ناستکون کے جاری
 ہو گئے تھے خصوصاً اول دنوں میں مذہب تھہ بندھوں کا جھکوا جہنی
 بھی کہتے ہیں بہت زیادہ ہو گیا تھا اور اس مذہب کی اتنی ترقی ہوئی
 تھی کہ اکثر کتب شاستر کے اہل فرقہ مذکور نے غارت کر دیں تھیں اس

موقع پر شکر سامی واسطے دوبارہ زندہ کرنے اپنے مذہب کے پیدا
 ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ایک بیوہ کے شکم سے کہ جنے بد بیوہ ہونے کے
 کبھی مرد کی شکل نہیں دیکھی تھی پیدا ہوئے تھے جبکہ یہ بڑے ہوئے
 تو یہ بڑے کراماتی اور دانا اور ناضل مشہور ہوئے اور انھوں نے
 غارت کرنا مذہب کافروں یعنی متحدہ ہندوؤں کا چاہنا پناہ شہر کاشی یعنی
 بنارس میں دہان کے راجہ کے پاس امر سنگھ سیوڑہ یعنی بانی مذہب
 جینی کا رہتا تھا ایک روز شکر سامی نے کہا کہ اے راجہ آج گنگا اتنی
 چڑھے گی کہ تمام شہر ڈوب جائیگا لیکن ایک کشتی آوگی تو اس میں بیٹھ جاؤ
 تو بیچ ماہ سے گنا پناہ ایسا ہی ہوا کہ راجہ اور امر سنگھ سیوڑہ مذکور کو
 یہ معلوم ہوا کہ گنگا چڑھتی چلی آتی ہے یہ دیکھ کر راجہ اور سیوڑہ محل
 کے اوپر چھت پر چڑھ گئے اور معلوم کیا کہ قریب ہے کہ تمام اونچے
 اونچے محل جو گنگا کے کنارہ پر تھے غرق آب ہوں اور سوقت ایک
 کشتی نظر پڑی راجہ نے چاہا کہ اس کشتی میں کو دے لیکن قبل از
 کو دے راجہ کے وہ سیوڑہ اور اس میں کو د پڑا پناہ کو دتے ہی وہ
 سیوڑہ سب سے پہلے کے زینے گنگا پر جا پڑا اور مر گیا اور پھر راجہ
 نے دیکھا تو کچھ بھی نہیں ہے پھر معلوم ہوا کہ اصل میں گنگا نہیں چڑھی
 صرف شکر سامی کی کرامات تھی کہ انھوں نے واسطے مارنے
 اور سنا بکار کافر کے یہ کیا تھا بعد مدت اس شخص کے تمام
 کتابیں اس مذہب کی شکر سامی نے دریا میں پھینک دیں اور
 اپنی کتابوں کو دوبارہ رواج دیا اور مقولے وحدانیت کے کھلائی
 عرض کہ یہ ہمارا راج دوبارہ زندہ کرنے والے مذہب اور شاکستہ مذہب کے

ہوئے ہیں یہ لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ بے اختیار دل یہ چاہتا ہے کہ ان لوگوں کے حال بخوبی لکھے جاؤں لیکن لاچار ہوں اور پاتا ہوں کہ ابھی یہ کتاب جتنی بنا نا چاہتا تھا اوس سے زیادہ ہو گئی تیر یہ دیکھو کہ اسی مختصر پر قناعت کی گئی ۴

ذکر ہندس بھاسکر

یہ شخص بہت بڑا عقل مند اور مندس ہندین گذرا ہے اسکے برابر ذہین اور عاقل اور سچے علم کی پیروی کرنے والا کوئی اور شخص قوم میں نہیں ہوا ہے یہ بزرگ شخص مقام شہر بنارس میں پنج سالہ کے پیدا ہوا تھا اس شخص نے ہمارے ساتر کی فاطیون کو درست کیا لیکن اکثر ہندو اسکے قول پر عمل نہیں کرتے اگرچہ اوسکو اپنا بزرگ سمجھتے ہیں لیکن جو بڑے بڑے فاضل اور عاقل ہندو اسکے کلام کو کلام پرترتج دیتے ہیں کسی شاسترین لکھا ہے کہ زمین مثل دائرہ کے ہے اور کہیں یہ لکھا ہے کہ وہ مثل مثلث کے ہے بھاسکر نے ان اقویاتوں کو رد کیا اور لکھا کہ زمین کی شکل کر دی ہے یہاں سے اس کے ذہن کو دیکھنا چاہیے یہ شاسترین لکھا ہے کہ زمین سانپ کے چین اور گھوڑے اور آٹھ لمبیوں پر سہارا پائے ہوئے ہے بھاسکر نے کہا کہ اگرچہ یہ شاسترین لکھا ہے لیکن محض غلط ہے اوسنے فرمایا کہ زمین ہوا میں ہمارے مہبود حقیقی کے ہاتھ میں بھلق ہے یہ شاسترین لکھا ہے کہ اقلیم جمبو میں جو سمیر و پہاڑ ہے اوسکے نیچے آفتاب چھپ جاتا ہے اوسوقت رات ہو جاتی ہے اس ظاہر اور

ادبیات غلطی کو مہراج بھاسکر نے غلط کیا اور فرمایا کہ یہ بات غلط
 محض ہے، غرض کہ اسی طور پر اس کا مل سندس نے بہت غلطیاں
 نکالیں اور انکی کتاب بہت مشہور ہوتی اور ہانت شرو منی ہے +
 کتاب مسابین کسی نیلا و قی اپنے لڑکے کے واسطے اسے تصنیف
 کی تھی اور یہ کتاب بہت مفید ہے اور بہت مشہور کتاب ہے گنت
 علم ریاضی میں نہایت عمدہ ہے اور اوسین جبر مقابلہ ایسے اچھے طور پر
 بیان کیا گیا ہے کہ اہل عرب کے جبر مقابلہ سے ہزاروں چہ ہتر
 ہے خصوصاً جہان کہ بھاسکر مہراج نے مقادیر غیر منقطع کا بیان
 کیا ہے وہ واقع میں بہت خوب ہے اور اس سے اسکی فضیلت
 اور قابلیت بخوبی عیاں ہوتی ہے وفات کاسن اس سندس
 اور حکیم اکمل کا معلوم نہیں فقط

خاتمة القلم

ارباب فرہنگ و دانش و واقفان فراست و نبیش پر پوشیدہ
 تر ہے کہ یہ ایک کتاب عمدہ و نایاب جامع نوا اور انتہا
 اتعلی غایت کے عالی معنائین جسکا نام تذکرہ الکاملین ہے
 علت غائی تالیف سے اس عمدہ تاریخ کی یہ ہے کہ ہندوستانی لوگ
 جو زبان فرہنگ سے نا بلند ہیں وہ فی الجملہ احوال کلا سے و تفصلاً سے
 یونان اور روم قدیم اور فرہنگستان و ممالک شرقی سے آگاہ
 ہوں اور انکے حالات اور مسائل بسبب سے مطلع ہو کر وسعت

استعلام حالات پاستالی سے ذخیرہ کامیابی حاصل کریں
 چنانچہ اس کتاب ناوہ کو پچھلے جناب کمالات انتساب ٹرسے
 واقف علوم و فنون جناب ماسٹر راحہ حیدر صاحب سابق
 ڈاکٹر سررکشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ لکھے تالیف کیا اور
 بہ اجازت جناب موصوف الذکر کے چھپی اب باہرام
 فرید خواہش شایقین سے توجہ عالی مثل مروت
 و فتوت جناب منشی پرگنہ شاہ صاحب
 مطبع منشی ملک شورش واقع کانپور ناہ
 فروری ۱۹۰۷ء میں چھپی



فہرست کتب

اکثر دیکھیں عدالت دیوانی آگرہ۔ اخلاق سرور سی مولفہ مفتی غلام لاہوری۔ سرور حیدری۔ رسالہ اعتقاد مولفہ سید غلام حیدر خان بہادر تہذیب احسانی۔ دستاویز اخلاق انسانی مولفہ حکیم احسان علی گلہ سستہ ادب اخلاق اور تدبیر مناش کا بیان مولفہ بی بی پر شاد۔ مجموعہ توحید۔ جس میں چار رسالہ شامل ہیں۔ اللہ بے دمن۔ بھجن چند قسم تصنیف شاہ عبدالصمد عرف ربین مست خان۔ شہزی التد نام جوہر کے بجائی پریم نام حاجی دلی۔ سختہ العاشقین زمرات تصوف ار شاہ عبدالصمد عرف ربین مست خان۔ رہبر راہ حق۔ مجموعہ فرائض کردہ حاجی محمد زور خان جاگیر دا راج کردلی امین چند رسالہ شامل	راسے درگاہ پر شاد۔ گلشن غیرت حکایات دلچسپ و مخمور مصنفہ سید غلام حیدر خان اکثر اسٹنٹ۔ گلشن سرور سی۔ عمدہ عمدہ تصنیفیں اور اجہی اجہی تعلیمیں کئی ہیں مصنفہ مولوی مفتی غلام سرور صاحب مرحوم لاہوری۔ کیا کے حکمت۔ حصہ اول شہزاد علم ادب و راست گوئی کے فوائد حکیمہ و حکایات مصنفہ مولوی ابو عبدالعزیز احمد مدرس۔ بحر الحقیقہ۔ نفاخ واسطے اہل نفس کے مصنفہ حسن شمس۔ باغ ارم۔ خلاصہ شش دفتر شہزی مولوی روم مولفہ مولوی ستیمان۔ چشمہ فیض۔ ترجمہ نیند نامہ عطار مترجمہ مولوی عبدالغفور خان۔ گلہ سستہ اخلاق۔ مسرور و تالیف سرگوبند۔ مولفہ باہر گو سہارنویس مقام کول علی گڑھ پینڈل
---	---

فہرست کتب

<p>ایضاً۔ چوب قلم علی۔ ایضاً۔ مترجم۔ ترجمہ اردو لفظ بلفظ۔ شرح گلستان۔ نادر شرح از طا محمد اکرم مٹانی ایضاً۔ سی بہ ریاض رضوان۔ شرح از مولوی ریاض علی۔ ایضاً۔ سی بہ خیابان۔ شامی حضرت سراج الدین علی جان آرزو۔ تضمین گلستان سعدی مصنفہ نشی ہر گوہاں تفتہ۔ بجواب گلستان حضرت سعدی اسی طرز و روش کی مصنفہ حکیم قادیانی المعروف بہ سیرزاجیب شیرازی۔ بہارستان جامی۔ بجواب گلستان از ملا عبد الرحمن جامی۔ خارستان محشی کیا ب کتاب نظم و نثر میں ہم پہلو سے گلستان ہے مولو باب سین سے تالیف مجدد الدین تالیفی۔</p>	<p>ہیں۔ اس رسالہ رہبر راہ حق۔ ۳ رسالہ مرغوب القلوب حضرت شمس تبریز۔ ۳ شہابی شاہ علی قلندر۔ ۴ شہابی سے سرنامہ حضرت فرید الدین عطار۔ ۵ شہابی سے شہابی کہ جلوہ دیدار۔ ۶ پریم نامہ شاہ علی بھاگھا۔ ۷ شہابی سے شہابی سے سہانی۔ ۸ بھجن حضرت شاہ عبدالصمد ۹۔ الف لہ وجین ۱۰۔ تحفۃ العارفین شاہ عبدالصمد۔ ۱۱ شہابی حضرت پہلو ۱۲۔ رموزات الحقیقت۔ ۱۳ ترجمہ بندہ راہا عارف باللہ۔ مخزن الانوار۔ ترجمہ گنج الاسرار رموزات تصوف کا بیان ترجمہ مولوہی یوسف صاحب۔</p>
	<p>کتاب اخلاق و تصوف فارسی گلستان محشی خرد۔ از حضرت شیخ سید الدین سعدی شیرازی۔ ایضاً گلستان بہ سہ قلم محشی ایضاً۔ از ملا عبد الرحمن جامی۔</p>

CALL No. { ۹۲. } ACC. No. ۱۲۵۱۸

AUTHOR

TITLE

۹۲.

۱۲۵۱۸

۹۲.

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

